

(اول)

عزیز الادب

فی حل

مجانى الادب

عزیز ملت مفتی

مُحَمَّدُ عَبْدُ الْعَزِيزِ كَلِيمِي

مانک چک، مالده

YaNabi.in

ناشر

سراجیہ دارالاشاعت

بڑاگان، مانک چک، مالده Mob.: 9734135362

تصنیفات عزیز ملت

تحفہ کلیمی۔

تزکیہ نفس اور قلب کو یاد الہی میں مشغول کرنے کا لاجواب تحفہ۔

منکشف۔ در شرح منشعب،

جس میں صرفی معلومات کے خزانے ہیں۔

کشف الادب۔ فی شرح فیض الادب اول

جس میں مبتدی بچوں کی کافی رعایت کی گئی ہے۔

عزیز الادب۔ فی حل مجانی الادب۔

جسمیں آسان ترجمہ افعال و اسماء کا حل کر دیا گیا ہے۔

اعتکاف کا طریقہ و مسائل۔ (بنگلہ)

جس میں اعتکاف کا طریقہ، مسائل اور آداب مسجد بھی مرقوم ہے۔

نعمات کلیمی۔ (بنگلہ) نعتیہ منقبتوں کا بے نظیر گلدستہ۔

نعمات عزیز۔ (بنگلہ) نعتیہ منقبتوں کا انمول تحفہ

تذکرہ مشائخ پنڈوہ۔

علم اور علما۔ (بنگلہ)

دعوت الی الخیر کے کامیاب طریقے۔

SERAJIA DARUL ISHA'AT

BARABAGAN, MANIKCHAK, MALDA

عزیز الادب - نام کتاب -
 عزیز ملت مفتی محمد عبد العزیز کلیمی مانک چک مالده - شارح -
 خادم مدرسہ غوثیہ فصیحیہ مدینتہ العلوم خالتی پور
 کلیا چک مالده بنگال - موبائل 09734135362
 حضرت مفتی ممتاز حسین حبیبی مصباحی راج محلی - تصحیح -
 شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ یونیورسٹی،
 رگھوناتھ گنج مرشد آباد (بنگال)
 حضرت قاضی مفتی ظفر حسین رضوی حضرت مولانا عکاس
 علی نعیمی مدرس مدرسہ غوثیہ فصیحیہ مدینتہ العلوم خالتی پور -
 پروف ریڈنگ -
 ناشر -
 صفحات -
 تعداد - ۱۱۰۰
 بار اول - ۲۰۱۷
 کمپوز -
 رضا اکیڈمی کوکاتا، Mob. 9748792456

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَزِيزُ الْاَدَبِ

(اول)

فی حل

مَجَانِي الْاَدَبِ

عزیز ملت مفتی
 مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْعَزِيزِ كَلِمِي
 مانک چک، مالده

ناشر
 سراجیہ دارالاشاعت

بڑا بگان، مانک چک، مالده

Mob.: 9734135362

الانتساب

یہ ناچیز اپنی اس محنت و کاوش کو آئینہ ہند ”انہی سراج الدین عثمان اودھی
مالدی علیہ الرحمۃ والرضوان“ جن کے فیوض و برکات سے بنگال کے ذرے
ذرے مستفیض و مستنیر ہیں۔

اور

پیکرز ہدوتقویٰ مرجع علماء و صلحا حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ۔

نیز

جملہ اساتذہ کرام و والدین کریمین کی طرف منسوب کرنے کی
سعادت حاصل کرتا ہے۔ اللہ الرحمن و رحیم ان حضرات کے وسیلے سے اس ناچیز کو
علمائے حق کے زمرہ میں داخل فرما کر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین
علیہم السلام والثناء۔

طالب دعا

محمد عبدالعزیز کلیمی مانک چک مالہ

۷ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۲ اپریل ۲۰۱۵ء بروز پیر۔

تاثر

بقلم جامع معقولات و منقولات حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ممتاز حسین
حبیبی مصباحی زید مجرہ شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ یونیورسٹی رگھوناتھ گنج مرشد
آباد۔ بنگال۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم . الحمد لله احسن الخالقین الذی
بعث رسولنا محمدا عربیا بالحق المبین والصلوة والسلام علی
سید العرب والعجم وعلی الہ واصحابہ المتأدبین بادابہ اجمعین
اما بعد .

فاضل نوجوان حضرت العلام مولانا محترم جناب مفتی محمد عبدالعزیز کلیمی
سلمہ القوی اطال اللہ عمرہ۔ کی اب تک چار کتابیں تصنیف ہو چکی اللہ تعالیٰ اسکے
دست و قلم میں قوت بخشے اور زیادہ سے زیادہ مذہب و ملت کی خدمت کرنے کی
توفیق عطا فرمائیں۔

پیش نظر کتاب ”عزیز الادب“ فی حل مجانی الادب۔ یہ مصنف کی چوتھی تصنیف
ہے میں نے ابتداء تا انتہا نظر ثانی کیا موصوف نے کافی محنت و کاوش سے سلیس
ترجمہ کے ساتھ ساتھ حل لغات کر کے مختصر و مفید اور کمزور معلم کیلئے ایک انمول تحفہ
پیش کیا۔

مولیٰ تعالیٰ موصوف کی محنت و کاوش کو مقبول عام بنائے اور معلم
و مدرس کیلئے فائدہ تام بخشے آمین بجاہ سید المرسلین علیہم السلام والثناء
گدائے کوئے حبیب

محمد ممتاز حسین حبیبی

فهرست

67	كتمان السر	الباب الاول فى التدین
70	الصدق و الكذب	والتقوی
73	مذمة الحسود	قدرة الله
75	ذم سوء الخلق	علم الله
76	ذم الغضب	حكمة الله و تدبيره
77	مدح التواضع و ذمة الكبر	تقوى الله
82	ذم من اعتذر فاساء	حمدالله تعالى
83	ذم الخمر	ملازمة الصلوة
85	مدح الكرم	ذكر الاخرة
86	مدح العدل	ذلة الدنيا
88	مدح الصفح	زهد ابراهيم بن ادهم فى الدنيا
91	ذم الممارات	الباب الثانى فى الحكم
93	ذم المزاحة	الباب الخامس فى الفضائل و النقائص
95	وصية نزار لبنيه	المودة و الصداقة
59	الباب السادس فى	اسباب العداوة
98	الحكايات و اللطائف	حفظ اللسان
107	الاعرابى و القمر	
		65

	رسول قیصر و عمر ابن	الاعرابى و النفاقة
138	الخطاب	المفقودة
140	عفوز یاد	لقمان و العبید
141	عفو عبدالمك	الحاج و الودیعة
142	جعفر و غلامه	امیر بلخ و كلبه
143	المهدى و ابو العتاهیه	ابو ذلف و جاره
144	الموبذو انوشروان	ابو العلاء المعرى و الغلام
144	الايتار	یزید و بدویة
146	الاعرابى و الجراد	العفو
	عبدالرحمن بن عوف و	الرشید و حمید
147	عمر بن الخطاب	المصور و المسروق
149	راكب البغل	النديم و الجام
150	یحیی و السكران	الكنزو السیاح
150	عمر و السكران	الجارية و القصة
152	عروة و عبدالمك	هارون رشید و ابو معاوية
		136

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی خیر الخلق محمد صلی اللہ علیہ
وسلم و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

الباب الاول فی التّدین و التّقویٰ

اعتقاد و جود اللہ تعالیٰ اعلم ایہا الانسان انک مخلوق و لک خالق و هو خالق العالم و جمیع مافی العالم و انہ و احد کانت فی الازل و لیس لکونہ زوال و یكون مع الابد و لیس لبقائہ فنا و جودہ فی الازل و الابد واجب و ما للعدم الیہ سبیل و هو موجود بذاتہ کل احد الیہ محتاج و لیس لہ الی احد احتیاج و جودہ بہ و جود کل شیء بہ۔ (للغزالی)

حل لغات: التّدین - دینداری پرہیزگاری - اعتقاد - تصدیق کرنا، یقین کرنا، باب افتعال کا مصدر ہے۔ مخلوق - پیدا کیا ہوا۔ باب نصر ینصر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ الازل - ہمیشگی، وہ زمانہ جس کیلئے ابتداء نہ ہو۔ زوال - جاتا رہنا - ختم ہونا۔ الابد - ہمیشگی، وہ زمانہ جس کی انتہاء نہ ہو۔ احتیاج - ضرورت، حاجت۔ باب افتعال کا مصدر ہے۔ کون، وجود۔

ترجمہ: پہلا باب دینداری اور پرہیزگاری کے بیان میں: اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقین۔ تو جان! اے انسان کہ تو مخلوق (پیدا کیا ہوا) ہے اور تیرا کوئی خالق (پیدا کرنے والا) ہے اور وہی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ ایک ہے۔ وہ ازل سے ہے، اور اس کے وجود کے لیے کوئی زوال نہیں، اور وہ ہمیشگی کے ساتھ رہیگا۔ اور اس کی بقا کے لیے فنا نہیں ہے، اس کا وجود ازل اور ابد میں واجب (لازمی) ہے، اور عدم کیلئے اس کی (خدا کی) طرف کوئی راستہ نہیں۔ اور وہ

بذات خود موجود ہے، ہر ایک اس کا محتاج ہے، اور اس کو کسی کی طرف حاجت نہیں۔
اس کا وجود اسی سے ہے۔ اور ہر چیز کا وجود اسی کے سبب سے ہے۔

قُدْرَةُ اللّٰهِ: اِنَّهُ تَعَالٰی عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ قُدْرَتَهُ وَّ مُلْكُهُ فِيْ نِهَآيَةِ الْكَمَالِ وَّ لَا سَبِيْلَ اِلَيْهِ لِلعِجْزِ وَّ النُّقْصَانِ وَّ اِنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ فِيْ قَبْضَتِهِ وَّ قُدْرَتِهِ وَّ تَحْتَ قَهْرِهِ وَّ تَسْخِيْرِهِ وَّ مَشِيَّتِهِ وَّهُوَ مَالِكُ الْمُلِكِ لَا مُلِكَ اِلَّا مُلْكُهُ (وله)

حل لغات: قُدْرَةُ - طاقت، مجال، شان الہی، خدائے تعالیٰ کی طاقت، مُلْكُ، سلطنت، حکومت، ملک، ملکیت، جائداد، اسباب، مَلِكٌ - فرشتہ، الْكَمَالُ - پورا ہونا، اُكْمٌ، لیاقت۔ الْعِجْزُ - انکساری، کمزوری، شکست۔ النُّقْصَانُ - کمی، کوتاہی، خسار۔ السَّمٰوَاتِ - سَمَاءٌ کی جمع مؤنث سالم ہے جس کا معنی ہے آسمان۔ قَهْرٌ - بلا، آفت، غضب، خفگی۔ تَسْخِيْرٌ - تابع کرنا، قابو میں لانا، گھیرنا۔ مَشِيَّتٌ - مرضی، قسمت، اللہ کی مرضی، مَالِكُ الْمُلِكِ - مُلْكُ کا مالک، سلطنت کا مالک۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔ اور بے شک اس کی قدرت اور اس کی حکومت انتہائی کمال میں ہے۔ اور اس کی طرف کمزوری اور خسار کا کوئی راستہ نہیں۔ اور بے شک ساتوں آسمان اس کے قبضہ اور قدرت میں ہیں اور اس کے غضب اور اس کی تابع اور مرضی کے ماتحت ہیں۔ اور وہی حکومت کا مالک ہے کوئی حکومت نہیں مگر اسی کی حکومت۔ (ایضاً)

علم اللہ: اِنَّهُ تَعَالٰی عَالِمٌ بِكُلِّ مَعْلُوْمٍ وَّ عِلْمُهُ مَحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ مِّنَ الْعُلَمٰی اِلٰی الثَّرَىٰ اِلَّا وَّقَدْ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهُ لِاَنَّ الْاَشْيَاءَ بِعِلْمِهِ ظَهَرَتْ بِقُدْرَتِهِ اِنْتَشَرَتْ وَاِنَّهُ تَعَالٰی يَعْلَمُ عَدَدَ الرِّمَالِ وَّ الْقَفَارِ وَّ قَطْرَتِ الْمَطَارِ وَّ وُرْقِ الْاَشْجَارِ وَّ غَوَامِضِ الْاَفْكَارِ وَّ نَهْرَاتِ

الرياح والهواء في علمه ظاهرة مثل عدد نجوم السماء (وله)
قال البرعي: يرى حركات النمل في ظلم الدجى.
وَلَمْ يَخْفَ اِعْلَانُ عَلَيْهِ وَاَسْرَارُ
وَيُخْصِي عَدِيدَ النَّمْلِ وَالْقَطْرِ وَالْحَصَى.
وَمَا اسْتَمَلْتَ بَحْرًا عَلَيْهِ وَاَنْهَارًا

حل لغات: مُحِيطٌ - گھرنے والا، باب افعال سے اَعَاثُ
بُعَيْثٌ کے وزن پر اسم فاعل کا صیغہ ہے اَلْعُلَى، بلندی، شرافت - اَلثَّرَى، تری
گیلی مٹی، زمین کے نیچے کی مٹی، زمین - اَحَاطَ، فعل ماضی باب افعال سے -
اس کا مصدر اِحَاطَةٌ آتا ہے بمعنی گھیرنا - اَلْأَشْيَاءُ - چیزیں - شَيْءٌ کی جمع ہے
ظَهَرَتْ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے بمعنی ظاہر ہونا -
اِنْتَشَرَتْ - واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے باب اِفْتَعَلَ سے بمعنی پھیلنا -
الرَّمَالُ - ریت، بالو، اس کا واحد الرَّمْلُ ہے - اَلْقَفَاؤُ، اس کا واحد اَلْقَفْرُ،
ہے بمعنی گھاس، پانی، آدمی سے خالی زمین، چٹیل میدان - اَلْقَطْرَاتُ قَطْرَةٌ کی
جمع ہے، بمعنی پانی کی بوند، معمولی چیز - اَلْأَمْطَارُ، مَطَرٌ کی جمع ہے - بمعنی بارش،
اَلْأَشْجَارُ، شَجَرٌ کی جمع ہے بمعنی درخت - عَوَامِصُ، غَامِصُ یا
غَامِصَةٌ کی جمع ہے، چھپی ہوئی باتیں - بھید، پوشیدہ راز - اَلْأَفْكَارُ، فِكْرٌ کی
جمع ہے - سوچ - غور - اَلرِّيَّاحُ، رِيحٌ کی جمع ہے - ہوا - نُجُومٌ، نَجْمٌ کی جمع
ہے، ستارہ - يَرَى - باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ
ہے اس کا مصدر رُؤْيَةٌ آتا ہے بمعنی بصارت یا بصیرت سے دیکھنا - اور اس کا مادہ
رأى، ہمزہ، اور یا، ہے - اَلنَّمْلُ، چیونٹیاں - اَلدُّجَى، تاریکیاں، اندھیری
راتیں - لَمْ يَخْفَ، باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے نفی جہد بلم در فعل مستقبل کا صیغہ واحد
مذکر غائب ہے - اس کا مادہ خَفِيَ ہے اس کا مصدر خَفَاءٌ - خُفْيَةٌ پوشیدہ ہونا

يُحْصِي، باب افعال سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی شمار کرنا -
اَلْحَصَى، کنکریاں -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا علم، بے شک اللہ تعالیٰ ہر معلوم (جیسے جانا
جاسکے) کو جانتا ہے اور اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے - بلندی سے پستی تک
کوئی چیز نہیں ہے مگر اس کو اس کا علم گھیرے ہوئے ہے اس لیے کہ تمام چیزیں اسی
کے علم سے ظاہر ہوئیں، اسی کی قدرت سے پھیلیں، اور اللہ تعالیٰ ریت اور چٹیل
میدان کے ذرے اور بارشوں کے قطرے اور درختوں کے پتے اور پوشیدہ
رازوں اور ہواؤں کے ذرے کی تعداد کو جانتا ہے - اور ہوا اس کے علم میں ایسی
ہی ظاہر ہے جیسے آسمان کے ستاروں کی تعداد - (ایضاً) -

حضرت برعی نے کہا: اللہ تعالیٰ رات کی تاریکیوں میں چیونٹیوں کی
حکمتوں کو دیکھتا ہے - کوئی گھلی یا چھپی چیز اس پر پوشیدہ نہیں ہے - اور وہ چیونٹیوں
اور قطروں اور کنکریوں کی تعداد کو شمار کرتا ہے اور ان چیزوں کو (شمار کرتا ہے) جس
پر سمندر اور دریا مشتمل ہیں -

حِكْمَةُ اللَّهِ وَتَدْبِيرُهُ: لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ قَلِيلٌ أَوْ كَثِيرٌ
صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا زِيَادَةً أَوْ نَقْصَانًا رَاحَةً أَوْ نَصَبًا صِحَّةً أَوْ وَ
صَبًّا إِلَّا بِحِكْمَتِهِ وَتَدْبِيرِهِ وَمَشِيئَتِهِ وَلَوْ اجْتَمَعَ الْبَشَرُ وَ
الْمَلَائِكَةُ وَالشَّيَاطِينُ عَلَى أَنْ يُحَرِّكُوا فِي الْعَالَمِ ذَرَّةً أَوْ يَسْكُنُوهَا
أَوْ يُنْقِضُوا مِنْهَا أَوْ يَزِيدُوهَا فِيهَا بِغَيْرِ ارَادَتِهِ وَحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ
لَعَجَزُوا وَعَنْ ذَلِكَ وَلَمْ يَقْدِرُوا أَمَاشَاءَ كَأَنَّ وَمَا لَيْشَاءَ لَا يَكُونُ
وَلَا يَرُدُّ مَشِيئَتَهُ شَيْءٌ وَمَهْمَا كَانَ يَكُونُ فَإِنَّهُ بِتَدْبِيرِهِ وَأَمْرِهِ وَ
تَسْخِيرِهِ.

حل لغات: تَدْبِيرٌ، علاج، سوچ، بچاؤ، حکمت، رَاحَةٌ

آرام، آسائش، خوشی، نَصَبٌ، مرض، تکلیف، بلا۔ صَحَّةٌ تندرستی، درستی۔
وَصَبٌ، بیماری، دائمی درد، سستی، تھکن، مَشِيئَةٌ، منشا، مرضی، اِجْتَمَعَ باب
افتعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِجْتَمَعَ آتا ہے جمع
ہونا، اکٹھا ہونا، يُحَرِّكُوا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف جمع مذکر
غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَحْرِيكٌ آتا ہے یعنی ہلانا، حرکت دینا۔ يُسْكِنُوا
باب تفعیل سے فعل مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر
الْتَسْكِينُ آتا ہے بمعنی ٹھہرانا۔ يُنْقِصُوا، باب تفعیل سے فعل مضارع جمع
مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَنْقِيصٌ آتا ہے بمعنی کمی کرنا، گھٹانا۔
يَزِيدُوا، باب ضَرْبٍ سے فعل مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر
زَيْدٌ آتا ہے بمعنی زیادہ ہونا۔ اور جب کسی چیز کے بارے میں بولا جائے تو اس
کا معنی ہوگا زیادہ کرنا، جیسے زَادَ الشُّغْلُ یعنی اسنے کام زیادہ کیا۔ حَوْلٌ، طاقت
، قوت، لَعَجَزُوا، باب سَمِعَ سے فعل ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا
مصدر عَجَزٌ عَجُوزاً ہے بمعنی طاقت نہ رکھنا، عاجز ہونا، لام برائے تاکید ہے
۔ لَا يَزِيدُ، باب نَصَرَ سے فعل مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے
اس کا مصدر رَدًّا آتا ہے بمعنی رد کرنا، قبول نہ کرنا، پھیرنا۔

ترجمہ: کوئی چیز تھوڑی یا زیادہ، چھوٹی یا بڑی، زیادہ تی یا کمی، آرام یا
تکلیف، تندرستی یا بیماری، (ان میں سے) کوئی چیز نہیں ہے مگر اس کی (یعنی اللہ
تعالیٰ کی) حکمت اور اس کی تدبیر اور اس کی مرضی سے ہے۔ اور اگر انسان
اور فرشتے اور شیاطین جمع ہوں اس بات پر کہ دنیا میں کسی ذرہ کو ہلائیں یا اس کو
ساکن کریں یا اس سے کمی کریں یا اس میں زیادہ کریں اس کے (یعنی اللہ تعالیٰ
کے) ارادے اور طاقت و قوت کے بغیر، تو ضرور وہ اس سے عاجز ہوں گے، اور
قدرت نہیں پائیں گے، اس نے جو چاہا ہوا، اور جو نہیں چاہتا ہے نہیں ہوتا ہے۔

کوئی چیز اس کی مرضی کو رد نہیں کر سکتی۔ اور جو کچھ ہوا یا ہوتا ہے پس وہ اسی کی تدبیر
اور حکم اور تاجل بعداری سے ہے۔

تَقْوَى اللّٰهِ

قال البستي: وَأَشَدُّ يَدَيْكَ بِحَبْلِ اللّٰهِ مُغْتَصِمًا فَإِنَّ الرُّكْنَ إِنْ
خَانَتْكَ أَرْكَانٌ

وقال ابن الوردي: وَأَتَقَى اللّٰهُ فَتَقْوَى اللّٰهِ مَا جَاوَزَتْ قَلْبَ امْرِئٍ
إِلَّا وَصَلَ لَيْسَ مَنْ يَّقْطَعُ طُرُقًا بَطَلًا إِنَّمَا مَنْ يَّتَقَى اللّٰهُ الْبَطْلُ
قال ابن عمران: وَسَلِّ إِلَآهَ وَ لَذْبِهِ لَا تَنْسَهُ فَاللّٰهُ يَذْكُرُ عَبْدَهُ
ان يذكره

وقال غيره: لا تجعلن المال كسبك مفردًا وتقى الهك فاجعلن
ما تكتسب ما قال ابونواس لهارون الرشيد و قد اراد عقابه قد
كنت خفتك ثم امني من ان اخافك خوف اللّٰه

حل لغات: أَشَدُّ، باندھ لو، باب نَصَرَ سے فعل امر حاضر معروف واحد
مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ يَدَيْكَ اَصْلٌ میں يَدَيْكَ تھا اضافت کی وجہ سے نون گر گیا
ہے۔ جو يَدٌ کا تشبیہ ہے۔ حَبْلٌ، رَسْمٌ، مُغْتَصِمٌ، باب افتعال سے اسم فاعل
واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِعْتَصَمَ آتا ہے بمعنی مضبوطی سے پکڑنا۔
الرُّكْنُ ستون، اصل، جڑ، بنیاد، سہارا۔ اس کی جمع اَرْكَانٌ ہے۔ خَانَتْ، باب
نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر خَوَّنَا آتا ہے بمعنی
خیانت کرنا۔ دھوکہ دینا۔ اِتَّقَى، باب افتعال سے امر حاضر۔ معروف واحد مذکر
حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِتَّقَا آتا ہے بمعنی پرہیز کرنا، خوف کرنا۔ اس کا مادہ
واو، قاف اور یا ہے۔ مَا جَاوَزَتْ، باب مُفَاعَلَةٍ سے فعل ماضی منفی معروف صیغہ

واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کا فاعل تقویٰ ہے۔ اس کا مصدر مُجَاوِرَةٌ آتا ہے بمعنی پڑوس میں رہنا۔ قریب ہونا۔ اِمْرَجَ انسان۔ وَصَلَ۔ باب ضَرْبَ سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل قَلْبٌ ہے۔ اور اس کا مصدر ہے وَصَلَ بمعنی ملنا۔ يَقْطَعُ باب فَح سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اس کا مصدر قَطَعًا آتا ہے بمعنی کاٹنا، عبور کرنا، طے کرنا۔ بَطَلٌ بہادر۔ سَلُّ۔ باب فَتَحَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر سُوًّا أَلًا وَسَالَةً آتا ہے بمعنی درخواست کرنا۔ پوچھنا۔ مانگنا۔ لَذَّ۔ باب نَصَرَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر لَوَذًا اور اس کا مادہ لام، واو اور ذال ہے بمعنی پناہ گیر ہونا۔ پناہ مانگنا۔ لَا تَنْسَ بِاب سَمِعَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَسِيًا اور مادہ نون۔ سین اور یا ہے بمعنی بھولنا۔ لَا تَجْعَلَنَّ۔ باب فَتَحَ سے فعل نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر جَعَلًا آتا ہے بمعنی بنانا، پیدا کرنا۔ كَسَبٌ، کمائی۔ مَحْتِ اجْعَلَنَّ۔ باب فَتَحَ سے امر حاضر معروف بانون ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ آزَا۔ باب افعال بوزن اَعَانُ، فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ خِفْتُ۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی معروف واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

أَمْنِيْ بِاب تَفْعِيل سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور نون وقایہ کی ضمیر مفعول بہ ہے اور اس کا فاعل خوف اللہ ہے۔ جو کتابت کی غلطی سے خَوْفَكَ اللہ ہو گیا ہے۔ اور اس کا مصدر تَأْمِينًا آتا ہے بمعنی امان دینا۔ اطمینان دینا۔ اس کا مادہ الف، میم اور نون ہے۔

ترجمہ: اللہ کا خوف، ہستی نے کہا، اپنے دونوں ہاتھوں سے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اس لیے کہ یہی سہارا ہے، کہیں دیگر سہارے تجھ سے

خیانت نہ کریں۔ ابن وردی نے کہا۔ اور اللہ سے ڈرو اس لیے کہ اللہ کا خوف انسان کے دل کو پڑوسی نہیں بناتا ہے مگر (خدا سے وہ دل) چلتا ہے۔ جو راستہ طے کرے وہ بہادر نہیں۔ بہادر وہ ہے جو خدا سے ڈرے۔ ابن عمران نے کہا: اللہ سے مانگو اور اسی کی پناہ حاصل کرو۔ اس کو نہ بھولو۔ اس لیے کہ اللہ اپنے بندہ کو یاد کرتا ہے جو بندہ اس کو یاد کرتا ہے۔ اور دوسروں نے کہا ہے: صرف مال کو اپنی کمائی ہرگز نہ بناؤ۔ اور اپنے معبود کے خوف کو ضرور اپنی کمائی بناؤ۔ ابو نواس نے کیا خوب کہا ہارون رشید سے جب اسے (یعنی ہارون رشید نے) اس کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ تحقیق میں تجھ سے ڈرتا تھا پھر مجھے اطمینان دے دیا کہ میں تجھ سے ڈروں، اللہ کے خوف نے۔

حمد اللہ تعالیٰ

لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا نَسْتَلِذُّ بِهِ ذِكْرًا وَإِنْ كُنْتُ لَا أَحْصِي ثَنَاءً وَلَا شُكْرًا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا اطِيبًا يَمَلَأُ السَّمَاءَ وَاقْطَارَهَا وَالْأَرْضَ وَالْبَرَّ وَالْبَحْرَ لَكَ الْحَمْدُ مَقْرُونًا بِشُكْرِكَ دَائِمًا لَكَ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى لَكَ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَى۔

حل لغات: نَسْتَلِذُّ بِابِ اسْتِنَصَار سے فعل مضارع معروف جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ لَا أَحْصِي۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اِحْصَا آتا ہے بمعنی شمار کرنا۔ يَمَلَأُ بِابِ فَتَحَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر مَلَأًا آتا ہے بمعنی بھرنا، پُر کرنا۔ مَقْرُونًا مَلَا هُوَا، بِابِ سَمِعَ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

ترجمہ: تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، جسے ذکر کر کے ہم پناہ حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ میں تیری تعریفوں کو شمار نہیں کر سکتا اور نہ ہی تیرے شکر

(کاحق ادا) کر سکتا۔ تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی پاکیزہ حمد جو آسمان اور زمین اور اس کے کناروں اور خشکی اور تری کو پڑ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں جو ہمیشہ تیرے شکر کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اول (یعنی دنیا) میں، تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اخیر (یعنی آخرت) میں۔

مَلَا زَمَةَ الصَّلَاةِ

ذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَ بَرَهَانًا وَ نَجَاةً مِنَ النَّارِ، وَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَمَّالِهِ: إِنَّ أَمَمَّ أُمُورٍ كَمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ مَنْ حَفِظَهَا وَ حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِينَهُ وَ مَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لَمَّا سِوَاهَا أَضْيَعُ

حل لغات: حَافَظَ: باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُحَافَظَةٌ آتا ہے بمعنی نگہبانی کرنا۔ حَفِظَ: باب تفعیل سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور ہا ضمیر مفعول بہ راجع بسوئے الصلوة۔ اس کا مصدر تَضْيِيعًا ہے بمعنی ضائع کرنا۔ نَقَصَانَ اِثْمَانًا ہے۔ اَضْيَعُ: باب ضَرْبٍ سے اسم تَفْضِيلٍ واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا معنی بہت زیادہ بیکار ہونے والا۔

ترجمہ: نماز کی پابندی: ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: جس نے نماز کی حفاظت کی تو اس کے لئے نور ٹھوس دلیل اور جہنم سے نجات ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں

کو لکھا (یعنی لکھ کر بھیجا) کہ میرے نزدیک تمہارے تمام کاموں میں سب سے اہم نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اور اس پر پابندی کی، اسے اپنے دین کی حفاظت کی۔ اور جس نے اس کو (یعنی نماز کو) برباد کیا تو وہ اس کے سوا بہت چیزوں کو زیادہ برباد کرنے والا ہوگا۔

ذَكَرَ الْآخِرَةَ

إِنَّهُ تَعَالَى خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نَوْعَيْنِ مِنْ شَخْصٍ وَرُوحٍ وَ جَعَلَ الْجَسَدَ مَنْزِلًا لِلرُّوحِ لِتَأْخِذَ آخِرَتَهَا مِنْ هَذَا الْعَالَمِ وَ جَعَلَ لِكُلِّ رُوحٍ مَدَّةً مَقْدَرَةً تَكُونُ فِي الْجَسَدِ، وَ أَخْرَجْتَكَ الْمُدَّةَ هُوًّا جَلُّ تِلْكَ الرُّوحِ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَ لَا نَقْصَانٍ فَإِذَا جَاءَ الْاَجَلُ فَفَرَّقَ بَيْنَ الرُّوحِ وَ الْجَسَدِ. (للغزالی). قَالَ الْأَمَامُ عَلِيٌّ -

لَا دَارَ لِلْمَرْءِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَسْكُنُهَا - إِلَّا الَّتِي هِيَ قَبْلَ الْمَوْتِ بِأَنْبِيَّهَا وَ قَالَ الْاُخْرَى: وَ مَا مِنْ كَاتِبٍ إِلَّا سِيفُنِي - وَ يَبْقَى الدَّهْرَ مَا كَتَبْتَ يَدَاہِ فَلَا تَكْتُبْ بِكَفِّكَ غَيْرَ شَيْءٍ يَسُرُّكَ فِي الْقِيَمَةِ أَنْ تَرَاهُ عَشَ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيْتٌ وَ أَحَبُّ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَ اَعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ (للغزالی)

حل لغات: نَوْعَيْنِ - یہ نوع کا ستثنیہ ہے بمعنی قسم۔ لَنَا خَذَّ: باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اور اس میں لام۔ لام کی ہے جو سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے اور اس کے بعد ان مقدر ہوتا ہے۔ اس کا مصدر أَخَذَ آتا ہے بمعنی لینا۔ حاصل کرنا۔ پکڑنا۔ أَجَلٌ مَقْرَرٌ: وقت، موت کا وقت لَا دَارَ - کوئی گھر نہیں، لائے نفی جنس ہے اور دار اس کا اسم ہے۔ الْمَرْءُ - انسان۔ بَانِيٌّ - یعنی بنانے والا۔ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور ہا ضمیر مجرور مضاف

الیہ ہے بِنَسِي يَبْنِي باب ضَرَبَ سے تعمیر کرنا۔ آباد کرنا۔ مکانات بنانا۔
سَيَفْنِي - عنقریب فنا ہوگا۔ باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف واحد مذکر
غائب کا صیغہ ہے اور اس میں سین برائے استقبال ہے۔ يَبْقَى باب ضَرَبَ
سے فعل مضارع معروف واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر بَقِيَ آتا ہے بمعنی
ثابت رہنا۔ ہمیشہ رہنا۔ اَلدَّهْرُ زَمَانٌ - كَتَبْتُ فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث
غائب يَدَاهُ مضاف الیہ سے ملکر اس کا فاعل ہے۔ لَا تَكْتُبُ فعل نہی
حاضر معروف ہے ”تو مت لکھ“ بِكَفِكَ - با حرف جار اور كَفَّ بمعنی تھیلی مضاف
اور ضمیر مضاف الیہ ہے يَسْرُزُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع معروف واحد مذکر
غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر سُرُوْرًا آتا ہے بمعنی خوش کرنا۔ عِشُ باب
ضَرَبَ سے فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَيْشًا
آتا ہے بمعنی زندگی گذر بسر کرنا۔ زنده رہنا۔ شِئْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی
معروف صیغہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر شَيْئًا آتا ہے بمعنی چاہنا۔
أَحْبَبُ باب افعال سے امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اس کا
مصدر الإحْبَابُ آتا ہے بمعنی پسند کرنا۔ محبت کرنا۔ دل لگانا۔ مُفَارِقُ باب
مفاعلة سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جدا ہونے والا الگ ہونے والا۔ اِعْمَلُ باب
سَمِعَ سے امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَمَلًا آتا
ہے بمعنی کام کرنا۔ محنت کرنا۔ مُجْزِيُ باب افعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے
اس کا معنی ہوگا بدلہ دیا ہوا۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں سے پیدا کیا یعنی
جسم اور روح سے اور جسم کو روح کی منزل یعنی مسکن بنایا تاکہ اس دنیا سے اپنی
آخرت کا سامان حاصل کر لے۔ ہر روح کے لیے ایک مدت مقرر فرمائی کہ وہ جسم
میں رہے۔ اور اس مدت کا آخر ہی اس روح کی موت کا وقت ہے بغیر زیادتی و کمی

کے۔ پس جب موت کا وقت آتا ہے تو روح اور جسم کے درمیان فرق ہو جاتا ہے
حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انسان کے لیے مرنے کے بعد کوئی
گھر نہیں جس میں وہ ٹھہرے۔ مگر وہ جو مرنے سے پہلے اس کو بنایا ہو۔ اور
دوسروں نے کہا۔ اور کوئی کاتب نہیں ہے مگر عنقریب وہ فنا ہو جائیگا۔ اور زمانے
میں وہ چیز باقی رہے گی جو ان کے دونوں ہاتھوں نے لکھی۔ پس اپنے ہاتھ سے
ایسی چیز کے سوا مت لکھ کہ جسے تم قیامت میں دیکھو تو وہ تمہیں خوش نہ کرے۔
جیسے چاہو زندگی گزارو پھر تم کو تو مرنا ہی ہے۔ اور جسے چاہو پسند کرو پھر تم کو اس
سے جدا ہونا ہے۔ اور جو چاہو کرو پس تم کو تو اس کا بدلہ ملنا ہے۔

قال ابو محفوظ الكرخي: .مَوْتُ التَّقِي حَيَاةٌ لَانْفَادِلَهَا. قَدْ
مَاتَ قَوْمٌ وَهُوَ فِي النَّاسِ أَحْيَاءُ
وقال الشبراوي: .إِذَا مَا تَحَيَّرْتَ فِي حَالَةٍ. وَلَمْ تَدْرِ فِيهَا الْخَطَا
وَالصَّوَابَ فَخَالَفَ هَوَاكَ فَإِنَّ الْهَوَى. يَقْوَدُ النَّفُوسَ إِلَى
مَا يُعَابُ

حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا حَاسَبَ نَفْسَهُ فَحَسِبَ عُمُرَهُ فَاذَاهُ
سِتُونَ عَامًا فَحَسِبَ أَيَّامَهَا فَإِذَا هُوَ أَحَدُ وَعِشْرُونَ أَلْفَ يَوْمٍ وَ
تِسْعِمِائَةَ يَوْمٍ فَصَاحَ يَا وَيْلَاهُ! إِذَا كَانَ لِي كُلُّ يَوْمٍ ذَنْبٌ فَكَيْفَ
الْقَى اللّٰهَ بِهَذَا الْعَدَدِ مِنْهَا فَخَرَّ مَغْشِيًا عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ أَعَادَ عَلَى
نَفْسِهِ ذَلِكَ وَقَالَ فَكَيْفَ بَمَن لَه فِي كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَةُ أَلْفِ ذَنْبٍ
فَخَرَّ مَغْشِيًا عَلَيْهِ فَخَرَّ كَوْهَ فَاذَاهُ قَدْ مَاتَ. سِئَلُ عَمْرَبْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ مَا كَانَ بَدُّهُ تَوْبَتِكَ فَقَالَ كُنْتُ يَوْمًا أَضْرَبُ غُلَامًا لِي
فَقَالَ أُنْكَرُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي تَكُونُ صَبِيحَتَهَا الْقِيَمَةُ فَعَمِلَ ذَلِكَ
الْكَلَامُ فِي قَلْبِي. (للغزالي)

حل لغات :- التَّقَىٰ يَه التَّقَاةُ كى جمع ہے بمعنی پرہیز گاری۔ نَفَاذٌ خاتمہ۔ اَحْيَاءُ حَيٌّ كى جمع ہے زندہ۔ تَحَيَّرْتُ۔ باب تَفَعَّلُ سے فعل ماضى و احد مذكر حاضر كاصيغہ ہے اس كاصدر تَحَيَّرْتُ آتا ہے بمعنی حيران پریشان ہونا۔ لم تَدْرِ باب ضَرَبَ نَفَىٰ حمد بلم در فعل مستقبل معروف واحد مذكر حاضر كاصيغہ ہے اس كاصدر دَرِيًّا آتا ہے جس كامادہ ہے دال راء اور يا اس كاصيغہ جيلہ سے جاننا۔ خَالَفَ باب مفاعلة سے امر حاضر معروف واحد مذكر حاضر كاصيغہ ہے۔ اس كاصدر مَخَالَفَةٌ آتا ہے بمعنی ايک دوسرے كے خلاف كرنا۔ هَوَاكَ هُوَ امضاف اور ك ضمير مضاف اليه ہے هُوَى كاصيغہ ہے دل چسپى شوق۔ خواهش نفس۔ يَقُوذُ۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذكر غائب كاصيغہ ہے اس كاصدر قَوَّذًا آتا ہے بمعنی كھينچنا۔ النُّفُوسُ۔ نفس كى جمع ہے۔ يُعَابُ باب ضَرَبَ سے ماضى مجہول واحد مذكر غائب كاصيغہ ہے اس كاصدر عَيَّبًا بمعنی عيب دار بنانا۔ حُكِيَ فعل ماضى مجہول واحد مذكر غائب كاصيغہ ہے اس كاصدر حَكَايَةٌ بمعنی بيان كرنا۔ نقل كرنا۔ حَاسَبٌ۔ باب مفاعلة سے فعل ماضى كاصيغہ ہے بمعنی محاسبہ كرنا۔ حساب كرنا۔ صَاحَ فعل ماضى معروف واحد مذكر غائب كاصيغہ ہے باب ضَرَبَ سے اس كاصدر صَيِّحًا بمعنی چيننا، چلانا۔ اَلْقَى۔ باب سَمِعَ سے فعل مضارع واحد متكلم كاصيغہ ہے۔ اس كاصدر لَقِيَ بمعنی ملاقات كرنا ديكھنا پانا۔ حَزَّ۔ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ دونوں سے آتا ہے۔ بمعنی گرنا۔ مرنا۔ مَغْشِيًّا۔ بے ہوش ہو كر۔ يَأْوِيْلًا۔ افسوس كاكلمہ ہائے بربادى اَفَاقُ۔ باب افعال بروزن اَعَاكَ فعل ماضى واحد مذكر غائب كاصيغہ ہے اس كاصدر اِنْفَاةً بمعنی صحت ياب ہونا ہوش دار ہونا۔ اَعَادَ۔ باب افعال سے واحد مذكر غائب كاصيغہ ہے فعل ماضى اس كاصدر اِعَادَةً بمعنی لوٹانا و ہرانا۔ حَزَّ كَوًا۔ باب تَفَعَّلُ سے فعل ماضى جمع مذكر غائب كاصيغہ ہے اس كاصدر تَحَزَّرِكَا بمعنی حر كرت

كرنا۔ ہلانا۔ بَدُوْ۔ شروع، ابتدا۔ آغاز
ترجمہ: ابو محفوظ كرنفى نے کہا: پرہیز گاروں كى موت زندگى ہے اس كاخاتمہ نہیں ہے۔ بہت لوگ مر گئے حالاں كہ وہ لوگوں ميں زندہ ہیں۔ (يعنى ان كاصدم نام زندہ ہے)۔ اور شبراوى نے کہا: جب تم كسى حالت ميں حيران و پریشان ہو۔ اور اس ميں غلط اور درست كو نہ جان سكو۔ تو خواہش نفس كى مخالفت كر و كيونكہ خواہش نفسوں كو عيب كى طرف كھينچتى ہے۔ بيان كيا گيا ہے كہ ايک شخص نے اپنے نفس كاصاسبہ كيا پس اپنى عمر كاصحاب لگيا تو وہ ساٹھ (۶۰) برس ہوئى۔ پھر اس كے دنوں كاصحاب لگيا تو وہ اكيس ہزار نو سو (۲۱۹۰۰) دن ہوئے پس وہ حج اٹھا ہائے ابر بادي اگر ہر روز ميرايك گناہ ہو تو اس تعداد كے ساتھ ميں كيسے خدا سے ملاقات كروں گا۔ اس (بات) پر وہ بے ہوش ہو كر گر پڑا پھر جب ہوش ميں آيا تو اپنے نفس پر وہى (بات) دہرائى۔ اور کہا اس شخص كاكيا حال ہوگا جس كاصد دن دس ہزار گناہ ہو (۱۰۰۰۰) اس (بات) پر وہ بے ہوش ہو كر گر پڑا۔ پھر لوگوں نے اسے ہلايا تو وہ مر چكا تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز سے پوچھا گيا: آپ كے توبہ كى ابتدا كيسے ہوئى تو آپ نے فرمایا: ايک دن ميں اپنے غلام كو مارا ہا تھا تو اس نے کہا ياد كيجئے اس رات كو جس كى صبح قيامت ہوگى۔ پس اس بات نے ميرے دل ميں اثر كيا۔

ذلة الدنيا

قال بعضهم إِنَّ ابليسَ يعرض الدنيا كلَّ يومٍ على الناس فيقول مَنْ يَشْتَرِي شيئاً يضره ولا ينفعه و يهيمه ولا يسره فيقول اصحابها وعشاؤها نحن فيقول: انما ثمنها ليس دراهم ولا دنانير، انما هو نصيبكم من الجنة فانى اشتريتها

بَارَبَعَةَ أَشْيَاءٍ بَلَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَهُ وَسَخَطَهُ وَعَذَابَهُ وَبَعَثَ
الْجَنَّةَ بِهَا فَيَقُولُونَ رَضِينَا بِذَلِكَ فَيَقُولُ أَرَيْدُ أَنْ أَرْبِحَ عَلَيْكُمْ
فِيهَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَبْيَعُهُمْ إِيَّاهُمْ يَقُولُ بئسَتِ التَّجَارَةُ:

حل لغات: يَعْرِضُ: باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف واحد
مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَرَضًا بمعنی پیش کرنا۔ دَکھلانا۔ يَضُرُّ: باب
نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَصَرًا ضُرًّا
بمعنی نقصان دینا۔ يَهْمُّ: باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ
ہے اس کا مصدر هَمًّا بمعنی رنجیدہ کرنا۔ غَمَّيْنُ کرنا۔ يَسْرُ: باب نَصَرَ سے فعل
مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ اس کا مصدر سُرُوًّا بمعنی خوش کرنا۔ عَشَّاقُ۔
مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ عاشق۔ دَرَاهِمُ چاندی کے سکے۔ اس کا واحد
دِرْهَمُ ہے دَنَانِيرُ، سونے کے سکے اس کا واحد دِرْهَمُ ہے۔ نَصِيبٌ، حصہ،
غَضَبٌ، غصہ، سَخَطٌ، ناراضگی، يَبْعُ: باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد متکلم کا
صیغہ ہے اس کا مصدر الْبَيْعُ بمعنی بیچنا، وَضِينَا: باب سَمِعَ سے فعل ماضی جمع
متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر وَضِيَ بمعنی خوش ہونا۔ راضی ہونا۔ أَرَبِحُ: باب
سَمِعَ سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر رَبِحًا بمعنی نفع اٹھانا۔

ترجمہ: بعض حضرات نے کہا ہے کہ شیطان ہر روز دنیا کو لوگوں کے
سامنے پیش کرتا ہے پھر کہتا ہے کوئی خریدیگا ایسی چیز جو نقصان دے اور فائدہ نہ
دے اور غمگین کرے اور خوش نہ کرے۔ تو دنیا کے دوست اور اس کے عاشق کہتے
ہیں، ہم۔ پھر شیطان کہتا ہے کہ اس کی قیمت دراهم اور دنانیر نہیں ہے۔ بلکہ وہ
تمہارا جنت کا حصہ ہے۔ اس لیے کہ میں نے اس کو چار چیزوں کے بدلے خریدا
ہے۔ اللہ کی لعنت، اور اس کا غصہ، اور اس کی ناراضگی، اور اس کا عذاب۔ اور میں
نے ان کے بدلے میں جنت نیچی ہے۔ پس وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس سے

راضی ہیں۔ پھر شیطان کہتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم سے اس میں کچھ فائدہ
حاصل کروں۔ تو وہ لوگ کہتے ہیں، ہاں! (یعنی آسمیں بھی ہم راضی ہیں) پھر
شیطان اس کو ان لوگوں کے پاس بچھ دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے کیا ہی بری تجارت
ہے۔ (ایضاً)

(۱۵) قَالَ بَعْضُهُمْ وَمَا هَلُ الْحَيَاةُ لَنَا بِأَهْلٍ. وَلَا دَارَ
الْفَنَاءِ لَنَا بِدَارٍ وَمَا مَوْلَانَا إِلَّا عَوَارٍ. سَيَأْخُذُهَا الْمَعِيرُ مِنَ
الْمَعَارِ وَقَالَ الْفَقِيهَ الْبَاجِي: فَإِنْ كُنْتَ أَعْلَمَ عِلْمًا يَقِينًا. بِأَنَّ
جَمِيعَ حَيَاتِي كَسَاعَةٍ فَلِمَ لَا أَكُونُ ضَنِينًا بِهَا. وَأَجْعَلُهَا فِي
صَلَاحٍ وَطَاعَةٍ قَالَ الْآخَرُ: لَا أَسْعَدُ اللَّهَ أَيَّامًا عَزَزْتُ بِهَا. دَهْرًا
وَفِي طَيِّ ذَاكَ الْعِرَازُ لَالٌ

حل لغات: - أَهْلٌ صاحب، خاندان، عزیز۔ أَمْوَالٌ۔ مال کی جمع
ہے۔ عَوَارٌ قرض۔ الْمَعِيرُ قرض دینے والا۔ الْمَعَارُ، قرض لینے والا۔ عِلْمًا
يَقِينًا۔ پوری پوری آگاہی۔ صَحِيحٌ جان کاری۔ سَاعَةٌ۔ گھڑی۔ لَحْمٌ، منٹ۔
ضَنِينٌ، بخیل۔ صَلَاحٌ۔ بھلائی۔ بہتری۔ طَاعَةٌ۔ بندگی۔ عبادت فرماں
برداری۔ لَا أَسْعَدُ: باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا
مصدر الاسعاد بمعنی نیک بنانا۔ عَزَزْتُ: باب تفعیل سے فعل ماضی واحد متکلم کا
صیغہ ہے اس کا مصدر تَعَزَّيْتُ بمعنی معزز ہونا۔ عزت دار ہونا۔ دَهْرٌ، زمانہ۔
طَيٌّ نیچے، تہ۔ اذْ لَالٌ۔ ذلتیں۔

ترجمہ: اور بعض حضرات نے کہا: اور زندگی کا ساتھی ہمارا ساتھی
نہیں ہے۔ اور نہ فنا کا گھر ہمارا گھر ہے۔ اور ہمارے اموال نہیں ہیں مگر قرض
کے۔ عنقریب اس کو قرض دینے والا قرض دار سے لے لیگا۔ اور فقیہ باجی نے کہا
ہے: جب میں علم یقین سے جانتا ہوں کہ میری تمام زندگی ایک لمحہ کی طرح ہے تو

میں اس کے متعلق کیوں بچیل نہ کروں اور اس کو (یعنی زندگی کو) بھلائی اور عبادت میں صرف کروں۔ کسی دوسرے نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ ان دنوں کو نیک نہ بنائے جن میں ایک زمانہ تک میں باعزت رہا حالانکہ اس عزت کی تیر میں ذلت تھی۔

رُهِدُ اِبْرَاهِيمَ بِنِ اِدْهِمِ فِي الدُّنْيَا

(۱۶) حَدَّثَ اِبْرَاهِيمُ بِنِ بَشَارٍ قَالَ صَحِبْتُ اِبْرَاهِيمَ بِنِ اِدْهِمِ بِنِ مَنْصُورِ ابْنِ اسْحَقِ الْبَلْخِيِّ بِالشَّامِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا اسْحَقِ خَيْرِنِي عَنْ بَدْءِ اَمْرِكَ كَيْفَ كَانَ فَقَالَ كَانَ اَبِي مِنْ مُلُوكِ خُرَّاسَانَ وَ كُنْتُ شَابًا فَرَكِبْتُ يَوْمًا عَلٰى دَابَّةٍ وَ مَعِيَ كَلْبٌ وَ خَرَجْتُ اِلَى الصَّيْدِ فَانْتَرْتُ ثَعْلَبًا فَبَيْنَمَا اَنَا فِي طَلْبِهِ اذْهَتَفَ بِي هَاتِفٌ اَلْهَذَا خُلِقْتُ اَمْ بِهَذَا اَمْرٌ فَفَزَعْتُ وَ وَفَقْتُ ثُمَّ عَدْتُ فَرَكَضْتُ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ فَفَكَرْتُ بِنَفْسِي لَا وَاللَّهِ، مَا لِهَذَا خُلِقْتُ وَلَا بِهَذَا اَمْرٌ ثُمَّ نَزَلْتُ وَ صَادَفْتُ رَاعِيًا لِابْنِي فَاخَذْتُ مِنْهُ جَبَّةً مِنْ صُوفٍ فَلَبِسْتُهَا وَ اَعْطَيْتُهُ الْفَرَسَ وَ مَا كَانَ مَعِيَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَادِيَةَ. (للشريشي)

(۱۷) قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيمُ مَنْ يَبِيعُ الْاِحْرَةَ بِالْاِدْنِيَا يَخْسَرُهَا جَمِيعًا (للثعابي)

قِيلَ اِنَّ مِثَالَ الدُّنْيَا كَمَسَا فِرِ طَرِيقِ اَوَّلِهِ الْمَهْدُ وَ الْاِحْرَةُ وَ فِيهَا بَيْنَهَا مَنَازِلُ مَعْدُوْدَةَ وَ اِنَّ كُلَّ سَنَةٍ كَمَنْزَلَةٍ وَ كُلُّ شَهْرٍ كَفَرَسَخٍ وَ كُلُّ يَوْمٍ كَمَيْلٍ وَ كُلُّ نَفْسٍ كَخُطْوَةٍ وَ هُوَ يَسِيرُ دَائِمًا دَائِمًا فَيَبْقَى لِوَاوَجِدِ مِنْ طَرِيقِهِ فَرَسَخٌ وَ الْاِحْرَةُ اَقْلٌ اَوْ اَكْثَرُ. (للغزالي)

حل لغات: - رُهِد، بے رغبتی کرنا باب سَمِعَ اور فَتَحَ کا مصدر

ہے۔ حَدَّثَ باب تَفَعُّل سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَحَدَّثُ بِمَعْنَى بَيَانِ كَرْنَا۔ روایت کرنا۔ خبر دینا۔ اَلصَّيْدُ۔ شکار۔ اس کی جمع صِيُودٌ ہے۔ ثَعْلَبٌ، لومڑی، موٹھ سماعی ہے۔ هَتَفَ باب ضَرْبِ فَعْلِ مَاضِي وَاحِدٍ مَذْكَرٍ غَائِبٍ کا صیغہ ہے اس کا مصدر هَتَفًا عَمِي آواز سنانی دینا۔ نعرہ لگانا۔ چیخنا ہے۔ فَرَزَعْتُ باب سَمِعَ سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر فَرَزَعًا عَمِي دہشت زدہ ہونا۔ رَكَضْتُ باب نَصَرَ سے واحد متکلم کا صیغہ ہے فعل ماضی اس کا مصدر رَكَضًا عَمِي دوڑنا۔ صَادَفْتُ باب مَفَاعَلَةٍ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُصَادَفَةً عَمِي پانا۔ رَاعِيٌ چرواہا۔ صَوْفٌ اُون۔ بکری کا بال۔ اَعْطَيْتُ باب اَفْعَالِ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اِعْطَاءٌ عَمِي دینا۔ اَلْبَادِيَةُ۔ جنگل۔ بیابان۔ يَبِيعُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر يَبِيعًا عَمِي بیچنا ہے۔ يَخْسَرُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر خَسْرًا وَ خُسْرًا عَمِي نقصان اٹھانا۔ گمراہ ہونا۔ اَلْمَهْدُ۔ گود۔ آغوش۔ اَللَّحْدُ۔ قبر۔ گور۔ مَعْدُوْدَةُ۔ باب نَصَرَ سے اسم مفعول واحد مؤنث کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَدًّا عَمِي شمار کرنا۔ فَرَسَخٌ تین میل کا فاصلہ، مَيْلٌ (۱۷۶۰) گز کا فاصلہ۔ خُطْوَةٌ اس کی جمع خُطُوتٌ ہے دو قدموں کا درمیانی فاصلہ۔ تقریباً (۳۰) انچ۔

ترجمہ: ابراہیم بن ادھم کی دنیا سے بے رغبتی: ابراہیم بن بشار نے بیان کیا۔ کہ میں ملک شام میں ابراہیم بن ادھم بن منصور ابن اسحاق بلخی کے ساتھ رہا تو میں نے ان سے کہا۔ اے ابو اسحاق آپ کے معاملے کی ابتدا کے بارے میں مجھ کو بتائیں، کیسے ہوا؟ تو آپ نے جواباً کہا: میرا باپ خراسان کے بادشاہ ہوں میں سے تھا اور میں جوان تھا۔ پس ایک دن میں چوپائے پر سوار ہوا

اور میرے ساتھ ایک کتا تھا۔ اور میں شکار کو نکلا۔ تو ایک لومڑی کا پیچھا کیا۔ اسی اثنا میں کہ میں اس کی طلب میں تھا۔ اچانک کسی غیبی آواز دینے والے نے آواز دیا۔ کیا تو اسی لئے پیدا کیا گیا ہے؟ یا تجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے؟ پھر میں دہشت زدہ ہو گیا اور ٹھہر گیا۔ پھر میں لوٹا اور دوبارہ دوڑا، تو اسی طرح تین مرتبہ (وہی آواز) سنائی دی۔ پھر میں نے اپنے دل میں سوچا، نہیں اللہ کی قسم نہ میں اس کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور نہ ہی اس کا حکم دیا گیا ہوں۔ پھر میں (سواری سے) اُترا۔ اور اپنے باپ کے ایک چرواہا کو پایا۔ تو میں اس سے اون کا ایک جبہ لیا اور اس کو پہن لیا اور میں نے اس کو گھوڑا اور جو کچھ میرے ساتھ تھا سب دے دیا پھر میں جنگل میں داخل ہو گیا۔

لقمان حکیم نے کہا: جس نے آخرت کو دنیا کے بدلے میں بیچا تو وہ دونوں میں نقصان اٹھائیگا۔ کہا گیا ہے کہ دنیا کی مثال راستہ کے مسافر کی طرح ہے اس کی ابتدا، گود اور آخر قبر ہے اور ان دونوں کے درمیان متعدد منزلیں ہیں، اور ہر سال ایک منزل کی طرح اور ہر مہینہ ایک فرسخ کی طرح اور ہر دن ایک میل کی طرح اور ہر سانس ایک قدم کی طرح ہے۔ اور وہ مسافر ہمیشہ ہمیش چل رہا ہے تو کسی کا راستہ ایک فرسخ باقی ہے اور کسی کا اس سے کم یا زیادہ۔

(۱۹) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَلِيلُ الدُّنْيَا أَمْدٌ وَالْآخِرَةُ أَبَدٌ وَقَالَ أَيضًا الدُّنْيَا أَرْضٌ مُتَجَاوِرَةٌ وَ الشَّبَاهُ مُتَبَايِنَةٌ وَأَقَارِبٌ مُتَبَاعِدَةٌ وَأَقَارِبٌ مُتَقَارِبَةٌ (للشریسی)

قال بعضهم: . إِنَّمَا الدُّنْيَا فَنَاءٌ لَيْسَ لِلدُّنْيَا ثَبُوتٌ . إِنَّمَا الدُّنْيَا كَبَيْتٍ نَسَجَتْهُ الْعَنْكَبُوتُ
كُلُّ مَا فِيهَا الْعُمَرَى عَنْ قَلِيلٍ سَيَفُوتُ وَلَقَدْ يَكْفِيكَ مِنْهَا أَيُّهَا الْعَاقِلُ قُوْتُ

قَالَ أَبُو الْعَتَاهِيَةِ: فَلَوْ كَانَ هَوْلُ الْمَوْتِ لِأَشْتَى بَعْدَهُ لَهَانَ عَلَيْنَا الْأُمُورَ وَاحْتَقَرَ الْأُمُورَ وَلَكِنَّهُ حَشْرٌ وَنَشْرٌ وَجَنَّةٌ وَنَارٌ وَمَا قَدَيْسَتْ طِيلٌ بِهِ الْخَبْرُ (۲۱) سُئِلَ بَعْضُ الْفَلَاسِفَةِ مِنَ الَّذِي لَا عَيْبَ فِيهِ فَقَالَ الَّذِي لَا يَمُوتُ (للمستعصمی)
قَالَ الْمَيْدَانِيُّ: . الْعُمُرُ مِثْلُ الضَّيْفِ أَوْ كَالطَّيْفِ لَيْسَ لَهُ إِقَامَةٌ وَأَخْوَالُ حِجَافِي سَائِرٍ . الْأَحْوَالُ مُرْتَقِبٌ حِمَامِهِ وَالْجَاهِلُ الْمُغْتَرِّمُ . لَمْ يَجْعَلِ التَّقْوَى إِعْتِنَامَهُ

حل لغات: امد وقت، زمانہ۔ ابد، ہمیشگی وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو۔ اصداء، ضد کی جمع ہے مخالف چیزیں۔ متجاورة، باہم قریب ہونا۔ اشباہ، شبہ کی جمع ہے مشابہ چیزیں۔ متباينة، ایک دوسرے سے الگ ہونا۔ اقارب، قریب کی جمع ہے قریبی چیزیں۔ متباعدة، ایک دوسرے سے دور ہونا۔ اباعد، بعيد کی جمع ہے دور کی چیزیں۔ متقاربة، ایک دوسرے سے قریب ہونا۔ نسج ينسج نسجا، بنا۔ باب نصر سے۔ سيفوت، سین برائے استقبال اور يفوت، باب نصر سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر فوتا۔ بمعنى جاتا رہنا۔ گذرنا۔ يكفي باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ہے اس کا مصدر كفاية بمعنى کافی ہونا۔ هول اس کی جمع أهوال ہے بمعنى ڈر، خوف، دہشت۔ لهان۔ اس میں لام برائے تاکید ہے اور هان فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے باب نصر سے اس کا مصدر هونا بمعنى نرم و آسان ہونا۔ احتقر، باب افتعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر احتقارا بمعنى چھوٹا اور ذلیل سمجھنا۔ حشر، قیامت، اور حساب۔ نشر، زندہ کرنا یا ہونا۔ بکھیرنا۔ يستطيل، باب استفعال سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ

ہے اس کا مصدر اِسْتِطَالَ بمعنی طویل ہونا۔ لمبا ہونا۔ اِفْلَاسَفَةُ فَلَسَفِي كِ جمع ہے، فلسفہ جانے والا۔ اَلضَّيْفُ مِمَّا اس کی جمع اَلضَّيُوفُ ہے۔ اَلطَّيْفُ خواب اس کی جمع اَلطُّيُوفُ ہے۔ اِقَامَةُ باب افعال کا مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا۔ اُخُوَالْحَجَا۔ بوالہوش۔ عقل مند۔ سمجھدار۔ مُرْتَقِبٌ، انتظار کرنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ حَمَام۔ موت۔ اَلْمُعْتَرِجُ۔ مدہوش۔ اِعْتَنَامُ۔ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی غنیمت سمجھنا۔

ترجمہ: عبدالرحمن خلیل نے کہا ہے: دنیا تھوڑا زمانہ اور آخرت ہمیشہ ہے۔ نیز اس نے کہا: دنیا میں ایسی مخالف چیزیں ہیں جو ایک دوسرے سے قریب ہیں اور ایسی مشابہ چیزیں جو ایک دوسرے سے الگ ہیں اور ایسی قریب کی چیزیں ہیں جو ایک دوسرے سے دور ہیں۔ اور ایسی بعید چیزیں ہیں جو ایک دوسرے سے قریب ہیں۔ (شریشتی)

بعض نے کہا ہے: بے شک دنیا فانی ہے، دنیا کیلئے بقا نہیں۔ بے شک دنیا اس گھر کی طرح ہے جس کو کٹری نے بنا ہو۔ ہر وہ چیز جو اس میں (دنیا میں) ہیں میری عمر کی قسم تھوڑے ہی دن میں فنا ہو جائیں گی۔ اور اے عقلمند ضرورتاً تم کو ان میں سے ایک خوراک کافی ہے۔

ابوالعتاہیہ نے کہا ہے۔ پس اگر موت کا خوف ہوتا اور اس کے بعد کوئی (اور) چیز نہ ہوتی۔ تو ضرور ہم پر معاملہ آسان اور چھوٹا ہوتا۔ لیکن (اس کے ساتھ) حشر و نشر اور جنت و دوزخ اور بہت چیزیں ہیں جس کی خبر لمبی ہے۔ بعض فلسفیوں سے پوچھا گیا وہ کون ہستی ہے جس میں کوئی عیب نہیں؟ تو جواب میں کہا۔ وہ جس کو (موت نہیں) مرنا نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی۔ (مستعصمی)

مبدانی نے کہا۔ عمر مثل مہمان یا خواب کی طرح ہے جس کو ٹھہرنا نہیں۔

اور عقلمند ہر حال میں اپنی موت کا منتظر رہتا ہے۔ اور وہ جاہل مدہوش ہے جس نے پرہیز گاری کو اپنی غنیمت نہیں سمجھا۔

الباب الثانی فی الحکم

(۲۲) مَا اَكْتَسَبَ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْ عَقْلِ يَهْدِيهِ اِلَى هَدْيٍ وَيَزِدُّهُ عَنْ رَدْيٍ (للمستعصمی)

(۲۳) اَلْمُهْلَبُ ابْنُ اَبِي صَفْرَةَ قَالَ: عَجِبْتُ لِمَنْ يَشْتَرِي الْعَبِيدَ بِمَالِهِ وَلَا يَشْتَرِي الْاَحْرَارَ بِعِقَالِهِ قَبْلَ وَالسَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ. (للمستعصمی)

(۲۴) مِنْ ظَرِيفٍ كَلَامٍ نَصْرَبْنِ سَيَّارِ كُلِّ شَيْءٍ يَبْدُو صَغِيرًا ثُمَّ يَكْبُرُ اِلَّا الْمُصِيبَةَ فَاِنَّهَا تَبْدُو كَبِيرَةً ثُمَّ تَصْغُرُ وَكُلُّ شَيْءٍ يَزْخُصُ اِذَا اَكْثَرَ اِلَّا الْاَدَبُ فَاِذَا اَكْثَرَ غَلَا. (من لطائف الملوك)

حل لغات: - مَا اَكْتَسَبَ باب افتعال سے ماضی منفی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِكْتَسَبَ بمعنی مال یا علم حاصل کرنا۔ کمانی کرنا۔ يَهْدِيْ باب ضَرْبَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر هَدَى اور هَدِيًا بمعنی رہنمائی کرنا۔ هَدِيْ براہ راست روی ہدایت۔ يَزِدُّ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر زَادَ بمعنی لوٹانا۔ پھیرنا۔ رَدْيٌ ہلاکت۔ بربادی۔ عَجِبْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَجَبًا بمعنی تعجب کرنا۔ الْاَحْرَارُ۔ حُرٌّ کی جمع ہے بمعنی آزاد۔ ظَرِيفٌ۔ اچھا۔ عمدہ۔ يَبْدُو۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ يَكْبُرُ۔ باب نَصَرَ سے

واحد مذکر غائب مضارع کا صیغہ ہے۔ تَصَغَّرُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر صَغَرًا بمعنی چھوٹا ہونا۔ يَزْخُصُ - باب كَرُمَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر زُخْصًا بمعنی سستا ہونا۔ غَلَا باب فَتَحَ فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر غَلَاً بمعنی بھاؤ بڑھنا۔ مہنگا ہونا۔

ترجمہ: دوسرا باب حکمتوں کے بیان میں: کسی شخص نے عقلمندی سے بڑھکر کوئی چیز نہیں کمائی جو اس کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرے اور اس کی ہلاکت و بربادی سے لوٹائے۔ (باز رکھے)

مہلب ابن ابی صفرہ نے کہا ہے: کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مال کے بدلے غلام خریدتا ہے اور اپنے کاموں سے آزادوں کو نہیں خریدتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے۔ اور بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، جہنم سے قریب ہے۔ (مستطعمی)

نصر بن سیار کے عمدہ کلام سے ہے۔ ہر چیز چھوٹی ہو کر ظاہر ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے مگر مصیبت۔ اس لیے کہ وہ بڑی ہو کر ظاہر ہوتی ہے پھر چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور ہر چیز سستی ہوتی ہے جب زیادہ ہوتی ہے، مگر ادب کیونکہ جب وہ (ادب) زیادہ ہوتا ہے تو مہنگا ہو جاتا ہے۔ (لطائف الملوک)

(۲۵) قَالَ نَوْشِيْرُوْا اِنَّ الْمَرْوَةَ اَنْ لَا تَعْمَلَ عَمَلًا فِي السِّرِّ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ فِي الْعِلَانِيَةِ (للشريشي)

(۲۶) قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ: الْعُلُوْمُ اَرْبَعَةٌ اَلْفَقْهُ لِلْاَدِيَانِ وَالطِّبُّ لِلْاَبْدَانِ وَالنَّجُوْمُ لِلْاَزْمَانِ وَالْبَلَاغَةُ لِللِّسَانِ۔ (للايشيهي)

(۲۷) قَالَ بَعْضُ الْحِكَمَاءِ: اِنَّ الْعِلْمَاءَ سُرُجُ الْاَزْمَانِ كُلُّ عَالِمٍ

سِرَاجٌ زَمَانِهِ يَسْتَضِيْ بِهٖ اَهْلُ عَمْرِهِ (وله)

(۲۸) قَالَ عَلِيٌّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ: مَا اَتَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَالِمًا عَلِمًا اِلَّا اَخَذَ عَلَيْهِ الْمِيْثَاقَ اَنْ لَا يَكْتُمَهُ وَقَالَ اَيْضًا مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلٰى الْجُهَّالِ اَنْ يَتَعَلَّمُوْا اَحْتٰى اَخَذَ عَلٰى الْعِلْمَاءِ اَنْ يُعَلَّمُوْا (للشريشي)

(۲۹) قِيْلَ لَا فَلَاطُوْنَ، مَا هُوَ الشَّيْءُ الَّذِي لَا يُحْسِنُ اَنْ يُقَالَ وَاِنْ كَانَ حَقًّا قَالَ مَدْحُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهُ

(۳۰) قَالَ ابْنُ قِرَّةَ رَاحَةُ الْجِسْمِ فِي قَلَّةِ الطَّعَامِ وَرَاحَةُ النَّفْسِ فِي قَلَّةِ الْاَثَامِ وَرَاحَةُ الْقَلْبِ فِي قَلَّةِ الْاَهْتِمَامِ وَرَاحَةُ اللِّسَانِ فِي قَلَّةِ الْكَلَامِ۔ (من لطائف الوزراء)

حل لغات: - لَا تَعْمَلُ باب سَمِعَ سے فعل ہی حاضر واحد مذکر حاضر

کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَمَلًا بمعنی کام کرنا۔ السِّرُّ پوشیدگی، چھپی۔ باطنی۔

تَسْتَحْيِي - باب اسْتِنْصَار سے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا

مصدر اِلْتِسَاطٌ بمعنی شرم آنا۔ اَلْعِلَانِيَةُ ظاہری۔ السَّلَفُ - گزشتہ اگلے

زمانے کے لوگ۔ اَلْاَدِيَانُ - دین کی جمع ہے دین۔ مذهب۔ اَلطِّبُّ - علاج

معالجے کا علم۔ اَلْاَبْدَانُ يَدُنْ کی جمع بہت سے جسم۔ اَلْاَزْمَانُ - زمن کی جمع،

بہت زمانہ۔ سُرُجٌ - سراج کی جمع ہے چراغ۔ مَصْبَاحٌ - يَسْتَضِيْ باب

اسْتِنْصَار سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر

اِلْتِسَاطٌ بمعنی روشنی حاصل کرنا۔ الْعَصْرُ - زمانہ۔ اَتَى باب افعال

سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَيْتَاءٌ بمعنی دینا۔

اَخَذَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے مصدر اَلْاَخْذُ بمعنی

لینا؛ پکڑنا۔ اَلْمِيْثَاقُ، وعدہ۔ لَا يَكْتُمُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع منفی واحد

مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر کَتَمًا بمعنی، پوشیدہ کرنا۔ چھپانا۔ الْجُهَالُ۔
جَاهِلٌ کا مبالغہ ہے۔ نادان۔ أَفْلَاطُون، نہایت چوڑے چکلے سینہ والا شخص۔
یونان کے ایک بہت بڑے حکیم کا نام جو بطراط کا شاگرد اور ارسطو کا استاد
تھا۔ الْأَقَامُ۔ گناہیں، آلائم کی جمع ہے۔ الْإِهْتِمَامُ۔ انتظام۔

ترجمہ: (۲۵) نوشیرواں نے کہا ہے۔ بہادری یہ ہے کہ پوشیدگی
میں کوئی ایسا کام نہ کرو جس کی ظاہر ہونے پر تم کو شرمندگی اٹھانی پڑے
(۲۶) بعض سلف نے کہا ہے کہ:۔ علوم چار ہیں۔ فقہ ادیان کے لیے (یعنی دین
کا علم) اور طب بدنوں کے لیے (یعنی بدن کی حالت کے لیے) اور نجوم زمانے
کے لیے (یعنی زمانے کے حالات کے لیے) اور بلاغت زبان کے لیے (زبان
کی جان کاری کے لیے)

(۲۷) بعض حکمانے کہا ہے: بے شک علما زمانے کے چراغ ہیں۔ ہر عالم اپنے
زمانے کا چراغ جس سے اس کے زمانے کے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں
(۲۸) حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے کسی عالم
کو علم نہیں دیا مگر اس پر وعدہ لیا کہ وہ اس کو نہیں چھپائیگا۔ اور نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ
نے جاہلوں سے وعدہ نہیں لیا کہ وہ سیکھیں یہاں تک کہ علماء سے وعدہ لیا کہ وہ
سکھائیں۔ (شریشتی)

(۲۹) افلاطون سے کہا گیا وہ کیا چیز ہے کہ اس کا کہنا اچھا نہیں اگرچہ وہ حق ہو؟
جواباً کہا انسان کی اپنی تعریف کرنا۔

(۳۰) ابن مرہ نے کہا ہے: جسم کی راحت کم کھانے میں ہے اور نفس
کی راحت کم گناہ میں ہے اور دل کی راحت کم انتظام میں ہے اور زبان کی
راحت کم بولنے میں ہے۔ (لطائف وزرا)

(۳۱) قال افلاطون الحكيم لا تطلب سُرْعَةَ العمل

وَأَطْلُبُ تَجْوِيدَهُ فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَسْأَلُونَ فِي كَمْ فَرَعٍ وَإِنَّمَا
يَنْظُرُونَ إِلَى اتِّقَاتِهِ وَجُودَةِ صَنْعَتِهِ (امثال العرب)

(۳۲) مَثَلُ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ كَمَثَلِ أَعْمَى يَبِيدُهُ
سِرَاجٌ يَسْتَضِيءُ بِهِ غَيْرُهُ وَهُوَ لَا يَرَاهُ

(۳۳) قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ إِذَا خَرَجْتَ الْكَلِمَةَ مِنَ الْقَلْبِ
تَخَلَّتْ فِي الْقَلْبِ وَإِذَا خَرَجَتْ مِنَ اللِّسَانِ لَمْ تَتَجَاوَزِ الْأَذَانَ.

(۳۴) قَالَ الْأَضْمَعِيُّ سَمِعْتُ بَعْضَ الْعَرَبِ يَقُولُ: الْفَقْرُ فِي
الْوَطَنِ غُرْبَةٌ وَالْغِنَى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنٌ وَقَالَ الْآخَرُ: اِخْتَرْتُ وَطَنًا
مَا أَرْضَاكَ فَإِنَّ الْحُرَّ يَضِيعُ فِي بَلَدِهِ وَلَا يَعْرِفُ
قَدْرَهُ (للشريشي)

(۳۵) قِيلَ عَشْرَةٌ تَقْبَحُ فِي عَشْرَةِ ضَيْقِ الصَّدْرِ فِي الْمُلُوكِ
وَالْعُدْرُ فِي الْأَشْرَافِ وَالْكَذِبُ فِي الْقُضَاةِ وَالْخَدِيعَةُ فِي الْعُلَمَاءِ
وَالْغَضَبُ فِي الْأَبْرَارِ وَالْحِرْصُ فِي الْأَغْنِيَاءِ وَالسَّفَةُ فِي الشُّيُوخِ
وَالْمَرَضُ فِي الْأَطِبَّاءِ وَالتَّهَرُّؤُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْفَخْرُ فِي مَنْ لَا آلَ لَهُ.

حل لغات:۔ سُرْعَةُ جلدی، تیزی۔ تَجْوِيدٌ، باب فَعِيلُ کا
مصدر ہے، خوبصورت بنانا۔ عمدہ بنانا۔ فَرَعٌ، نَصَرَ سَمِعَ فَتَحَ تَبَيَّنَ سے آتا
ہے فَرَاغًا وَفُرُوعًا بمعنی کام سے خالی ہونا۔ چھٹکارہ ملنا۔ اتقان، باب افعال کا
مصدر، مضبوطی سے کرنا۔ صَنْعَةٌ بناوٹ۔ لَمْ تَتَجَاوَزِ بَاب تَفَاعُلٍ سے نئی
جدلم در فعل مستقبل معروف واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَجَاوَزًا
'آگے بڑھنا۔ تجاوز کرنا۔ اِخْتَرْتُ بَاب افعال سے امر حاضر معروف واحد مذکر
حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِخْتِيَارًا اختیار کرنا، پسند کرنا اَرْضَا۔ باب افعال
سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل وَطَنٌ ہے اور اس کا مصدر

إِرْضَاءٌ رَضًا مند کرنا۔ خوش کرنا۔ يَضِيْعُ باب ضَرَبَ فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر ضَيَعًا تلف ہونا۔ بیکار ہونا۔ برباد ہونا۔ لَا يُعْرِفُ باب ضَرَبَ فعل مضارع مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر عِرْفَةً پہچانا۔ جاننا۔ تَفْبُحُ باب كَرَّمَ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر قَبْحًا برا ہونا۔ بد صورت ہونا۔ ضَيِّقُ، تَنَجُّ، بَجَل۔ الْأَشْرَافُ۔ شَرِيْفٌ کی جمع ہے عزت دار لوگ۔ الْقَضَاةُ قاضی کی جمع ہے۔ الْخَدِيْعَةُ دھوکا۔ فَرِيْبُ۔ الْحَرِصُ، لَاحُجُّ۔ السَّفْهَةُ بے وقوفی۔ نادانی۔ التَّهْذُّبُ۔ ہنسی، مذاق، استہزا۔

ترجمہ :- (۳۱) حکیم افلاطون نے کہا: کام میں جلدی طلب نہ کرو، اور اس کی خوبصورتی کو طلب کرو اس لیے کہ لوگ نہیں پوچھتے ہیں کہ کتنے (دنوں) میں (کام سے) چھٹکارہ ملا، بلکہ اس کی (کام کی) مضبوطی اور اس کی بناوٹ کی عمدگی کی طرف دیکھتے ہیں۔ (امثال العرب)

(۳۲) اس شخص کی مثال جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا ہے۔ اس اندھے کی طرح ہے جس کے ہاتھ میں چراغ ہو۔ اس سے اس کے علاوہ (دوسرے لوگ) روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ خود نہیں دیکھتا ہے۔ (امثال العرب)

(۳۳) عامر بن عبد القیس نے کہا: جب بات دل سے نکلتی ہے تو دل پر اثر کرتی ہے اور جب زبان سے نکلتی ہے تو کان سے آگے نہیں بڑھتی۔

(۳۴) اصمعی نے کہا: میں نے بعض عرب کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ محتاجی وطن میں پر دیسی ہے اور مال داری پر دیسی میں وطن ہے۔ اور دوسرے نے کہا۔ ایسا وطن اختیار کر جو تجھے خوش رکھے۔ اس لیے کہ انسان (کبھی) اپنے شہر میں برباد ہو جاتا ہے۔ اور اس کی قدر و منزلت کو نہیں پہچانی جاتی ہے۔

(۳۵) کہا گیا ہے کہ دس (چیزیں) دس (لوگوں میں) بری ہوتی ہیں۔ بادشاہوں میں سینہ کا تنگ ہونا، (یعنی بخیل ہونا) اور بے وفائی شریفوں میں، جھوٹ قاضیوں میں، دھوکہ عالموں میں، غصہ نیک لوگوں میں، لالچ مالداروں میں، بیوقوفی بوڑھوں میں، بیماری طبیبوں میں، مستی فقیروں میں اور فخر اس شخص میں جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔

(۳۶) نَظَرَ فَيَلْسُوفُ إِلَى غَلَامٍ حَسَنٍ الْوَجْهَ يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ إِنْ قَرَنْتَ بِحُسْنِ خُلُقِكَ حُسْنَ خُلُقِكَ (للشعالبي)

(۳۷) قَالَتِ الْعَرَبُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَبِيْحٌ إِلَّا وَجْهُهُ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِيهِ (وله)

(۳۸) أَضْعَفُ النَّاسِ مَنْ ضَعَفَ عَنِ كِتْمَانِ سِرِّهِ وَأَقْوَاهُمْ مَنْ قَوِيَ عَلَى غَضَبِهِ وَأَضْبَرَهُمْ مَنْ سَتَرَ فَاقْتَهُ وَأَغْنَاهُمْ مَنْ قَنَعَ بِمَا تَيَسَّرَ لَهُ (امثال العرب)

(۳۹) قِيلَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَاعِدَةَ يَفِدُّ عَلَى قَيْصَرَ زَا ئِرًا فَيُكْرِمُهُ وَ يُعْظِمُهُ فَقَالَ لَهُ قَيْصَرٌ مَا أَفْضَلُ الْعِلْمِ قَالَ مَعْرِفَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ قَالَ وَمَا أَفْضَلُ الْعَقْلِ قَالَ وَ قَوْفُ الْمَرْءِ عِنْدَ عِلْمِهِ قَالَ فَمَا الْمَالُ قَالَ مَا قَضَى بِحَقِّهِ (للاصبهاني)

(۴۰) قَالَ حَكِيمٌ مَنْ ذَا الَّذِي بَلَغَ مَقَامًا جَسِيمًا فَلَمْ يَبْطُرْ وَاتَّبَعَ الْهَوَىٰ فَلَمْ يَعْطَبْ رَغِبَ إِلَى اللَّتَامِ فَلَمْ يَهِنْ، وَوَأَصَلَ الْأَشْرَارَ فَلَمْ يَنْدَمْ وَصَحِبَ السُّلْطَانَ فَدَامَتْ سَلَامَتُهُ

حَل لغات : فَيَلْسُوفُ - حکیم - قَرَنْتَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر قَرْنَا، باندھنا، ملانا۔ خُلُقُ - پیدائش - صورت - خُلُقُ عادت - خصلت - اَضْعَفُ، زیادہ کمزور - اسم تفضیل

کا صیغہ ہے۔ کَتَمَانَ۔ چھپانا۔ اَقْوَى۔ طاقتور۔ اَصْبَرُ زیادہ صابر۔ اسم تفضیل۔ فَاقَّةٌ۔ بھوکا رہنا۔ اَغْنَى، زیادہ مالدار۔ اسم تفضیل۔ قَنَعَ۔ فعل ماضی باب سَمِعَ سے۔ تَيَسَّرَ باب تَفَعَّلَ سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَيَسَّرًا سیر ہونا۔ بھانا۔ يَفِدُ باب ضَرْبِ فَعْلٍ مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر وَفَدًا، ملنے جانا۔ يُكْرِمُ باب اَفْعَالٍ سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ عزت کرنا۔ يُعْظِمُ باب تَفْضِيلِ سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَعْظِيمُ تکریم کرنا۔ وَقُوفٌ باب ضَرْبِ كَامِضٍ کا مصدر ہے کھڑا ہونا۔ ٹھہرنا۔ قَامَ رَهْنًا۔ قَضَى فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر قَضَاءً فیصلہ کرنا۔ بَلَغَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر بُلُوغًا پہنچنا۔ لَمْ يَبْطُرْ باب سَمِعَ سے منفی جہد بلم در فعل مستقبل واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر بَطْرًا، اترانا۔ تکبر کرنا۔ عَزَّوَزَرَ۔ اتَّبَعَ باب اَفْعَالٍ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِتِّبَاعٌ پیروی کرنا فرماں برداری کرنا۔ لَمْ يَعْطَبْ باب سَمِعَ سے فعل مضارع واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَطَبًا ہلاک ہونا۔ رَغِبَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر رَغْبًا چاہنا، خواہش کرنا۔ ملنا ہے۔ لَمْ يَهِنْ باب ضَرْبِ نَفْيِ جَهْدِ بَلْمِ در فعل مستقبل واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر وَهْنًا کمزور ہونا۔ ذلیل ہونا۔ وَأَصَلَ باب مَقَاعِلَةِ سے فعل ماضی واحد کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُوَاصَلَةً ایک دوسرے سے ملنا۔ دوستی کرنا۔ لَمْ يَنْدَمْ باب سَمِعَ سے نفی جہد بلم در فعل مستقبل واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَدْمًا شرمندہ کرنا۔ صَحِبَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر صَحْبَةً و صَحَابَةً ساھی ہونا۔ دوستی کرنا۔ لَدَامَتْ باب نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر لَدَامًا چکر

لگانا، ہمیشہ رہنا۔ برقرار رہنا۔ اور اس کا فاعل سَلَامَةٌ ہے۔

ترجمہ: (۳۶) ایک حکیم نے ایک خوبصورت لڑکے کی طرف دیکھا، جو علم حاصل کر رہا تھا۔ تو کہا، اچھا ہوگا اگر تو اپنی صورت کی خوبی کے ساتھ اپنے اخلاق کی خوبی کو ملا لے۔ (للشعابی)

(۳۷) اہل عرب نے کہا: روئے زمین پر کوئی چیز بد صورت نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا چہرہ اسی قدر اچھا اور خوبصورت ہوتا ہے۔ (۳۸) لوگوں میں سب سے کمزور وہ شخص ہے جو اپنا راز چھپانے میں کمزور ہو۔ اور ان میں (لوگوں میں) سب سے طاقتور وہ شخص ہے جسے اپنے غصہ پر قابو ہو۔ اور ان میں سب سے صبر کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنے فاقہ کو چھپائے۔ اور ان میں سب سے مالدار وہ شخص ہے جو اسی پر قناعت کرے (بس کرے) جو کچھ اسے میسر ہو۔ (امثال العرب) (۳۹) کہا گیا ہے کہ قیس بن ساعدہ قیصر کے پاس ملنے آتا تھا۔ تو وہ (قیصر) اس کی عزت و تکریم کرتا تھا۔ پس قیصر نے اس سے کہا کون سا علم سب سے افضل ہے تو اس نے کہا، انسان کا اپنے آپ کو پہچاننا۔ کہا (قیصر نے) سب سے زیادہ عقلمندی کون سی ہے؟ اس نے کہا، انسان کا اپنے علم پر قابو رہنا۔ (قیصر نے) کہا، تو کون سا مال سب سے افضل ہے؟ اس نے کہا، وہ جس کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔ (۴۰) کون ہے وہ شخص جو کسی بڑا مقام پر پہنچا اور غرور نہیں کیا۔ اور (کون ہے وہ شخص) جو خواہش کی پیروی کی اور ہلاک نہیں ہوا۔ اور جو کمینوں کو چاہا اور ذلیل نہ ہوا۔ اور جو شہریوں سے دوستی کی اور شرمندہ نہ ہوا۔ اور جو بادشاہ کی صحبت میں رہا اور اس کی سلامتی برقرار رہی۔

(۴۱) قَالَ حَكِيمٌ لِأَخْرِيَا أَيْ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ وَبِنَا مِنْ نِعَمِ اللَّهِ مَالًا نَحْصِيهِ مَعَ كَثِيرٍ مَّا نَعْصِيهِ فَمَا نَدَرِي أَيُّهُمَا نَشْكُرُ أَجْمِيلًا مَا يَنْشُرُ أَوْ قَبِيحٌ مَا يَسْتُرُ (امثال)

العرب) (٤٢) لَا تَحْمِلْ عَلَى يَوْمِكَ هَمَّ سَنَتِكَ كَفَاكَ كُلَّ يَوْمٍ مَاقَدُ
رَلَّكَ فِيهِ فَإِنَّ تَكُنَّ السَّنَةَ مِنْ عَمْرِكَ فَإِنَّ اللَّهَ سَبَحَانَهُ سِيَاتِكَ
فِي كُلِّ غَدٍ جَدِيدٍ بِمَا قَسَمْتُ لَكَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ عَمْرِكَ فَمَا هَمَّكَ
بِمَالَيْسَ لَكَ. (٤٣) قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمْنَعَ نَفْسَهُ مِنْ أَرْبَعِ
خِصَالٍ فَهُوَ خَلِيقٌ أَنْ لَا يَنْزِلَ بِهِ مَكْرُوهٌ اللَّجَاجُ وَالْعَجَلَةُ
وَالْتَوَانِي وَالْعُجْبُ فَثَمَرَةُ اللَّجَاجِ الْحَيَرَةُ وَثَمَرَةُ الْعَجَلَةِ النَّدَامَةُ
وَتَمَرَةُ التَّوَانِي الذُّلَّةُ وَثَمَرَةُ الْعُجْبِ الْبَغْضَةُ
(للمستعصي) (٤٤) ذُو الشَّرْفِ لَا تَبْطُرُهُ مَنْزِلَةٌ نَا لَهَا وَإِنْ
عَظُمَتْ كَالْكَلَا الَّذِي لَا تَرْعِزُهُ الرِّيَاحُ، وَالذُّنْبِيُّ تَبْطُرُهُ أَدْنَى
مَنْزِلَةٍ كَالْكَلَا الَّذِي يُحَرِّكُهُ مَرُّ النَّسِيمِ (امثال العرب) (٤٥) قَالَ
الْحَكِيمُ ثَمَانِيَةٌ تَجْلُبُ الذَّلَّةَ عَلَى أَصْحَابِهَا وَهِيَ جُلُوسُ الرَّجُلِ
عَلَى مَائِدَةٍ لَمْ يُدْعَ إِلَيْهَا وَالتَّامُّرُ عَلَى صَاحِبِ الْبَيْتِ وَالطَّمَعُ فِي
الْإِحْسَانِ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَمَضَى الْمَرْءُ إِلَى حَدِيثِ إِفْنِينٍ لَمْ يَدْ خَلَاهُ
بَيْنَهُمَا وَاخْتَفَارَ السُّلْطَانُ وَجُلُوسُ الْمَرْءِ فَوْقَ رُتْبَتِهِ وَالتَّكَلُّمُ
عِنْدَ مَنْ لَا يَسْتَمِعُ الْكَلَامَ وَ مَصَادِقَةٌ مِنْ لَيْسَ بَاهِلٍ - (الغزالي)

حل لغات :- أَصْبَحْتُ بِابِ افعال سے فعل ماضی واحد مذکر
غائب اس کا مصدر اِلْأَصْبَاحُ، صبح کرنا۔ وَبَنَّا اور ہمارے ساتھ۔ نِعَمٌ مال و
دولت۔ بَخْشِشٌ، نِعْمَت کی جمع ہے۔ لَا نَحْصِيهِ بِابِ افعال سے مضارع منفی
واحد متکلم کا صیغہ ہے اور ہا، ضمیر مفعول بہ اس کا مصدر اِلْأَحْصَاءُ شمار کرنا۔
نَعْصِيهِ بِابِ ضَرْب سے فعل مضارع جمع متکلم کا صیغہ ہے اور ہا، ضمیر مفعول بہ
ہے اس کا مصدر عَصِيًّا نافرمانی کرنا۔ نَذَرِي بِابِ ضَرْب سے فعل مضارع
جمع متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر دَرَزِيًّا حیلہ سے یا اکل سے جاننا۔ اَجْمِيلُ میں

ہمزہ استفہامیہ ہے اور جمیل صفت مشبہ ہے، اچھا خوبصورت۔ عمدہ۔ يَنْشُرُ
بِابِ ضَرْب سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے نَشْرًا پھیلا نا۔
يَسْتُرُ بِابِ نَصَرَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب سَتْرًا اچھپانا۔ لَا تَحْمِلُ
بِابِ ضَرْب سے فعل نہی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر حَمَلًا اٹھانا،
بوجھ لانا۔ هَمٌّ غم سَنَةً سال۔ كَفَا بِابِ ضَرْب سے فعل ماضی واحد مذکر
غائب اس کا مصدر كَفَوًا کافی ہونا۔ قَسَمْتُ حَصْرًا اسْتَطَاعَ۔ باب استنصار
سے فعل ماضی۔ خِصَالٌ۔ خِصْلَةٌ کی جمع ہے۔ خَلِيقٌ لائق۔ مَكْرُوهٌ برائی۔
اللَّجَاجُ، سخت اصرار، خوشامد۔ الْعَجَلَةُ جلدی۔ التَّوَانِي، سستی۔ الْعُجْبُ۔
غرور، خود پسندی، اتر اہٹ۔ نَالَ بِابِ ضَرْب سے فعل ماضی اس کا مصدر نَالًا
پانا، حاصل کرنا۔ عَظُمْتُ بِابِ كَرَم سے فعل ماضی واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس
کا فاعل مَنْزِلَةٌ ہے۔ اس کا مصدر عِظَمًا وَعِظَامَةٌ بڑا ہونا۔ لَا تَرْعِزُهُ
بِابِ بَعَثَر سے فعل مضارع منفی معروف کا صیغہ ہے اس کا مصدر رَعَزَةً سخت
حرکت دینا۔ ہلانا۔ اَلذُّنْبِيُّ کٹھیا درجہ کا آدمی، کمینہ، کلاہ، گھاس۔
مَرُّ النَّسِيمِ۔ نرم ہوا کا گزرنا۔ تَجْلُبُ بِابِ نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا
مصدر جَلُوبًا لانا مَائِدَةٌ، دسترخوان۔ التَّامُّرُ حکم دینا۔ بِابِ تَفَعَّلُ کا مصدر
ہے۔ الْأَعْدَاءُ۔ عَدُو کی جمع ہے۔ مَضَى بِابِ ضَرْب سے فعل ماضی کا صیغہ
ہے اس کا مصدر مَضِيًّا گذرنا، وقت نکلنا، اِلْأَخْتِفَارُ صحبت اختیار کرنا باب
افعال کا مصدر ہے۔ رُتْبَةٌ۔ مرتبہ درجہ مَصَادِقَةٌ۔ دوستی کرنا۔

ترجمہ :- (٣١) ایک حکیم نے دوسرے سے کہا اے میرے بھائی تو
نے کیسی صبح کی؟ (تو اس نے جواب میں کہا) ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس قدر
نعیتیں ہیں جسے ہم شمار نہیں کر سکتے۔ ساتھ ہی بہت ایسی چیزیں ہیں جس کی
نافرمانی کرتے ہیں۔ پس ہم سمجھ نہیں پاتے ہیں کہ ان دونوں میں سے کس کا شکر

کریں۔ آیا اس اچھائی کا جسے وہ ظاہر کرتا ہے۔ یا اس برائی کا جسے وہ چھپاتا ہے۔
(۴۲) تو اپنے (ایک) دن پر اپنے (ایک) سال کے غم کو مت لاد۔ تجھے ہر روز وہی کافی ہے تیرے لیے اس (دن) میں مقرر ہے۔ پس اگر تیری عمر کا سال (باقی) ہے تو بے شک سبحانہ تجھے دیگا ہر نئے دن میں وہ چیز جو تیرا حصہ ہے۔ اور اگر تیری عمر کا (سال باقی) نہیں ہے تو تجھے کیا غم اس چیز کا جو تیرے لئے نہیں ہے۔

(۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس پر طاقت رکھے کہ اپنے نفس کو چار خصلتوں سے روکے تو وہ اس لائق ہے کہ اس پر کوئی مصیبت نازل نہ ہو۔ خوشامد، جلد بازی، سستی، اکتاہٹ گھمنڈ۔ پس خوشامد کا نتیجہ حیرت و پریشانی ہے۔ اور جلد بازی کا نتیجہ شرمندگی ہے۔ اور سستی کا نتیجہ رسوائی ہے۔ اور اکتاہٹ و گھمنڈ کا نتیجہ بعض وعداوت ہے۔ (مستحصر)

(۴۴) شریف انسان کو کوئی قدر و منزلت غرور میں مبتلا نہیں کرتی ہے جس کو وہ پائے اگر چہ وہ (قدر و منزلت) بلند ہو۔ اس پہاڑ کی طرح جس کو تیز ہوا بھی ہلانہ سکے۔ اور کمینے کو معمولی قدر و منزلت بھی غرور میں مبتلا کر دیتی ہے اس گھاس کی طرح جس کو نرم ہوا کا جھونکا بھی ہلا دیتا ہے۔

(۴۵) حکیم نے کہا آٹھ (۸) چیزیں ذلت کو لاتی ہیں اس کے اہل پر (یعنی جس کے اندر آٹھ چیزیں ہوں اس پر) آدمی کا بیٹھنا اس دسترخوان پر جس کی طرف وہ بلا یا نہ گیا ہو۔ اور گھر حکومت کرنا۔ اور دشمنوں سے احسان کی لالچ رکھنا۔ انسان کا وقت ٹکنا (دخل دینا) ایسے دو شخصوں کی باتوں میں جنہوں نے اسے اپنے درمیان داخل نہ کیا ہو۔ اور بادشاہ کی صحبت اختیار کرنا۔ انسان کا بیٹھنا اپنا رتبہ (مقام) سے اوپر۔ اور اس شخص کے پاس بولنا جو باتوں پر دھیان نہ دیتا ہو۔ اور اس شخص سے دوستی کرنا جو اہل نہ ہو۔ (غزالی)

(۴۶) قَالَ الرَّشِيدُ لِحَاجِبِهِ أُحْبِبْ عَنِّي مَنْ إِذَا قَعَدَ أَطَالَ وَإِذَا سَأَلَ أَحَالَ وَلَا تَخَفَنَّ بِذِي الْحُرْمَةِ وَقَدِّمِ ابْنَاءَ الدَّعْوَةِ (ثعالبي)

(۴۷) أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَمَامَ جَائِدٍ وَمَنْ يَرَى النَّاسَ أَنَّ فِيهِ خَيْرًا وَلَا خَيْرَ فِيهِ. (اللسيوطي)

(۴۸) لَا تَحْمَدَنَّ امْرَأً حَتَّى تُجَرِّبَهُ وَلَا تَذُمَّنَّهُ مِنْ غَيْرِ تَجْرِبٍ

إِنَّ الرِّجَالَ صَنَائِقُ مُقَفَّلَةٌ وَمَا مَفَاتِيحُهَا غَيْرُ التَّجَارِبِ (الشبراوي)

(۴۹) قَدْ قِيلَ إِنَّ الْكِتَابَ هُوَ الْجَلِيسُ الَّذِي لَا يَنَافِقُ وَلَا يَمْلُ وَلَا يُعَاتِبُكَ إِذَا جَفَوْتَهُ وَلَا يُفْشِي سِرَّكَ (ابن الطقطقي)

(۵۰) قَالَ ابْنُ الْأَحْوَصِ يَذُمُّ مَنْ نَفَعَ الْأَبَاعِدُ وَوَنَّ الْأَقْرَابَ مِنْ النَّاسِ مَنْ يَغْفِشُ الْأَبَاعِدَ نَفْعُهُ وَيَشْفِي بِهِ حَتَّى الْمَمَاتِ أَقَارِبُهُ

وَمَا خَيْرٌ مَنْ لَا يَنْفَعُ الْأَهْلَ عَيْشُهُ وَإِنْ مَاتَ لَمْ يَجْرَعْ عَلَيْهِ قَرَائِبُهُ

(۵۱) قِيلَ مَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهُ وَجَبَتْ مُحَبَّتُهُ وَطَلَّاقَةُ الْوَجْهِ عُنْوَانُ الضَّمِيرِ وَشَرَاكُ الْأَمَلِ الْبَصِيرِ وَقِيلَ حُسْنُ الْبَشْرِ اِكْتِسَابُ الذِّكْرِ وَالْبَشَاشَةُ مِصِيدَةُ الْمَوَدَّةِ

قال سفيان بن عيينه: بُنِيَ أَنَّ الْبِرَّ شَيْءٌ هَيْنٌ وَجَهٌ طَلِيْقٌ وَكَلَامٌ لَيْنٌ (للشعالبي)

حل لغات: - حَاجِبٌ دربان۔ اُحْبِبْ بِابِ نَصْرَسے

امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر حَجَبًا اندر آنے سے روکنا۔ قَعَدَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر قَعُوذًا کھڑا سے بیٹھنا۔ اَطَالَ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اَغَاكَ کے وزن پر اس کا مصدر اَطَالَ لَمَّا کرنا۔ اَحَالَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اَحَالَ لَمَّا پورا کرنا۔ لَا تُخَفِّنْ باب افعال سے فعل ماضی حاضر معروف بانوں ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَخَفَّنَا لَمَّا کھراہٹ میں ڈالنا۔ کنایہ رسوا کرنا۔ ذی الْحُرْمَةِ باعزت۔ قَدِّمُ باب تفعیل سے امر حاضر معروف اس کا مصدر تَقَدِّمُ پہلے کرنا۔ اَبْنَاءُ اِبْنٍ کی جمع ہے۔ بیٹا، اہل، فرزند۔ اِمَامٌ۔ پیشوا۔ بادشاہ۔ جَائِزٌ ظالم۔ لَا تَحْمَدَنَّ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے تَجَرَّبُ باب تفعیل سے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَجَرَّبًا آزمانا۔ لَا تَذُمَّنَّہُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی حاضر معروف بانوں ثقیلہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر ذَمًّا و مَذَمَّةً برائی بیان کرنا۔ صَنَدُوقٌ کی جمع ہے صَنَادِيْقٌ مُقَفَّلَةٌ، بند۔ مغلِق۔ مَفَاتِيْحٌ، مِفْتَاحٌ کی جمع ہے۔ کنجی، چابی۔ جَلِيْسٌ ساسھی، لَا يَنْفِقُ باب مفاعلة سے فعل مضارع منفي واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُنَافِقَةٌ نفاق کرنا۔ لَا يَمْلُؤُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر مَلَأَ اکتاہٹ میں ڈالنا۔ لَا يَغَاتِبُ فعل مضارع باب مفاعلة سے اس کا مصدر مُعَاْتَبَةٌ ایک دوسرے سے ناراضگی ظاہر کتنا۔ جَفَوْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اور اس میں ضمیر مفعول بہ ہے راجع بسوئے کتاب۔ اس کا مصدر جَفَوْا اعراض کرنا۔ بدسلوکی سے پیش آنا۔ لَا يَغْفُشِيْ باب افعال سے فعل مضارع منفي واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاَفْشَاءُ راز بھید کو ظاہر کرنا۔ يَغْفُشِيْ باب سَمِعَ سے فعل مضارع اس کا مصدر غَشِيًا ڈھانکنا، اَلْاَبَاعِدُ دور کے لوگ۔

يَشْفِيْ باب سَمِعَ فعل مضارع اس کا مصدر شَقَّابِد بخت ہونا۔ مَمَاتٌ، موت۔ مرگ۔ عَيْشٌ زندگی۔ لَمْ يَجْزَعْ باب سَمِعَ سے نفی جہد بلم در فعل مستقبل اس کا مصدر جَزَعًا پریشان۔ افسوس کرنا۔ گریہ زاری کرنا۔ قَرَأَيْتُ قَرِيْبٌ کی جمع ہے۔ لَأَنْتَ فعل ماضی ہے واحد منونث کا صیغہ ہے باب سَمِعَ سے اور اس کا فاعل کلمتہ ہے۔ اس کا مصدر لَوْنٌ نِزْمٌ ہونا۔ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ نِسْ لَمْ۔ عُنْوَانٌ، پتہ، مضمون کی سرخی، ترجمان۔ اَلْحَمِيْمُزُ۔ دَلْ شَرَاكَ جَال، پھندا۔ اَلْاَمِلُ امیدوار۔ اَلْبَشَاشَةُ۔ خوشی۔ اَلْمُصِيْدَةُ پھندا جال۔ جَمْعُ مَصَائِدُ مَوَدَّةٌ دوستی، تعلق۔ بُنْيٌ، میرے بیٹے۔ هَيْئٌ آسان۔ لَيْنٌ۔ نرم۔ نرم دل۔

ترجمہ: بادشاہ ہارون رشید نے اپنے دربان سے کہا۔ اس شخص کو میرے پاس آنے سے روکو جو بیٹھے تو دیر تک بیٹھے۔ اور جب مانگے تو اس کا پورا کرنا (مشکل) ہو۔ اور باعزت کو ہرگز رسوا نہ کرو۔ اور اہل دعوت کو (یعنی حق کی دعوت دینے والے کو) مقدم رکھو۔ (ثعالبی)

(۴۷) قیامت کے دن لوگوں میں سب سے سخت تر عذاب ظالم بادشاہ کو ہوگا۔ اور اس شخص کو جسے لوگ دیکھے کہ اس میں بھلائی ہے حالانکہ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ (سیوطی)

(۴۸) تو ہرگز کسی شخص کی تعریف نہ کر یہاں تک کہ اس کا تجربہ نہ کر لو۔ اور ہرگز اس کی برائی نہ کر تجربہ کئے بغیر۔ بے شک لوگ بند صدوق ہیں۔ اور اس کی کنجیاں نہیں ہے مگر تجربے۔

(۴۹) کہا گیا ہے کہ کتاب وہ ہمنشیں ہے جو نفاق نہیں کرتا، اور نہ اکتاہٹ میں ڈالتا ہے۔ اور نہ تجھ سے ناراضگی ظاہر کرتا ہے جب تم اس سے اعراض کرو۔ اور نہ ہی تمہارے راز کو فاش کرتا ہے۔

(۵۰) ابن احوص نے اس شخص کی برائی کرتے ہوئے کہا: جو اپنوں کے سوا

دوسروں کو نفع (فائدہ) پہنچائے۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے نفع سے دوسروں کو ڈھانکتے ہیں۔ حالانکہ مرنے تک اس کی وجہ سے اس کے اپنے لوگ مصیبت جھیلتے ہیں۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جس کی زندگی سے اہل (یعنی نفع لینے کے مستحق لوگوں) کو نفع نہ پہنچے۔ اور اگر مر جائے تو اس پر اس کے قریبی لوگ افسوس نہ کرے۔

(۵۱) کہا گیا ہے کہ جس شخص کی بولی نرم ہوگی اس کی محبت واجب (لازم) ہوگی۔ اور ہنس مکھ ہونا دل کا ترجمان ہے۔ اور عقلمند امیدوار کا جال ہے۔ اور کہا گیا ہے انسان کا اچھا ہونا نام کمانا ہے اور بشارت دوستی کا جال ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے کہا: میرے بیٹے بیشک نیکی آسان چیز ہے ہنس مکھ چہرہ اور بولی۔ (ثعالی)

(۵۲) قَبِيلٌ ثَلَاثَةٌ تُورِثُ ثَلَاثَةَ النَّشَاطِ يُورِثُ الْغِنَى وَالْكَسْلُ يُورِثُ الْفَقْرَ وَالشَّرَاهَةُ تُورِثُ الْمَرَضَ. صَاحِبُ الشَّهْوَةِ عَبْدٌ فَإِذَا غَلَبَ الشَّهْوَةَ صَارَ مَلِكًا

(۵۳) الْعِلْمُ شَجَرَةٌ وَالْعَمَلُ ثَمَرُهَا وَلَوْ قَرَأْتَ الْعِلْمَ مِائَةَ سَنَةٍ وَ جَمَعْتَ أَلْفَ كِتَابٍ لَا أَكُونُ مُسْتَعِدًّا رَحِمَةَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا بِالْعَمَلِ لِأَنَّ لَيْسَ لِلنَّاسِ إِلَّا مَا سَعَى فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا لِأَنَّ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ هُمُ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظَلَّمُونَ شَيْئًا (للغزالی)

(۵۴) قَالَ مُعَاوِيَةُ عَجِبْتُ لِمَنْ يَطْلُبُ أَمْرًا بِالْغَلْبَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بِالْحُجَّةِ وَلِمَنْ يَطْلُبُهُ بِخُرْقٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بِرَفْقٍ.

(۵۵) وَكَانَ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَثَرَ بِرَجُلٍ سَرَقَ ذُرَّةً فَبَاعَهَا فَلَمَّا بَصَرَ بِالرَّجُلِ اسْتَحَى فَقَالَ لَهُ أَلَمْ تَكُنْ طَلَبْتَ هَذِهِ الذَّرَّةَ مِنِّي فَوَهَبْتُهَا لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَعَمْ فَخَلَى سَبِيلَهُ.

(۵۶) جَنِبٌ كَرَامَتِكَ اللَّئَامَ فَإِنَّكَ إِنِ أَحْسَنْتَ إِلَيْهِمْ لَمْ يَشْكُرُوا وَإِنْ أَنْزَلْتَ بِهِمْ شَدِيدَةً لَمْ يَصْبِرُوا. (للثعالی)

حل لغات: - تُوْرِثُ باب افعال سے فعل مضارع واحد متونث

غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِنْرَاثًا، وارث بنانا۔ اَلنَّشَاطُ - خوشی، شادمانی۔ اَلْكَسْلُ - سستی۔ اَلشَّرَاهَةُ کھانے کی لالچ۔ غَلَبَ باب ضرب سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل عَبْدٌ ہے۔ متن میں جو غَلَبْتَ لکھا ہے یہ کتابت کی غلطی ہے۔ کیونکہ اس کا فاعل عَبْدٌ ہے اور وہ مذکر

ہے۔ اس کا مصدر غَلَبًا، قابو پانا۔ غلبہ پانا۔ مُسْتَعِدٌّ - مستحق۔ سَعَى باب فتنح سے فعل ماضی ہے سَعَيْتُ اور سَعَيْتُ۔ كَرَامَتُكَ - باب نصر سے فعل مضارع اس کا مصدر رَجُوًّا امید کرنا۔ لِقَاءُ ملاقات کرنا۔ لِيَعْمَلَ، باب

سَمِعَ سے امر غائب معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَمَلًا۔ عمل کرنا۔ کام کرنا۔ لَا يُظَلَّمُونَ۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر ظَلَمًا۔ ظلم کرنا۔ اَلْحُجَّةُ - دلیل۔ خُرْقٌ

- بے وقوفی۔ رَفْقٌ - نرمی، آہستگی۔ عَثَرَ باب نصر سے فعل ماضی کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَثَرَ اُجھیر پر مطلق ہونا۔ سَرَقَ باب ضرب سے فعل ماضی ہے اس کا مصدر سَرَقًا۔ چرانا۔ ذُرَّةٌ اسکی جمع ذُرَرٌ موتی۔ زِيور۔ اسْتَحَى باب

اسْتَفْعَالَ سے فعل ماضی ہے اس کا مصدر اَلْاِسْتِحْيَاءُ شرم کرنا۔ وَهَبْتُ باب فَتَحَ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر وَهَبًا ہبہ کرنا۔ دینا۔ فَخَلَى باب تفعیل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَخْلِيَةٌ چھوڑنا۔ سَبِيلٌ راستہ۔

جَنِبٌ باب تفعیل سے فعل امر حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَجَنَّبُ بچانا۔ كَرَامَتُكَ، شرافت لِيَأْمُ لِيَأْمُ کی جمع ہے۔ كَيْفَ - احْسَنْتَ

باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِحْسَانُ۔

بھلائی کرنا۔ احسان کرنا۔

ترجمہ: (۵۲) کہا گیا ہے کہ تین چیزیں وارث بناتی ہیں۔ چستی مالداری کو وارث بناتی ہے۔ اور سستی غریبی کو وارث بناتی ہے۔ اور کھانے کی لالچ بیماری کو وارث بناتی ہے۔ خواہش والا (آدمی) غلام ہے۔ پس اگر وہ خواہش پر قابو پا جائے تو بادشاہ ہو جائیگا۔

(۵۳) علم درخت ہے اور عمل اس کا پھل۔ اور اگر میں سو (۱۰۰) برس تک علم پڑھتا رہوں اور ہزار کتابیں جمع کر لوں تو بھی میں عمل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ انسان کیلئے نہیں ہے مگر وہی جس کی وہ کوشش کرے۔ لہذا جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے۔ اس لیے کہ جو نیک عمل کرے گا پس وہی لوگ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے اور کچھ بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔ (غزالی)

(۵۴) معاویہ نے کہا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی معاملہ کو (طاقت کے) زور سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ اس کو دلیل سے (حاصل کرنے پر) قدرت رکھتا ہے۔ اور اس شخص پر (تعجب ہے) جو خلاف عقل سے حاصل کرنا چاہے حالانکہ وہ نرمی سے اس پر قدرت رکھتا ہے۔

(۵۵) جعفر بن سلیمان ایک ایسے شخص پر مطلع ہوا جس نے موتی چرائی تھی۔ پھر اس نے اسے بیچ دی۔ پس جعفر نے جب اس شخص کو دیکھا تو وہ شخص شرمندہ ہوا۔ تو جعفر نے اسے کہا کیا تو نے مجھ سے یہ موتی نہیں مانگا تھا تو میں نے اس کو تمہیں دیدیا تھا۔ اس شخص نے کہا ہاں (ایسا ہی) پھر جعفر نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

(۵۶) اپنی شرافت کو کمینوں سے بچاؤ اس لیے کہ اگر تم ان سے احسان کرو گے تو وہ شکر گزار نہیں ہوں گے اور اگر تم ان سے سختی سے پیش آؤ گے تو وہ برداشت نہیں کریں گے۔ (ثعالبی)

أَنْشَدَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ قَلَّ مَالِي فَلَا خُلَّ يُصَا حِبْنِي أَوْزَادَ مَالِي فَكُلُّ النَّاسِ خَلَانِي فَكَمْ عَدُوًّا لِيذَلَّ الْمَالِ صَاحِبِنِي وَصَاحِبِ عِنْدَ فَقْدِ الْمَالِ خَلَانِي (۵۷) قال ابو العتاهبة ذاكرا الموت:

لَيْتَ شَعْرِي فَإِنِّي لَسْتُ أَدْرِي. أَيُّ يَوْمٍ يَكُونُ إِخْرَ عُمْرِي وَبِأَيِّ الْبِلَادِ تَقْبِضُ رُوحِي. وَبِأَيِّ الْبِقَاعِ يُحَضِرُ قَبْرِي (۵۸) قال شمس الدين النواجي:

خَلْوَةُ الْإِنْسَانِ خَيْرٌ. مِنْ جَلِيسِ الشُّوْءِ عِنْدَهُ وَجَلِيسِ الْخَيْرِ خَيْرٌ. مِنْ جَلِيسِ الْمَرْءِ وَحْدَهُ (۵۹) قالوا الْمَمْلَكَةُ تَخْضِبُ بِالسَّخَاءِ وَتَعْمُرُ بِالْعَدْلِ وَتَثْبُتُ بِالْعَقْلِ وَتَحْرُسُ بِالشَّجَاعَةِ وَتَسَاسُ بِالرِّيَاسَةِ وَقَالُوا الشَّجَاعَةُ لِصَاحِبِ الدَّوْلَةِ (عن الفخری) إِذَا مَلَكَ لَمْ يَكُنْ ذَاهِبَةً. فَدَعَاهُ فَدَتْهُ ذَاهِبَةً

حل لغات: - أَنْشَدَ فَعَلَ ماضی باب افعال سے، اس کا مصدر الْأَنْشَادُ، شعر پڑھنا۔ قَلَّ فَعَلَ ماضی اس کا مصدر قَلَّ کم ہونا۔ کم مال والا ہونا۔ خُلَّ، دوست۔ اس کی جمع الْأَخْلَالُ ہے۔ يُصَاحِبُ فَعَلَ مضارع باب مفاعلة سے اس کا مصدر مُصَاحَبَةٌ ساتھ ہونا۔ دوستی کرنا۔ زَادَ باب ضَرْبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر زَيْدًا زیادہ ہونا۔ بڑھنا۔ خَلَانٌ احباب۔ عَدُوٌّ دشمن۔ بَذَلَ خرچ کرنا۔ باب نَصَرَ کا مصدر ہے۔ خَلَانٌ ماضی "ن" وقایہ کی ضمیر مفعول ہے شَفَرًا جاننا، محسوس کرنا۔ أَدْرِي باب ضَرْبَ سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر دَرِيًّا جاننا۔ تَقْبِضُ باب ضَرْبَ سے فعل مضارع مجہول واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر قَبِضًا، پکڑنا۔

الْبِقَاعُ، زمین کا ایک حصہ۔ يُحْفِزُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے اس کا مصدر حَفَزًا کھودنا۔ خَلْوَةٌ تَبْهَاتِي۔ جَلَيْسُ ساتھ۔ ہم نشین۔ الشَّوْءُ، بُرَا۔ الْمَمْلَكَةُ۔ سلطنت۔ تَخْضِبُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع واحد مؤنث کا صیغہ ہے اس کا مصدر خَضِبًا سرسبز ہونا۔ شاداب ہونا۔ تَخْرُسُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر حَرَسًا حفاظت کرنا۔ بچانا۔ تُسَاسُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع مجہول ہے اس کا مصدر سَيَّاسَةً دیکھ بھال کرنا ذَاهِبَةٌ تَہِبُ کرنے والا۔ بَخْشِشُ کرنے والا دَعْجُ باب فَتَحَ سے فعل امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر وَدَعًا چھوڑنا۔ ذَاهِبَةٌ جانے والی۔ الذہب مصدر سے اسم فاعل مؤنث کا صیغہ ہے۔

ترجمہ:- بعض نے یہ شعر کہا۔ کہ اگر میرا مال کم ہو جائے تو کوئی دوست میرا ساتھ نہیں رہتا۔ لیکن جب میرا مال زیادہ ہوتا ہے تو تمام لوگ میرے دوست بنجاتے ہیں۔ (۱) کتنے دشمن مال خرچ کرنے کیلئے میرے دوست بنے اور کتنے ساتھی مال ختم ہونے کے وقت مجھے چھوڑ دیئے۔

(۵۷) ابو عتیبہ نے موت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ کاش میرا شعور ہوتا۔ اور بے شک میں نہیں جانتا ہوں کہ کون سا دن میری عمر کا آخری دن ہوگا۔ اور کس شہر میں میری روح قبض کی جائے گی۔ اور کس زمین میں میری قبر کھودی جائے گی۔

(۵۸) شمس الدین نواجی نے کہا۔ انسان کی تنہائی بہتر ہے اس برے ہم نشین سے جو اس کے پاس رہے۔ اور اچھا ہم نشین بہتر ہے اس سے کہ انسان تنہا رہے۔

(۵۹) حکیموں نے کہا۔ سلطنت سخاوت سے شاداب ہوتی ہے۔ اور عدل و انصاف سے آباد ہوتی ہے۔ اور عقل سے ثابت ہوتی ہے۔ اور محفوظ ہوتی ہے۔ اور بہادری سے دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے بہادری صاحب

حکومت کے لیے ہے۔ (فخری) اگر بادشاہ بخشش کرنے والا نہ ہو۔ تو اسے چھوڑ دے کیونکہ اس کی حکومت جانے والی ہے۔

(۶۰) قال ابليس اذا ظفرت من اين ادم بثلاثة لم اطلبه بغيرها اذا اعجب بنفسه واستكثر عمله ونسي ذنبه (للشعبي) (۶۱) قال الاسكندر ارسطاطليس ائى هما افضل للملوك الشجاعة ام العدل فقال ارسطاطليس اذا عدل السلطان لم يحتج الى الشجاعة (للغزالي) (۶۲) قال الشافعي انفع الاشياء ان يعرف الرجل قدر منزلته و مبلغ عقله ثم يعمل بحسبه (۶۳) قال عمر بن الخطاب يا ايها الناس اياكم والبطننة فانها مكسلة عن الصلوة و مفسدة للقلب و مورثة للسقم و قال علي بن ابي طالب اذا كنت بطنا فعذ نفسك زمتا۔

حل لغات:- ظَفِرْتُ فعل ماضی باب سَمِعَ سے اس کا مصدر ظَفَرًا کا میاب ہونا۔ غالب ہونا۔ لَمْ أُطَالِبُ باب مفاعلة سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُطَالِبَةٌ اپنا حق مانگنا۔ اَعَجَبَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِعْجَابًا خوش ہونا۔ تعجب کرنا۔ اِسْتَكْتَرَّ باب استفعال سے ماضی اس کا مصدر اِسْتِكْتَارًا بہت سمجھنا، بہت شمار کرنا۔ نَسِيَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر نَسِيًا بھولنا۔ لَمْ يَحْتَجْ باب افعال سے فعل منفی جحد بلوم در فعل مستقبل کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِحْتِيَاجًا محتاج ہونا۔ ضرورت مند ہونا۔ عَدَلَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر عَدَلًا انصاف کرنا۔ اَنْفَعُ باب فَتَحَ سے اسم تفضیل واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَفَعًا فائدہ دینا۔ مَبْلَغُ مَبْلَغٌ رسائی۔ اَلْبَطْنَةُ بسیار خوری، حرص۔ مُكْسِلَةٌ سست کرنے والی۔ اسم فاعل مؤنث

کا صیغہ ہے افعال مُفْسِدَةٌ فاسد کرنے والی۔ خراب کرنے والی۔ باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مُورِثَةٌ مستحق، سبب۔ مَحْدٌ باب نَصَرَ سے فعل امر حاضر معروف اس کا مصدر عَدَا تَعْدَاً اِثَارَ كَرْنَا۔ زَمِنٌ۔ لَجَا، ہاتھ پاؤں سے معذور۔ بیمار۔

ترجمہ :- (۶۰) ابلیس نے کہا جب میں ابن آدم (یعنی آدمی) سے تین چیزوں کے ذریعہ کامیابی حاصل کر لیتا ہوں تو اس کے سوا اس سے کوئی مطالبہ نہیں کرتا ہوں۔ جب وہ اپنے کو بڑا سمجھنے لگے۔ اور اپنے عمل کو بہت زیادہ جانے۔ اور اپنے گناہ کو بھول جائے۔ (شعابی)

(۶۱) سکندر نے ارسطو طالیس سے پوچھا۔ بادشاہ کے لیے بہادری بہتر ہے یا عدل و انصاف۔ تو ارسطو طالیس نے کہا۔ جب بادشاہ انصاف کریگا تو اس کو بہادری کی ضرورت نہیں ہوگی

(۶۲) حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ چیزوں میں سب سے زیادہ فائدہ دینے والی یہ ہے کہ آدمی اپنی قدر و منزلت اور اپنی عقل کی رسائی کو پہچانے۔ پھر اسی کے مطابق عمل کرے۔ (شعابی)

(۶۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! زیادہ کھانے سے بچو اس لیے کہ زیادہ کھانا نماز سے سست کرنے والا ہے۔ اور قلب کو خراب کرنے والا ہے اور بیماری کا مستحق ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تو زیادہ کھالے تو اپنے آپ کو بیمار شمار کر۔

(۶۴) قَالَ لِقَمَانٍ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَجَالِسِ الْفَجَّارَ وَلَا تَمَاشِهِمْ اِتَّقِ اَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَيُصِيبَكَ مَعَهُمْ وَجَالِسِ الْفُضَلَاءِ وَالْعُلَمَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحْيِي الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ بِالْفَضِيْلَةِ وَالْعِلْمِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ (للشريشى)

(۶۵) قِيلَ لِلاَسْكَندَرِ مَا لَكَ تَعْظَمُ مَوْدٍ بِكَ اَكْثَرَ مِنْ تَعْظِيمِكَ لِابْنِكَ فَقَالَ اِنَّ اَبِي سَبَبَ حَيَاتِي الْفَانِيَّةِ وَمَوْدِي سَبَبَ حَيَاتِي الْبَاقِيَّةِ وَلِلّٰهِ دَرَمَنٌ قَالَ اُقَدِّمُ اُسْتَاذِي عَلٰى نَفْسِي وَالِدِي وَاِنَّ نَالَي مِنْ وَالِدِي الْفَضْلُ وَالشَّرْفُ. فَذَكَ مُرَبِّي الرُّوْحِ وَالرُّوْحُ جَوْهَرٌ وَهَذَا مُرَبِّي الْجِسْمِ وَالْجِسْمُ مِنْ صَدَفٍ. كُنْ اِبْنٌ مِّنْ شَيْئٍ وَاکْتَسَبْ اَدْبًا يُعْنِكَ مَحْمُودُهُ عَنِ النَّسَبِ. اِنَّ الْفَتَى مَن يَقُولُ هَا اَنَاذَا لَيْسَ الْفَتَى مَن يَقُولُ كَاَنَّ اَبِي.

حل لغات :- يَا بُنَيَّ اے میرے بیٹے۔ لَا تَجَالِسْ باب مفاعلة سے نبی حاضر معروف کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُجَالَسَةٌ ساتھ بیٹھنا۔ الْفَجَّارُ فاجر کی جمع ہے۔ بدکار۔ بدچلن۔ لَا تَمَاشِ باب مفاعلة سے نبی حاضر معروف واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُمَاشَاةٌ ساتھ چلنا۔ اِتَّقِ باب افعال سے امر حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ تَوَذَّرْ۔ يَنْزِلُ باب ضَرْبَ سے فعل مضارع اس کا مصدر نَزُوٌّ لَا نَازِلٌ ہونا۔ اَتْرَا۔ يُصِيبُ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِصَابَةٌ پہنچنا۔ نشانہ میں لینا۔ يُحْيِي باب افعال سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْحَيَاءُ زندہ کرنا۔ وَاِبِلٌ موسلا دھار بارش۔ زور کی بارش۔ بَالٌ۔ حَالٌ۔ دَمَغٌ۔ تَعْظِمُ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَعْظِيمٌ اعزاز کرنا۔ تَعْظِيمُ كَرْنَا۔ تَعْظِيمُ باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اَسْتَازٌ مُعَلِّمٌ۔ لِلّٰهِ دَرَمَنٌ قَالَ۔ کیا خوب کہا ہے اس شخص نے۔ اُقَدِّمُ باب تفعیل سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَقَدِّمٌ مقدم کرنا۔ اوپر رکھنا۔ نَالَ باب ضَرْبَ سے فعل ماضی کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَيْلٌ پانا۔ حَاصِلٌ کرنا۔ مُرَبِّي پُروَشٌ کرنے والا۔ صَدَفٌ۔ سِپ۔ كُنْ تُو هُو۔ باب نَصَرَ سے فعل امر۔ شَيْئٌ باب سَمِعَ سے

فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر شَيْئًا چاہنا۔ اِكْتَسَبَ باب
انفعال سے فعل امر حاضر اس کا مصدر اَلَاكْتَسَبَ باب حاصل کرنا۔ کمانا۔
يُغْنِي باب افعال سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اِغْنَاءُ
بے نیاز کرنا۔ هَا اَنَاذَا۔ میں یہ ہوں (اس میں ہا اسم فعل بمعنی ”کو“ یہ محاوروں کا
لفظ ہے اس کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے ”ہاں یہ میں ہوں“)

ترجمہ: (۶۴) لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے
بیٹے بدکاروں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ اور نہ ان کے ساتھ چلو۔ ڈرو کہ ان پر آسمان سے
عذاب اترے تو تجھ کو بھی ان کے ساتھ لپیٹ میں لے لے۔ اور فضلا اور علما کے
ساتھ بیٹھو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو فضیلت و علم سے زندہ کرتا ہے۔ جیسا
کہ زمین کو موسلا دھار بارش سے زندہ کرتا ہے۔ (شری)

(۶۵) سکندر سے کہا گیا۔ کیا مزاج ہے آپ کا کہ اپنے استاذ کی تعظیم اپنے باپ
کی تعظیم سے زیادہ کرتے ہیں۔ اس نے (سکندر سے) کہا۔ بے شک میرا باپ
میری مٹ جانے والی زندگی کا سبب ہے اور میرا استاذ میری باقی رہنے والی
زندگی کا سبب ہے، کیا ہی خوب کہا ہے کسی شخص نے: میں اپنے استاذ کو اپنے باپ
کی ذات سے مقدم رکھتا ہوں اگرچہ اپنے باپ کی طرف سے بہت کچھ فضیلت و
بزرگی ملی ہے۔ کیونکہ استاذ میری روح کی پرورش کرنے والا ہے اور روح جوہر
ہے۔ اور یہ (یعنی باپ) جسم کا پرورش کرنے والا ہے اور جسم سیپ ہے۔ اور
حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چاہے جس کی اولاد ہو ادب حاصل کرو۔
اس کی (ادب کی) تعریف تجھے خاندان سے بے نیاز (ممتاز) کر دے گی۔ بے
شک جوان وہ شخص ہے جو کہے کہ میں یہ ہوں۔ جوان مرد وہ نہیں جو کہے کہ میرا
باپ (ایسا) تھا۔

(۶۶) سَمِعَ مَعَاوِيَةَ رَجُلًا يَقُولُ غَرِيبٌ فَقَالَ لَهُ كَلَّا الْغَرِيبُ مَنْ

لَا أَدَبَ لَهُ

(۶۷) قِيلَ الْمَرْءُ مِنْ حَيْثُ يَنْبُتُ لَمْ يَنْبُتْ وَمِنْ حَيْثُ
يُوجَدُ لَمْ يَنْبُتْ مِنْ حَيْثُ يَنْبُتُ لَمْ يَنْبُتْ وَمِنْ حَيْثُ

قَالَ الشَّاعِرُ: لِكُلِّ شَيْءٍ زِينَةٌ فِي الْوَرَىٰ وَزِينَةُ الْمَرْءِ تَمَامُ
الْأَدَبِ

قَدْ يَشْرَفُ الْمَرْءُ بِأَدَابِهِ فِينَا وَإِنْ كَانَ وَضِيعَ النَّسَبِ
(۶۸) وَقِيلَ الْفَضْلُ بِالْعَقْلِ وَالْأَدَبُ لَا بِالْأَصْلِ وَالْحَسَبِ وَقِيلَ
الْمَرْءُ بِفَضِيلَتِهِ لَا بِفَضِيلَتِهِ وَبِكَمَالِهِ لَا بِجَمَالِهِ وَبِأَدَابِهِ
لَا بِبَيْتِيهِ (للابشيهي)

قال الامام علي: لَيْسَ الْجَمَالُ بِاثْوَابٍ تُزَيِّنُنَا إِنَّ الْجَمَالَ
جَمَالَ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ

لَيْسَ الْيَتِيمُ الَّذِي قَدَّمَكَ وَالِدُهُ بَلِ الْيَتِيمُ يَتِيمُ الْعِلْمِ وَالْحَسَبِ
(۶۹) قال امير المؤمنين علي كرم الله وجهه الآدب حُلِيٌّ فِي
الْغِنَى كُنْزٌ عِنْدَ الْحَاجَةِ عَوْنٌ عَلَى الْمُرُوَّةِ صَاحِبٌ فِي الْمَجْلِسِ
مُؤْنِسٌ فِي الْوَاحِدَةِ تَعْمُرُ بِهِ الْقُلُوبَ الْوَاهِيَةَ وَتَحْيِي بِهِ الْأَلْبَابُ
الْمَيِّتَةَ وَتَنْفَذُ بِهِ الْأَبْصَارَ الْكَلِيلَةَ وَيُذْرِكُ بِهِ الطَّالِبُونَ
مَا يُحَاوِلُونَ۔

حل لغات: - کلاً ہرگز نہیں۔ يَنْبُتُ باب نَصْرُ فعل مضارع اس کا مصدر
نَبَتًا اُگنا۔ يُوجَدُ باب ضَرْبَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر
وُجُودًا، پانا۔ جننا۔ يُؤَلَّدُ باب ضَرْبَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر
وَلَادَةً، بچہ جننا۔ پیدا کرنا۔ الْوَرَىٰ، مخلوق۔ يَشْرَفُ باب سَمِعَ سے فعل
مضارع اس کا مصدر شَرَفًا، بلند ہونا۔ باعزت ہونا۔ الْآدَبُ، آدب کی جمع

ہے۔ وَضِيعٌ، بِنَجَا، پست۔ الْأَصْلُ، خاندان۔ الْحَسَبُ، نسب خاندان
 عرفت۔ فَصِيلَةٌ، خاندان، رشتے دار۔ ثِيَابٌ، ثوب کی جمع ہے، کپڑے۔
 أَثْوَابٌ کپڑے، ثوب کی جمع۔ تَزِينْنَا۔ تَزِينُ باب تَفْعِيل سے فعل مضارع
 واحد منونث غائب کا صیغہ ہے اور ”نا“ ضمیر مفعول بہ ہے۔ اور اس کا مصدر فاعل
 أَثْوَابٌ ہے اس کا مصدر تَزِينْنَا۔ زینت بخشنا۔ قَدَمَاتٌ باب نَصَرَ سے فعل
 ماضی قریب ہے اس کا مصدر مَوْتَاهُ، مرنا۔ حُلِيٌّ زيور۔ كَنْزٌ خزانہ۔ عَوْنٌ۔
 مددگار۔ الْمُرْوَةُ۔ مردانگی۔ مُؤْنِسٌ، غمخوار۔ تَعَمَّرُ باب نَصَرَ سے فعل
 مضارع واحد منونث غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل الْقُلُوبُ ہے اس کا مصدر
 عَمَّرًا آباد ہونا۔ الْوَاهِيَةُ کمزور۔ الْأَلْبَابُ۔ لُبُّ کی جمع ہے عقل۔ دانائی۔
 تَنْفَذُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع منونث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَفَذًا۔
 نافذ ہونا۔ پورا ہونا۔ يَذْرُكُ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِذْرَاكًا،
 پالینا، لاحق ہونا۔ يُخَالِفُونَ۔ باب مفاعلة سے فعل مضارع اس کا مصدر
 مُخَالَفَةٌ قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

ترجمہ: (۶۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے
 سنا (کہ میں) غریب ہوں تو آپ نے اس سے فرمایا ہرگز نہیں۔ غریب وہ شخص
 ہے جس میں ادب نہیں۔

(۶۷) کہا گیا ہے کہ آدمی کی اصل حیثیت یہ ہے کہ وہ کس چیز کا ثبوت دیتا ہے۔
 اس حیثیت سے نہیں کہ وہ کہاں سے آگتا ہے۔ اور اس کی اصل اس حیثیت سے
 ہے کہ اس میں کیا پایا جاتا ہے۔ اس حیثیت سے نہیں کہ وہ کہاں سے پیدا ہوتا
 ہے۔ شاعر نے کہا: مخلوق میں ہر چیز کے لیے ایک زینت ہے۔ اور انسان کی
 زینت مکمل ادب دار ہونا ہے۔ انسان اپنے ادب و اخلاق کی وجہ سے ہم میں
 بہت بلند ہو جاتا ہے اگرچہ پست خاندان کا ہو۔

(۶۸) کہا گیا ہے کہ فضیلت و بڑائی عقل و ادب کے سبب سے ہے
 خاندان و نسب کے سبب سے نہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ انسان کی بڑائی اپنی فضیلت
 سے ہے نہ کہ رشتے کی وجہ سے اور (انسان کی بڑائی) اپنے کمال کی وجہ سے نہ کہ
 خوبصورتی کی وجہ سے۔ اور اپنے آداب سے ہے نہ کہ کپڑے کی وجہ سے۔

حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے کہا: خوبصورتی کپڑوں کی وجہ سے نہیں ہے جو
 ہمیں زینت بخشنے۔ بے شک اصل خوبصورتی علم و ادب کی خوبصورتی ہے۔ یتیم وہ
 شخص نہیں ہے جس کا والد مر گیا ہو بلکہ یتیم وہ شخص ہے جو علم اور حسب و نسب کا یتیم
 ہو۔

(۶۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ادب مالداروں میں زیور
 ہے۔ ضرورت کے وقت خزانہ ہے مردانگی کے لئے مددگار ہے۔ مجلس میں ساتھی
 ہے۔ تنہائی میں غم خوار ہے۔ اس کی وجہ سے کمزور دل آباد ہوتے ہیں۔ اور اس کی
 وجہ سے مردہ عقلیں زندہ ہوتی ہیں۔ اور اس کی وجہ سے بیکار آنکھیں پر نور ہوتی
 ہیں۔ اور اس کی وجہ سے طلب کرنے والے پالیتے ہیں وہ جس کا وہ قصد کرتے
 ہیں۔

(۷۰) قَالَ الشُّبْرَاوِيُّ فِي آدَبِ الْأَحْدَاثِ: قَدْ يَنْفَعُ الْأَدَبُ
 الْأَطْفَالَ فِي صِفْرِ وَكَيْسٍ يَنْفَعُهُمْ مِنْ بَعْدِهِ آدَبٌ. إِنَّ الْغُصُونَ إِذَا
 قَوَّمْتَهَا أُعْتِدِلَتْ وَلَا يَلِينُ وَلَوْ قَوَّمْتَهُ الْخَشَبُ.
 وَقَالَ الْأَمَامُ عَلِيُّ يُفَاخِرُ الْأَغْنِيَاءَ الْجُهَالِ. رَضِينَا قِسْمَةَ الْحَبَّارِ
 فِينَا. لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَالِ مَالٌ. فَإِنَّ الْمَالَ يُفْنِي عَنْ قَرِيبٍ. وَإِنَّ
 الْعِلْمَ لَيْسَ لَهُ زَوَالٌ.

وَلِلَّهِ مَا قَالِ الْأَخْرُ: الْعِلْمُ فِي الصُّدُورِ مِثْلُ الشَّمْسِ فِي الْفَلَكَ.
 وَالْعَقْلُ لِلْمَمْرَةِ مِثْلُ التَّاجِ لِلْمَلِكِ. فَاشْدُدْ يَدَيْكَ بِحَبْلِ الْعِلْمِ

مُعْتَصِمًا - فَالْعِلْمُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ الْمَاءِ لِلسَّمَكِ.

وَقَالَ الْجَلِيُّ فِي حِفْظِ اللُّغَاتِ: بِقَدْرِ لُغَاتِ الْمَرْءِ يَكْثُرُ نَفْعُهُ -
وَتِلْكَ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ أَعْوَانٌ فَبَادِرٌ إِلَى حِفْظِ اللُّغَاتِ مُسَارِعًا -
فَكُلُّ لِسَانٍ بِالْحَقِيقَةِ إِنْسَانٌ.

حَل لُغَاتٍ: الْأَطْفَالُ نَجَى - طِفْلٌ كِي جَمْع - صِفْرٌ، نَقَطٌ -
بِجِنَا - الْغُصُونُ - شَاخِيس - ثُهْنِيَا - عَصْنٌ كِي جَمْع - قَوْمٌ بَاب تَفْعِيل سَے
فَعْل مَاضِي وَاحِدٌ مَدْرُجٌ حَاضِرٌ كَاصِيغِهِ هَے اس كَاصِدْرٍ تَقْوِيْمًا سَيِدْهَا كَرْنَا -
أَعْتَدَلْتُ بَابِ أَعْدَلْتُ سَے فَعْل مَاضِي مَجْهُولٌ وَاحِدٌ مَمْنُونٌ غَائِبٌ كَاصِيغِهِ هَے اس كَاصِدْرٍ
مَصْدَرٍ اِعْتَدَا سَيِدْهَا هُونَا - دُوْحَاتُوں مِیں تُوَسُطِ اِخْتِيَارِ كَرْنَا - لَا يَلِيْنُ بَابِ
ضَرَبَ سَے فَعْل مَضَارِعٌ هَے اس كَاصِدْرٍ لِيْنَا نَزْمٌ هُونَا - الْخَشْبُ سُوْهِ لَكْرِي -
يُفَاخِرُ بَابِ مِفَاعَلَةٍ سَے مَضَارِعٌ مُفَاخِرَةٌ اِيكٌ دُوسرے سَے فخر كَرْنَا -
رَضِينَا بَابِ سَمِعَ سَے فَعْل مَاضِي جَمْعٌ مُتَكَلِّمٌ كَاصِيغِهِ هَے اس كَاصِدْرٍ رَضِي، خُوش
هُونَا - رَاضِي هُونَا - قِسْمَةٌ - تَقْسِيمٌ - الْجَبَّارُ - اِسْمٌ جَلَالَتٌ - جُهَالٌ - اِن پڑھ -
جَاهِلٌ كِي جَمْعٌ هَے - الصُّدُوْرُ - صَدْرٌ كِي جَمْعٌ، سِيْنَةٌ - الْفَلَكَ، آسْمَانٌ -
السَّمَكُ - مَجْهولٌ - الشَّدَاةُ اِيْدُ تَكْلِفِيْنِ مُصِيبَتِيْنِ - شَدِيْدٌ كِي جَمْعٌ هَے -
أَعْوَانٌ، عَوْنٌ كِي جَمْعٌ هَے مَدَدْكَارٌ - بَادِرٌ بَابِ مِفَاعَلَةٍ سَے اِمْرٌ حَاضِرٌ مَعْرُوفٌ،
اس كَاصِدْرٍ مُبَادِرَةٌ جَلْدِي كَرْنَا - حِفْظٌ، يَاد كَرْنَا - بَابِ سَمِعَ كَاصِدْرٍ هَے
مُسَارِعًا بَابِ مِفَاعَلَةٍ سَے اِسْمٌ فَاعِلٌ كَاصِيغِهِ هَے اس كَاصِدْرٍ مُسَارِعَةٌ سَبَقَتْ
كَرْنَا - كُوشش كَرْنَا -

ترجمہ: (۷۰) شبر اوی نے کم عمروں کے ادب کے بارے میں کہا ہے۔ ادب (کی تعلیم) بچپن میں بچوں کو فائدہ دیتی ہے۔ اور ان کو (یعنی بچوں کو) اس کے (یعنی بچپن کے) بعد ادب کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے۔ بیشک نرم بچوں

کو اگر تو سیدھا کرے گا تو وہ سیدھی ہو جائے گی۔ اور سوکھی لکڑی سیدھی نہیں ہوگی اگر تم اسکو سیدھی کرو۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جاہل مالداروں پر فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر خوش ہیں کہ ہمارے لیے علم ہے اور جاہلوں کے لیے مال ہے۔ اس لیے کہ مال عنقریب فنا ہو جائے گا۔ اور بے شک علم کیلئے زوال نہیں۔

دوسرے شخص نے کیا خوب کہا۔ علم سینوں میں آسمان کے سورج کی طرح ہے۔ اور انسان کی عقل بادشاہ کے تاج کی طرح ہے۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں سے علم کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ۔ کیونکہ انسان کے لیے علم ایسے ہی ہے جیسے پھل کیلئے پانی۔

اور جلی نے زبانوں کے سیکھنے اور یاد کرنے کے بارے میں کہا ہے۔ آدمی کو جتنی زبانوں کی جان کاری ہوگی اتنا ہی اس کو فائدہ ہوگا۔ اور وہ (زبانیں) انسان کے مصیبتوں کے وقت مددگار ہوں گی پس زبانوں کو یاد کرنے میں جلدی سبقت کرو۔ اس لیے کہ ہر زبان حقیقت میں انسان ہے۔

(۷۱) سَأَلَ الْأَسْكَندَرُ يَوْمًا جَمَاعَةً مِنْ حُكَمَائِهِ وَكَانَ عَزَمَ عَلَى سَفَرٍ فَقَالَ أَوْضُحُوا لِي سَبِيلًا مِنَ الْحِكْمَةِ أَحْكَمُ فِيهِ أَعْمَالِي وَأَتَقِنُ بِهِ أَشْغَالِي قَالَ كَبِيرُ الْحُكَمَاءِ أَيُّهَا الْمَلِكُ لَا تَدْخُلْ قَلْبَكَ مُحِبَّةَ شَيْءٍ وَلَا بُغْضَةَ لَأَنَّ الْقَلْبَ خَاصِيْتَهُ كَاسِمِهِ وَإِنَّمَا سُمِّيَ قَلْبًا لِتَقَلُّبِهِ وَاعْمَلِ الْفِكْرَ وَاتَّخِذْهُ وَزِيْرًا وَاجْعَلِ الْعَقْلَ صَاحِبًا وَ مُشِيْرًا وَاجْتَهِدْ أَنْ تَكُونَ فِي لَيْلِكَ مُتَيَقِّنًا وَلَا تَشْرَعْ فِي أَمْرٍ بِغَيْرِ مَشُورَةٍ وَتَجَنَّبِ الْمَيْلَ وَالْمَحَابَاةَ فِي وَقْتِ الْعَدْلِ وَالْإِنْصَافِ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ جَرَتْ الْأُمُورُ عَلَى إِيْثَارِكَ وَتَصَرَّفَتْ

بِاخْتِيَارِكَ (للغزالي) قَالَ بَعْضُهُمْ:

سُرُورُ الْمَرْءِ فِي الدُّنْيَا غُرُورٌ - غُرُورُ الْمَرْءِ فِي الدُّنْيَا سُرُورٌ
خَلِيلُ الْمَرْءِ فَهُوَ دَلِيلُ الْعَقْلِ - وَعَقْلُ الْمَرْءِ مُصْبِحُ يُنِيرُ
(۷۲) الْعِلْمُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْحِلْمُ وَزِيْرُهُ وَالْعَقْلُ دَلِيلُهُ
وَالْعَمَلُ قَائِدُهُ وَالرَّفْقُ وَالِدُهُ وَالصَّبْرُ أَمِيرُ جُنُودِهِ فَاهِيكَ
بِخَصْلَةٍ تَتَأَمَّرُ عَلَى هَذِهِ الْخَصْلَةِ الشَّرِيفَةِ.

حل لغات: - کان عَزَمَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی بعید اس کا مصدر عَزَمًا یعنی ارادہ کرنا۔ اَوْضَحُوا باب افعال سے امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِضْطَحًا واضح کرنا۔ بیان کرنا۔ اُحْكِمُ باب افعال سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِحْكَمًا مضبوطی سے کرنا۔ اَعْمَالٌ - عَمَلٌ کی جمع ہے کاموں۔ اُتَقِنُ باب افعال سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِلْتَقَانٌ، محکم کرنا۔ مضبوطی سے کرنا۔ اَشْغَالَ - شَغَلَ کی جمع ہے، کاموں لَاتُذْخِلُ باب افعال سے فعل نہیں حاضر معروف اس کا مصدر اِلْدِخَالَ - دَاخَلَ کرنا۔ بُغْضَةٌ - دُشْمَنِي - سُمِّيَ باب تَفْعِيل سے فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ تَقَلَّبُ - باب تَفَعَّل کا مصدر ہے بدلنا۔ اِتَّخَذُ باب افعال سے فعل امر حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِلْتِخَانٌ - بَنَانَا - اِجْعَلُ باب فَتَح سے فعل امر حاضر واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر جَعَلًا بنانا۔ مُشِيرٌ مشورہ دینے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل ہے۔ اِجْتَهَدُ باب افعال سے امر حاضر معروف۔ اس کا مصدر اِلْجْتِهَادُ کوشش کرنا۔ مُتَيَقِّنًا باب تَفْعِيل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بیدار ہونے والا۔ لَاتَشْرَعُ باب فَتَح سے نبی حاضر معروف۔ کام شروع کرنا۔ تَجَنَّبُ باب تَفَعَّل سے امر حاضر معروف اس کا مصدر تَجَنَّبًا دور ہونا۔ اَلْمَيْلُ، توجہ، تعصب پرستی۔

المُحَابَاةُ - جانبداری۔ جَرَتْ باب، ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر فاعل الأُمُور ہے اور اس کا مصدر جَرَّتِيہ، جاری ہونا، بہنا۔ اِثْنَارٌ - پسند۔ تَرَجَّحَ - تَصَرَّفْتُ باب تَفَعَّل سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر تَصَرَّفًا اختیار سے کام لینا۔ سُرُورٌ خوشی۔ غُرُورٌ، دھوکہ فریب۔ خَلِيلٌ دوست۔ يُنِيرُ باب افعال سے فعل مضارع کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِنَارَةٌ ہے روشن کرنا۔ اَلْحِلْمُ بردباری، نرم دلی۔ قَائِدٌ، رہبر۔ اَلرَّفْقُ، نرمی، مہربانی۔ اَمِيرٌ حاکم۔ جُنُودٌ لشکر۔ فَاهِيكَ اختیار کرو۔ مضبوط پکڑو۔ تَتَأَمَّرُ - باب تَفَعَّل سے فعل مضارع واحد مؤنث کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَأَمَّرًا احکمرانی کرنا۔

ترجمہ: - (۷۱) سکندر نے ایک دن حکماء کی ایک جماعت سے پوچھا اس حال میں کہ اس نے ایک سفر کا ارادہ کیا تھا۔ تو (سکندر نے) کہا مجھے حکمت کا کوئی ایسا طریقہ بیان کریں جس میں اپنے اعمال (کاموں) کو محکم اور اس کے ذریعہ اپنے اشغال کو مضبوط کر سکیں۔ بڑے حکیم نے کہا اے بادشاہ اپنے دل میں کسی چیز کی محبت کو داخل نہ ہونے دو۔ اور نہ ہی کسی کی دشمنی کو۔ کیونکہ دل (یعنی قلب) کی خاصیت اس کے نام کی طرح ہے۔ اور بے شک نام رکھا گیا ہے قلب اس کے دل بدل ہونے کی وجہ سے۔ اور غور فکر سے کام کرو۔ اور اسی کو وزیر بناؤ اور عقل کو ساتھی اور مشورہ دینے والا بناؤ اور کوشش کرو کہ تیری رات بیداری میں گزرے۔ اور بغیر مشورہ کے کوئی کام شروع نہ کرو۔ اور عدل و انصاف کے وقت تعصب پرستی اور جانبداری سے بچو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو معاملات تمہاری پسند کے موافق چلیں گے اور تم اپنے اختیار سے کام کر سکو گے۔ (غزالی) بعض نے کہا ہے۔ دنیا میں انسان کی خوشی دھوکہ ہے۔ اور دنیا میں انسان کا دھوکہ (کھانا) ہی خوشی ہے۔ انسان کا دوست پس وہ عقل کی دلیل (رہبر) ہے۔ اور

انسان کی عقل وہ چراغ ہے جو (چیزوں کو) روشن کرتا ہے۔

(۷۲) علم مومن کا دوست ہے اور نرم دلی اس کا وزیر ہے۔ اور عقل اس کی دلیل ہے۔ اور عمل اس کا رہبر ہے۔ اور نرمی اس کا باپ ہے۔ اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے۔ تو تم ایسی خصلت کو مضبوطی سے پکڑو جو اس نیک خصلت (صبر) پر حکمرانی کر سکے۔

الْبَابُ الْخَامِسُ فِي الْفَضَائِلِ وَالنَّقَائِصِ النَّصِيحَةِ وَالْمَشْوَرَةِ

(۱۰۰) إِنَّ الْحَكِيمَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا شَاوَرَ فِيهِ الرَّجَالَ وَإِنْ كَانَ عَالِمًا خَبِيرًا لَأَنْ مَنْ أَعْجَبَ بِرَأْيِهِ ضَلَّ وَمَنْ اسْتَفْنَى بِعَقْلِهِ زَلَّ قَالَ الْحَسَنُ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ، فَرَجُلٌ رَجُلٌ وَرَجُلٌ نِصْفُ رَجُلٍ، وَرَجُلٌ لَارِجُلٍ، فَأَمَّا الرَّجُلُ الرَّجُلُ فَذُو الرَّأْيِ وَالْمَشْوَرَةُ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي هُوَ نِصْفُ رَجُلٍ فَالَّذِي لَهُ رَأْيٌ وَلَا يُشَاوِرُ وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي لَيْسَ بِرَجُلٍ فَالَّذِي لَيْسَ لَهُ رَأْيٌ وَلَا يُشَاوِرُ.

(۱۰۱) وَقَالَ الْمَنْصُورُ لَوْلِدِهِ خُذْ عَنِّي ثِنْتَيْنِ لَا تَقُلْ مِنْ غَيْرِ تَفَكِيرٍ وَلَا تَعْمَلْ بِغَيْرِ تَدْبِيرٍ وَقَالَ الْفَضْلُ الْمَشْوَرَةُ فِيهَا بَرَكَةٌ وَقَالَ أُعْرَابِي لَأَمَالَ أَوْفَرَمَنْ الْعَقْلِ وَلَا فِقْرًا عَظَمَ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا ظَهَرَ أَقْوَى مِنَ الْمَشْوَرَةِ وَقِيلَ الرَّأْيُ السَّيِّدُ أَحْمَى مِنَ الْبَطْلِ السَّيِّدُ قَالَ أَرْدَشِيرٌ لَا تَسْتَحْقِرِ الرَّأْيَ الْجَزِيلَ مِنَ الرَّجُلِ الْحَقِيرِ فَإِنَّ الدَّرَّةَ لَا يَسْتَهَانُ بِهَا الْهَوَانُ غَائِصَهَا.

حل لغات :- شاور باب مفاعلة سے فعل ماضی کا صیغہ ہے اس کا

مصدر الْمَشَاوَرَةَ باہم مشورہ کرنا۔ خَبِيرٌ واقف، دانا۔ أَعْجَبَ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر الْأَعْجَابُ پسند کرنا۔ اسْتَفْنَى باب اسْتِنَصَارٍ سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر الْأِسْتِفْنَاءُ بے نیاز ہونا۔ اکتفاء کرنا۔ زَلَّ باب ضَرْبٍ سے فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے اس کا مصدر زَلَّ لِانْفَرَشَ کرنا۔ غلطی پر ہونا۔ خُذْ باب نَصَرَ سے فعل امر حاضر معروف۔ اس کا مصدر آخُذْ لِيْنَا، پکڑنا۔ لَا تَقُلْ باب نَصَرَ سے نہی کا صیغہ ہے الْقَوْلُ مصدر سے۔ أَوْفَرَ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ، بڑھا کر۔ ظَهَرَ، پیٹھا۔ أَقْوَى اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ زیادہ سخت۔ الرَّأْيُ السَّيِّدُ ٹھیک رائی۔ درست رائی أَحْمَى اسم تفضیل کا صیغہ ہے زیادہ بچانے والا۔ الْجَزِيلُ عمدہ، اچھا۔ الدَّرَّةُ موتی۔ لَا يَسْتَهَانُ باب اسْتِنَصَارٍ سے فعل مضارع منفي مجہول اس کا مصدر آلا سْتَهَانَةُ حقیر سمجھنا۔ هَوَانٌ رعوالی۔ ذَلَّتْ - غَائِصٌ، غوطہ لگانے والا۔ اسم فاعل باب نَصَرَ سے۔

ترجمہ :- پانچواں باب اچھائیوں اور برائیوں کے بیان میں۔ نصیحت اور مشورہ۔

(۱۰۰) بے شک عقلمند جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کرتا ہے۔ اگرچہ وہ عالم اور داتا ہو۔ اس لیے کہ جو صرف اپنی رائے کو پسند کیا وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جس نے (صرف) اپنی عقل پر اکتفاء کیا وہ غلطی کیا۔ حضرت حسن نے کہا۔ لوگ تین طرح کے ہیں۔ (۱) ایک مرد (جو کامل) مرد ہے (۲) ایک مرد جو آدھا مرد ہے۔ (۳) ایک مرد جو نامرد ہے۔ پس رہا وہ مرد جو (کامل) مرد ہے۔ جو رائے اور مشورہ والا ہے۔ اور وہ مرد جو آدھا مرد ہے۔ وہ جو صرف رائے لیتا ہے اور مشورہ نہیں۔ اور رہا وہ مرد جو نامرد ہے۔ وہ مرد ہے جو نہ رائے لیتا ہے اور نہ ہی مشورہ۔

(۱۰۱) حضرت منصور نے اپنے بیٹے سے کہا۔ مجھ سے دو (۲) باتیں لے لو۔ بغیر سوچے کچھ نہ کہو۔ اور بغیر تدبیر کے کوئی کام نہ کرو۔ اور فضل نے کہا۔ مشورہ میں برکت ہے۔ اور ایک اعرابی نے کہا عقل سے بڑھکر کوئی مال نہیں۔ اور نادانی سے بڑھکر کوئی محتاجی نہیں۔ اور مشورہ سے بڑھکر کوئی پیٹھ زیادہ مضبوط نہیں۔ اور کہا گیا ہے درست رائے طاقتور بہادر سے زیادہ بچانے والی ہے۔ اور سیر نے کہا۔ معمولی شخص کی عمدہ رائے کو حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ موتی کو حقیر نہیں سمجھا جاتا اور اس کے نکالنے والے کے حقیر ہونے کے سبب

(۱۰۲) قَالَ بَعْضُ الْخُلَفَاءِ لِحُرَيْرِ بْنِ يَزِيدَ إِنِّي قَدْ أَعَدْتُ لَكَ لِأَمْرٍ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَعَدَّ لَكَ مِنِّي قَلْبًا مَعْقُودًا بِنَصِيحَتِكَ وَيَدًا مَبْسُوطَةً لِمَطَاعَتِكَ وَسَيْفًا مَجْرَدًا عَلَى عَدْوِكَ. أَنْشَدَ الْأَصْمَعِيُّ:

النَّصِيحُ أَرْخَصُ مَبَايِعِ الرِّجَالِ فَلَا تَرَدُّ دَعْوَى نَاصِحٍ نَصْحًا وَلَا تَلْمُ

إِنَّ النَّصَائِحَ اتَّخَفَى مَنَاهِلُهَا عَلَى الرِّجَالِ ذَوِي الأَلْبَابِ وَالْفَهْمِ

حل لغات: - قَدْ أَعَدَّدْتُ باب افعال سے فعل ماضی قریب واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر الأَعْدَادُ تیار کرنا۔ مَعْقُودٌ بندھا ہوا۔ مَبْسُوطَةٌ پھیلا ہوا۔ طَاعَةٌ فرماں برداری سَيفٌ تلوار۔ أَرْخَصُ زیادہ سستا۔ ارزاں۔ بَاعَ باب ضَرْبٍ سے فعل ماضی ہے اس کا مصدر الْبَيْعُ بیچنا۔ لَا تَرَدُّدٌ باب تَفْعِيلٍ سے نبی حاضر معروف واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تَرَدَّدٌ لوٹنا۔ لَا تَلْمُ باب نَصَرَ سے فعل نبی اس کا مصدر لَوْمًا ملامت کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ النَّصَائِحُ نَصِيحَةٍ کی جمع ہے۔ لَا تَخْفَى باب سَمِعَ سے فعل مضارع منفی واحد منونث کا صیغہ ہے اس کا مصدر خَفَاءٌ پوشیدہ ہوں مَنَاهِلُ،

مَنْهَلٌ کی جمع ہے چشمہ آب۔ گھاٹ۔ الأَلْبَابُ، لُبٌّ کی جمع ہے دانہ۔ عَقْلٌ قَوْجَمُه:۔ (۱۰۲) کسی خلیفہ نے حضرت جریر بن یزید سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک کام کے لیے تیار کیا ہے انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے آپ کے لیے ایک ایسا دل تیار کیا ہے جو آپ کی نصیحت سے بندھا ہوا ہے۔ اور ایسا ہاتھ (تیار کیا ہے) جو آپ کی فرماں برداری کے لیے پھیلا ہوا ہے۔ اور ایسی تلوار جو آپ کے دشمن پر تہا (کافی) ہے۔ اصمعی نے شعر کہا ہے۔ نصیحت ان چیزوں میں سب سے سستی ہے جسے لوگوں نے بچا۔ تو تم کسی نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو نہ لوٹاؤ اور نہ ان پر ملامت کرو۔ بے شک نصیحتوں کے گھاٹ پوشیدہ نہیں ہوتے عقل و فہم رکھنے والے لوگوں پر۔

الْمَوَدَّةُ وَالصَّدَاقَةُ

(۱۰۳) قال لقمانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لِيَكُنْ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكْسِبُهُ بَعْدَ الإِيْمَانِ خَلِيْلًا صَالِحًا فَإِنَّمَا مِثْلُ الخَلِيْلِ كَمِثْلِ النَّخْلَةِ إِنْ قَعَدَتْ فِي ظِلِّهَا أَظْلَمْتَ وَإِنْ أَحْطَبْتَ مِنْ حَطْبِهَا نَفَعَكَ وَإِنْ أَكَلْتَ مِنْ ثَمَرِهَا وَجَدْتَهُ طَيِّبًا (امثال العرب)

(۱۰۴) قد جاء في كتاب الف ليلة وليلة المَرءُ فِي زَمَنِ الأَقْبَالِ كَالشَّجَرَةِ. وَالنَّاسُ مِنْ حَوْلِهَا مَا دَامَتِ الثَّمَرَةُ حَتَّى إِذَا رَاحَ عَنْهَا حَمَلُهَا انْصَرَفُوا. وَخَلَفُوهَا تُقَاسِي الحِرَّ وَالْغُبْرَةَ

قال زهير: الأود لا يخفى وإن أخفيت. والبعض تبدييه لك العينان

وقال الآخر: إِحْذَرُ عَدُوَّكَ مَرَّةً - وَاحْذَرُ صَدِيقَكَ أَلْفَ مَرَّةٍ
فَرَبِّمَا انْقَلَبَ الصَّدِيقُ - فَكَانَ أَعْلَمَ بِالْمُضِرَّةِ

حل لغات: - تَكْسِبُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر كَسَبٌ اَلْمَانَا - حَاصِل کرنا۔ خَلِيلٌ دوست۔ النَّخْلَةُ کھجور کا درخت۔ قَعَدْتَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر قَعَدًا بیٹھنا۔ ظِلُّ سَايَةٍ - أَظَلَّتْ باب اَفْعَلَتْ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِلْظَالُلُ سَايَةٍ دِينَا۔ اَحْطَبْتُ باب اَفْعَلْتُ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِلْحَطَابُ لِكُرْمِي چننا۔ حَطَبٌ لِكُرْمِي۔ اَكَلْتُ باب نَصَرَ فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ وَجَدْتُ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْوُجُودُ پانا۔ اَلْاِقْبَالُ خوشحالی۔ خوش نصیب۔ حَوْلٌ ارد گرد۔ رَاحَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر رَوَّاحًا، جانا۔ خَمٌّ ہونا۔ حَمَلٌ بوجھ۔ اِنصَرَفُوا باب اَفْعَالُ سے فعل ماضی جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاِنصِرَافُ لوٹنا، پھرنا۔ خَلَفُوا باب تَفَعَّلُ سے فعل ماضی جمع مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلتَّخْلِيفُ پیچھے چھوڑنا۔ تَقَاسَى باب مَفَاعَلَةٌ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اور اس کا فاعل الشَّجْرَةُ ہے اور اس کا مصدر اَلْمُقَاسَاةُ تَكْلِيفُ برداشت کرنا۔ اَلْحَرُّ گرمی، تپش۔ اَلغُبْرَةُ۔ گردوغبار۔ اَلْوَدُّ محبت۔ اَخْفَيْتُ باب اَفْعَالُ سے ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اَلْاِخْفَاءُ چھپانا۔ تُبَدِيُ باب اَفْعَالُ سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل العَيْنَانِ ہے اس کا مصدر اَلْاِبْدَاءُ ظاہر کرنا۔ اِحْذَرُ باب سَمِعَ سے امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر حَذَرًا بچنا۔ اَلْمُضِرَّةُ نقصان دینے والی۔

ترجمہ: محبت اور دوستی (۱۰۳) لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا۔

اے بیٹے ایمان کے بعد پہلی چیز جسے تم کماؤ وہ نیک دوست ہے۔ کیونکہ دوست کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔ اگر اس کے سایہ میں بیٹھو گے تو وہ تجھے سایہ دے گا۔ اور اگر لکڑی چنو گے تو وہ تجھ کو فائدہ دے گی اور اگر اس کا پھل کھاؤ گے تو خوش گوار پاؤ گے۔

(۱۰۴) کتاب الف لیلہ ولیلہ میں آیا ہے:۔ انسان خوشحالی کے زمانے میں (پھلدار) درخت کی طرح ہے۔ لوگ اس کے ارد گرد رہتے ہیں جب پھل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس سے (درخت سے) اس کا بوجھ جاتا رہتا ہے تو لوگ پھر جاتے ہیں اور اسے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ (درخت) گرمی اور گردوغبار کی تکلیف برداشت کرتا رہتا ہے۔ زہیر نے کہا:۔ محبت نہیں چھیتی ہے اگر تم اس کو چھپاؤ اور دشمنی کو ظاہر کرتی ہیں تیری دونوں آنکھیں۔ دوسرے نے کہا:۔ اپنے دشمن سے ایک بار بچو اور اپنے دوست سے ہزار بار۔ اس لیے کہ بسا اوقات دوست بدل جاتا ہے تو وہ نقصان دینے والی چیزوں سے زیادہ واقف ہے۔

أَسْبَابُ الْعَدَاوَةِ

(۱۰۵) قِيلَ لِلسُّبَيْبِ بْنِ شَيْبَةَ مَا بَالَ فُلَانٌ يُعَادِيكَ
فَقَالَ لِأَنَّهُ شَقِيْقِي فِي النَّسَبِ وَجَارِي فِي الْبَلَدِ وَرَ فَيْقِي فِي
الصَّنَاعَةِ وَقَالَ رَجُلٌ لِأَخْرَانِي أَخْلَصُ لَكَ الْمُوَدَّةَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ
قَالَ وَكَيْفَ عَلِمْتُ وَلَيْسَ مَعِيَ مِنَ الشَّاهِدِ اَلْاَقْوَالِي قَالَ لِأَنَّكَ
لَسْتَ بِجَارٍ قَرِيْبٍ وَلَا بِابْنٍ عَمِّ نَسِيْبٍ وَلَا بِمُشَاكِلٍ فِي
صَّنَاعَةٍ (لِلثَّابِي)

حل لغات: - مَا بَالَ، کیا حال ہے، کیا بات ہے۔ يُعَادِيُ باب

مفاعلتہ سے فعل مضارع اس کا مصدر مُعَادَاةٌ جھگڑا کرنا۔ شَقِيقٌ حقیقی بھائی۔
جَارِيٌّ پڑوسی۔ رَفِيقٌ۔ ساتھی۔ الصَّنَاعَةُ پیشہ۔ اَخْلَصَ باب نَصَرَ سے
فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر خُلُوصًا خالص ہونا۔ المُوَدَّةُ
دوستی۔ قد عَلِمْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی قریب واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

مُشَاكَلٌ، مشابہ، موافق

ترجمہ: دشمنی کے اسباب۔ شیب بن شیبہ سے پوچھا گیا۔ کیا بات
ہے فلاں شخص تجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔ تو اس نے جواب میں کہا۔ اس لیے کہ وہ
نسب میں میرا حقیقی بھائی ہے۔ اور شہر میں میرا پڑوسی ہے۔ اور پیشہ میں میرا ساتھی
ہے۔ اور ایک شخص سے کہا۔ میں تجھ سے سچی محبت کرتا ہوں۔ تو اس شخص نے کہا
میں جانتا ہوں۔ اس نے کہا تو نے کیسے جانا۔ حالانکہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں مگر
میری یہ بات۔ اس نے کہا اس لیے کہ تو میرا قریبی پڑوسی نہیں ہے اور نہ نسب میں
چچیرا بھائی ہے۔ اور نہ ہی پیشہ میں میرا مشابہ ہے۔ (ثعلابی)

حفظ اللسان

(۱۰۶) قَدَ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ الزَّمِ السُّكُونُ فَإِنَّ فِيهِ سَلَامَةً وَ
تَجَنَّبِ الْكَلَامَ الْفَارِعَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ النَّدَامَةُ (كَلِيلَةُ وَدَمْنَةُ) وَمِمَّا
أَنْشَدُوهُ فِي هَذَا الْبَابِ.

إِحْفَظْ لِسَانَكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ . لَا يَلِدُ غَنَّاكَ أَنَّهُ تَعَبَانُ
كَمْ فِي الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِيلٍ لِسَانِهِ . كَانَتْ تَهَابُ لِقَاءَهُ الشُّجْعَانُ
(۱۰۷) قَالَ لَقَمَانٌ لَوْلِدِهِ يَا بَنِي إِذَا افْتَخَرَ النَّاسُ بِحُسْنِ كَلَا
مِهِمْ فَأَفْتَحْزَانَتِ بِحُسْنِ صَمْتِكَ

قال الشبراروی:۔ الصَّمْتُ رَيْنٌ وَالسُّكُوتُ سَلَامَةٌ . فَإِذَا نَطَقْتَ

فَلَا تَكُنْ مِكَثَرًا

مَا إِنَّ نِدْمَتَ عَلَى سُكُوتِي مَرَّةً وَلَقَدْ نِدِمْتُ عَلَى الْكَلَامِ مِرَارًا
(۱۰۸) بَلَّغْنَا أَنَّ قَسَ بْنَ سَاعِدَةَ وَأَكْثَمَ بْنَ صَيْفِي اجْتَمَعَا فَقَالَ
أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ كَمْ وَجَدْتَ فِي ابْنِ آدَمَ مِنَ الْعُيُوبِ فَقَالَ هِيَ
أَكْثَرُ مِنِّي أَنْ تُحْصِيَ وَقَدْ وَجَدْتُ خَصْلَةً إِنْ اسْتَعْمَلَهَا الْإِنْسَانُ
سَتَرَتْ الْعُيُوبَ كُلَّهَا قَالَ مَا هِيَ قَالَ حِفْظُ اللِّسَانِ (للابشيهي)

حل لغات: - الزَّمِ باب سَمِعَ سے فعل امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا
مصدر لَزُمًا اختیار کرنا۔ لازم پکڑنا۔ تَجَنَّبَ باب تَفَعَّلَ سے امر حاضر کا صیغہ
ہے اس کا مصدر تَجَنَّبًا بچنا۔ احتراز کرنا۔ الکلام الفارغ۔ بیکاریات
لَا يَلِدُ غَنًا باب سَمِعَ سے فعل مضارع منفی بانون ثقیلہ اس کا مصدر لَدَغًا،
دُغًا۔ ثَعْبَانُ۔ اژدہا۔ الْمَقَابِرُ، مَقْبَرَةٌ کی جمع ہے۔ تَهَابَ باب
فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مصدر هَيْبَةً، دُرْنَا۔ الشُّجْعَانُ، شَجَاعٌ کی جمع
ہے بہادر، دلیر۔ افْتَحَرَ باب افْعَلَ سے فعل ماضی ہے اس کا مصدر الافْتَحَارُ
ناز کرنا۔ فخر کرنا۔ الصَّمْتُ خاموش رہنا۔ رَيْنٌ، زینت، آرائش۔ نَطَقَ باب
ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر نَطَقًا بولنا۔ مِكَثَرًا زیادہ۔ نِدِمْتُ باب
سَمِعَ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے شرمندہ ہونا۔ مِرَارًا، متعدد بار۔ بار
بار۔ بَلَّغَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَلَّوْغًا پہنچانا۔ الْعُيُوبُ،
عَيْبٌ کی جمع ہے۔ تُحْصِي باب افْعَلَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر
الْإِحْصَاءُ گنتا۔ سَتَرَتْ۔ سَتَرْتُ۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر
سَتَرًا چھپانا۔

ترجمہ:۔ زبان کی حفاظت۔ (۱۰۶) علمائے نے کہا ہے کہ خاموشی لازم
پکڑو اس لیے کہ اس میں سلامتی ہے اور بیکاری باتوں سے بچو اس لیے کہ اس کی سزا

شرمندگی ہے۔

اور لوگوں نے اس بارے میں شعر پڑھے ہیں۔ اے انسان اپنی زبان کی حفاظت کر۔ ہرگز تجھ کو ڈس نہ پائے کیوں کہ یہ اثر دہا ہے۔ کتنے لوگ اپنی زبان کے مارے ہوئے قبروں میں ہیں جن کی ملاقات سے بڑے بڑے بہادر خوف کھاتے ہیں۔ (۱۰۷) لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اگر لوگ اپنے حسن کلام پر ناز کریں۔ تو تم اپنی بہترین خاموشی پر ناز کرو (ابوشیخی)

شبراوی نے کہا۔ خاموش رہنا زینت ہے اور چپ رہنا سلامتی ہے۔ تو جب تم بولو تو زیادہ نہ بولو۔ میں اپنی خاموشی پر ایک مرتبہ بھی شرمندہ نہیں ہوا۔ اور بولنے پر بارہا شرمندہ ہونا پڑا۔

(۱۰۸) مجھے خبر پہنچی کہ قیس بن ساعدہ اور اکتھم بن صفی دونوں اکٹھے ہوئے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہا تم نے ابن آدم (انسان) میں کتنے عیب پائے۔ تو دوسرے نے کہا۔ وہ اتنے زیادہ ہیں کہ شمار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لیکن میں نے ایک ایسی خصلت پائی ہے کہ اگر انسان اس کا استعمال کرے تو تمام عیوب چھپ جائیں گے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے۔ اس نے جواباً کہا زبان کی حفاظت (یعنی خاموشی)

کتمان السیر

(۱۰۹) قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ سِرُّكَ أَسِيرُكَ فَإِذَا كَلَّمْتُ بِهِ صُرْتُ أَسِيرَهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَلُوبُ أَوْعِيَةٌ وَالشِّفَاهُ أَقْفَالُهَا وَاللُّسُنُ مَفَاتِيحُهَا فَلْيَحْفَظْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِفْتَاحَ سِرِّهِ

(۱۱۰) قَالَ الشَّاعِرُ: صُنِ السِّرَّ عَنْ كُلِّ مُسْتَضْحَبٍ. وَحَازِرٍ فَمَا

الرَّأْيِ إِلَّا الْحَذَرُ

أَسِيرُكَ سِرُّكَ إِنَّ صُنَّتَهُ. وَأَنْتَ أَسِيرُ لَهُ إِنَّ ظَهَرَ

قال غيره: كُلُّ عِلْمٍ لَيْسَ فِي الْقِرْطَاسِ ضَاعَ. كُلُّ

سِرٍّ جَاوَزَ الْإِنْنَيْنِ شَاعَ

(۱۱۱) أَسَرَ بَعْضُ النَّاسِ إِلَى رَجُلٍ حَدِيثًا وَأَمَرَهُ بِكْتَمَانِهِ فَلَمَّا

أَنْقَضَى الْحَدِيثَ قَالَ لَهُ أَفْهَمْتَ قَالَ بَلْ جَهَلْتُ ثُمَّ قَالَ لَهُ

أَحْفَظْتَ قَالَ بَلْ نَسِيتُ وَقَالَ عَمْرُ بْنُ الْعَاصِ إِذَا أَفْشَيْتَ سِرِّي

إِلَى صَدِيقِي فَإِذَا عَهْ كَانَ اللَّوْمُ عَلَيَّ لَأَعْلِيَهُ قَيْلٌ لَهُ وَكَيْفَ ذَلِكَ

قَالَ لِأَنِّي أَنَا كُنْتُ أُولَى بِصِيَانَتِهِ مِنْهُ (للثعالبی)

جَاءَ فِي الْفَخْرِيِّ إِذَا ضَاقَ صَدْرُ الْمَرْءِ مِنْ سِرِّ نَفْسِهِ فَصَدْرُ الذِّئْبِ

يَسْتَوْدِعُ السِّرَّ أَضِيقُ

حل لغات: - كِتْمَان، باب نَصَرَ كاصدر ہے۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔ السِّرُّ راز۔ بھید۔ تَكَلَّمْتُ باب تَفَعَّلُ سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس کا مصدر تَكَلَّمًا بولنا۔ بات کرنا أَسِيرٌ۔ قیدی۔ أَوْعِيَةٌ۔ وعاء کی جمع ہے، برتن۔ الشِّفَاهُ۔ الشِّفَّة کی جمع ہے۔ ہونٹ۔ أَقْفَال۔ قفل کی جمع ہے، تالا۔ الأَلْسُنُ۔ لِسَان کی جمع ہے زبان۔ مَفَاتِيحُ۔ مِفْتَاح کی جمع ہے کئی۔ چابی۔ لِيَحْفَظْ باب سَمِعَ سے امر غائب واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر الْحِفْظُ حفاظت کرنا۔ صُنِ باب نَصَرَ سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر صَوْنًا و صِيَانَةً، حفاظت کرنا مُسْتَضْحَبٌ ساتھی۔ حَازِرٌ باب مفاعلة سے امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُحَازِرَةٌ پرہیز کرنا۔ بچتے رہنا صُنْتُ باب نَصَرَ سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے الْقِرْطَاسُ، کاغذ۔ ضَاعَ، باب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر ضَيَعًا

برباد ہونا۔ ضائع ہونا۔ شَاعَ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر شَيْعًا پھیلنا۔ اَسْرَّ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْاَسْرَارَ بھید ظاہر کرنا۔ اَمَرَہ اس نے اس کو حکم دیا۔ اَمَرَ فعل ماضی اوڑھا، ضمیر مفعول بہ اِنْقَضَى باب اِنْفِطَار سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر اس کا مصدر اِنْقِضَاء پوری کرنا۔ ختم کرنا۔ اَفْشَيْتُ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِفْشَاء ظاہر کرنا۔ اَذَاعَ باب افعال سے فعل ماضی واحد غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِذَاعَةٌ پھیلانا۔ ظاہر کرنا۔ اَللُّومُ ملامت۔ شرمندگی۔ صِيَانَةٌ حفاظت کرنا ضَاقُ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی واحد غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر ضَيْقًا تنگ ہونا۔ يَسْتَوِدِعُ باب استتصار سے فعل مضارع اس کا مصدر اِسْتِيْدَاعًا امانت کے طور پر سپرد کرنا۔ اَضْيَقُ اسم تفضیل واحد مذکر۔

ترجمہ: راز کو چھپانا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے تمہارا راز تمہارا قیدی ہے جب تم اس کو کہدو گے تو تم اس کے قیدی ہو جاؤ گے۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہما نے کہا ہے دل برتن کی طرح ہیں اور ہونٹ ان کے تالے ہیں اور زبان ان کی کنجیاں ہیں پس ہر انسان کو چاہیے کہ اپنے راز کی کنجی کی حفاظت کر لے۔

شاعر نے کہا: ہر ساتھی سے راز کی حفاظت کرو اور بچتے رہو۔ اس لیے کہ رائے نہیں ہے مگر بیچ کر رہنا (یعنی رائے بیچ کر رہنے ہی کا نام ہے) تیرا راز تیرا قیدی ہے اگر تو اس کی حفاظت کرے۔ ورنہ تو اس کا قیدی ہے اگر وہ ظاہر ہو جائے۔ دوسرے نے کہا: ہر علم جو کاغذ میں نہیں ہے وہ برباد ہوا۔ ہر راز جو دو آدمیوں سے تجاوز کرے وہ مشہور ہوا۔ ایک شخص نے کسی آدمی سے راز کی بات کہی اور اس کو اس نے پوشیدہ رکھنے کہا۔ تو جب اس نے بات پوری کی تو اس نے اس

سے کہا کیا تو نے سمجھا۔ اس نے کہا بلکہ میں نادان ہوں۔ پھر اس نے اس سے کہا کیا تو نے یاد کر لیا؟ اس نے کہا بلکہ میں بھول گیا۔ اور حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ جب میں نے اپنا راز اپنے دوست سے کہہ دیا پھر اس نے اس کو ظاہر کر دیا تو ملامت مجھ پر ہوگی نہ کہ اس پر۔ ان سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ اس نے کہا اس لیے کہ میں اپنے راز کی حفاظت کرنے کا زیادہ حقدار تھا اس کے بہ نسبت۔ کتاب فخری میں ہے۔ جب انسان کا سینہ اپنے راز سے تنگ ہو جائے۔ تو اس کا سینہ جس کا وہ راز سپرد کر رہا ہے زیادہ تنگ ہوگا۔

الصدق والكذب

(۱۱۲) إِنَّ الصِّدْقَ عُمُودُ الدِّينِ وَرُكْنُ الآدَبِ وَأَصْلُ الْمُرُوَّةِ فَلَاتَتِمُّ هَذِهِ الثَّلَاثَةُ إِلَّا بِهٖ وَقَالَ أَرْسَطَا طَالَيْسُ أَحْسَنُ الْكَلَامِ مَا صَدَقَ فِيهِ فَإِنَّهُ اِنْتَفَعَ بِهِ سَامِعُهُ وَإِنَّ الْمَوْتَ مَعَ الصِّدْقِ خَيْرٌ مِنَ الْحَيَاةِ مَعَ الْكِذْبِ وَمَا جَاءَ فِي هَذَا الْبَابِ قَوْلُ مُحَمَّدٍ الْوَرَقِ الصِّدْقُ مَنْجَلَةٌ لِأَزْبَابِهِ - وَقَرْبَةٌ تُدْنِي مِنَ الرَّبِّ (للأبشيہی)

(۱۱۳) وَخَطَبَ الْحَجَّاجُ فَأَطَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ فَإِنَّ الْوَقْتَ لَا يَنْتَظِرُكَ وَالرَّبُّ لَا يَعْذِرُكَ فَأَمَرَ بِحَبْسِهِ فَأَتَاهُ قَوْمُهُ وَرَعَمُوا أَنَّهُ مَجْنُونٌ وَسَالُوهُ أَنْ يُخْلِيَ سَبِيلَهُ فَقَالَ إِنَّ أقرَّ بِالْجُنُونِ خَلِيَّتُهُ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ لَا أَرَعَمُ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَانِي وَقَدْ عَافَانِي فَبَلَّغْ ذَلِكَ الْحَجَّاجَ فَعَفَا عَنْهُ لِصِدْقِهِ (للثعالبي)

حل لغات: - عُمُودٌ ستون۔ رُكْنٌ کھمبا۔ ستون۔ الْمُرُوَّةُ مردانگی لَا تَتِمُّ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع معروف واحد مؤنث کا صیغہ ہے

اس کا مصدر تَمَّأ پورا ہونا۔ اَرْبَابٌ - رَبُّ کی جمع ہے صاحب، مالک، پالنے والا۔ قُرْبَةٌ نیکی۔ تَدْنِيْ باب افعال سے فعل مضارع واحد مؤنث کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِذْنَآءٌ قَرِيبٌ کرنا۔ اَطَّالَ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِطَالَةٌ لمبا کرنا۔ لَا يَعْذِرُ باب ضَرْبٍ سے فعل مضارع واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَذْرًا عذراً قبول کرنا۔ حَبَسُ قَبْدٌ گرفت۔ يُخَلِّيْ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَخْلِيَةٌ چھوڑنا۔ آزاد کرنا۔ اَقْرَأَ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِقْرَأًا اقرار کرنا۔ ماں لینا۔ خَلَيْتُهُ باب تفعیل سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اِبْتَلَاءٌ باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِلْتِلاءٌ پریشانی میں ڈالنا۔ قَدَّ عَافَا باب مفاعلة سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر مُعَافَاةٌ درگزر کرنا۔ معاف کرنا۔ عَافَا باب ضَرْبٍ سے فعل ماضی اس کا مصدر عَفُوًّا۔ معاف کرنا۔

ترجمہ: سچ اور جھوٹ: بے شک سچ دین کا ستون ہے اور ادب کا کھمبا اور مردانگی کی اصل۔ پس یہ تین چیزیں پوری نہیں ہوتی ہیں مگر اسی کے ذریعہ۔ اور اس کا سناٹا لیس نے کہا اچھا کلام وہ ہے جس میں اس کا کہنے والا سچا ہو اور اس کا سننے والا اس سے فائدہ اٹھائے۔ بے شک سچائی کے ساتھ مرنا جھوٹ کے ساتھ زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ اور اس سلسلے میں محمود و راق کا قول آیا ہے۔ سچ، سچ بولنے والوں کے لیے نجات ہے اور (سچ) ایسی نیکی ہے جو رب سے قریب کرتا ہے۔ اور حجاج نے (ایک مرتبہ) تقریر کی تو لمبی کی پس ایک شخص اٹھا اور کہا نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے) بے شک وقت تمہارا انتظار نہیں کرے گا اور خدا تعالیٰ (بھی) تمہارا عذر قبول نہیں کرے گا۔ تو (حجاج نے) اس کو قید کرنے کا حکم دیا۔ تو اس کے پاس اس کی قوم (کے لوگ) آئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ پاگل

ہے اور درخواست کی کہ وہ اس کا راستہ خالی کرے (یعنی وہ اسے رہا کرے) حجاج نے کہا اگر وہ پاگل ہونے کا اقرار کرے تو میں اسے چھوڑ دوں گا اس پر اس نے کہا معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) میں یہ نہیں کہوں گا کہ اللہ نے مجھے مصیبت میں ڈالا ہے۔ (بلکہ) اس نے مجھے (پاگل پن وغیرہ سے) بچا کے رکھا ہے۔ پس جب یہ (خبر) حجاج کو پہنچی تو اس نے اس کو معاف کر دیا اس کی سچائی کی وجہ سے۔ (شعالبی)

(۱۱۴) قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ إِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ. وَالْفُجُورُ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا أَحْسَنَ مَا قَالَ الشَّاعِرُ: إِذَا عَرَفَ الْإِنْسَانُ بِالْكَذِبِ لَمْ يَزَلْ لَدَى النَّاسِ كَذَّابًا وَلَوْ كَانَ صَادِقًا فَإِنَّ قَالَ لَا تَصْنَعِي لَهُ جُلْسَاءَ ؕ . وَلَمْ يَسْمَعُوا مِنْهُ وَلَوْ كَانَ نَاطِقًا وَقَالَ مَحْمُودُ بْنُ أَبِي الْجُنُودِ:

لِي حَيْلَةٌ فِي مَنْ يَنْمُ . وَلَيْسَ فِي الْكُذَّابِ حَيْلَةٌ مَنْ كَانَ يَخْلُقُ مَا يَقُولُ . فَحَيْلَتِي فِيهِ قَلِيلَةٌ

حل لغات: - الْكُذْبُ - جھوٹ - يَهْدِيْ باب ضَرْبٍ سے فعل مضارع اس کا مصدر هُدِيْ هِدَايَةً رہنمائی کرنا۔ الْفُجُورُ - بدکاری، برائی۔ لَدَى - پاس، سامنے۔ كَذَّابًا - زیادہ جھوٹا۔ لَا تَصْنَعِي - باب سَمِعَ سے فعل مضارع اس کا مصدر صَنَعِي مائل ہونا، متوجہ ہونا۔ جُلْسَاءُ ہم نشین۔ حَيْلَةٌ - بہانہ يَنْمُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر نَمًّا۔ ظاہر ہونا، چغلی لگانا۔ ہے۔

ترجمہ: بعض حکیم نے کہا ہے۔ بے شک جھوٹ بدکاری کی طرف لیجاتا ہے۔ اور بدکاری جہنم میں لیجاتی ہے۔ اور بے شک سچائی نیکی کی طرف

لیجاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لیجاتی ہے۔ ایک شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔
جب انسان جھوٹ سے مشہور ہو جائے تو ہمیشہ وہ لوگوں کے پاس جھوٹا ہی سمجھا
جاتا ہے۔ اگر چہ وہ سچا ہو۔ پس اگر وہ کچھ کہتا ہے تو اس کے ہمنشین اس کی طرف
توجہ نہیں کرتے اور اس کو نہیں سنتے ہیں اگر چہ وہ بولتا رہے
اور محمود بن ابی جنود نے کہا ہے۔ میرے پاس بہانہ ہے اس شخص کے بارے میں
جو چغلی لگائے۔ لیکن جھوٹے شخص کے بارے میں کوئی بہانہ نہیں ہے۔ جو شخص خود
گڑھ کر باتیں کہتا ہے اس کے بارے میں میرے پاس کم بہانہ ہے۔

مذمة الحسود

(۱۱۵) وَقَفَّ الْأَحْنَفُ عَلَى قَبْرِ الْحَارِثِ بْنِ مَعَاوِيَةَ
فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ كُنْتَ لَا تَحْقِرُ ضَعِيفًا وَلَا تَحْسُدُ شَرِيفًا. قَالَ
بَعْضُ الشُّعْرَاءِ
إِصْبِرْ عَلَى كَيْدِ الْحُسُودِ. فَإِنَّ صَبْرَكَ قَاتِلَةٌ
كَالنَّارِ تَأْكُلُ بَعْضَهَا. إِنَّ لَمْ تَجِدْ مَا تَأْكُلُهُ

(۱۱۶) قَالَ أَرَسَطَا طَالِيسُ الْحَسَدُ حَسَدَانِ مَحْمُودٌ
وَمَذْمُومٌ فَالْمَحْمُودُ أَنْ تَرَى عَالِمًا فَتَشْتَهِي أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ
أَوْ زَاهِدًا فَتَشْتَهِي مِثْلَ فِعْلِهِ وَالْمَذْمُومُ أَنْ تَرَى عَالِمًا أَوْ فَاضِلًا
فَتَشْتَهِي أَنْ يَمُوتَ.

قال منصور الفقيه:

الْأَقْلُ لِمَنْ كَانَ لِي حَاسِدًا. أَتَدْرِي عَلَى مَنْ أَسَاتُ الْأَدَبِ
أَسَاتُ عَلَى اللَّهِ فِي فَضْلِهِ. إِذَا أَنْتَ لَمْ تَرْضَ مَا قَدَّ وَهَبَ

حل لغات:- لَا تَحْقِرُ باب ضرب سے فعل مضارع

واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر حَقَّرًا۔ حقیر سمجھنا ذلیل سمجھنا لَا تَحْسُدُ
باب ضرب سے فعل مضارع واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر حَسَدًا۔
حسد کرنا، کسی دوسرے کی خوشی دیکھ کر جلنا۔ کیند دھوکہ، مکر۔ لَمْ تَجِدْ باب ضَرْبِ
سے نفی جہد بلم در فعل مستقبل کا صیغہ ہے اس کا مصدر وَجُدًا۔ پانا، جاننا۔
مَحْمُودٌ۔ اچھا، قابل تعریف۔ مَذْمُومٌ۔ بُرَا۔ قابل مذمت۔ تَشْتَهِي باب
افعال فعل مضارع۔ اس کا مصدر اِشْتَهَى۔ خواہش کرنا، دل چاہنا۔ أَسَاتُ
باب افعال سے فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِسَاءَ۔ عَدَبَ سلوک کی
کرنا، خراب کرنا۔ لَمْ تَرْضَ باب سَمِعَ سے نفی جہد بلم در فعل مستقبل واحد حاضر
کا صیغہ ہے اس کا مصدر رَضِيَ، رَضَاءً مان لینا۔ راضی ہونا۔

ترجمہ: حاسد کی برائی۔ احنف بن قیس، حارث بن معاویہ کی قبر پر
ٹھہرے اور کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ تو کسی کمزور کو حقیر نہیں سمجھتا تھا اور نہ کسی
شریف کا حسد کرتا تھا۔ کسی شاعر نے کہا ہے حاسد کے دھوکہ پر صبر کرو اس لیے کہ
تمہارا صبر کرنا ہی اسے قتل کرنے والا ہے۔ جیسا کہ آگ اپنے بعض کو کھاتی ہے۔
اگر وہ چیز نہ ملے جس کو وہ کھا سکے۔

(۱۱۶) ارسطو طالیس نے کہا ہے۔ کہ حسد دو ہے (ایک) اچھا (جو
قابل تعریف ہے) (دوم) برا (جو قابل مذمت ہے) پس اچھا (حسد) یہ ہے کہ
تم کسی عالم کو دیکھو تو تمہاری خواہش یہ ہو کہ تم اس کی طرح ہو جاؤ۔ یا کسی زائد کو
دیکھو تو تمہاری خواہش یہ ہو کہ تم بھی اسی جیسا کام کرو۔ اور برا (حسد) یہ ہے کہ تم
کسی عالم یا فاضل کو دیکھو تو تمہاری خواہش یہ ہو کہ وہ مر جائے۔

فقیہ منصور نے کہا۔ سنو! اس شخص سے کہو جو میرا حاسد ہے۔ کیا تمہیں
معلوم ہے کہ تم نے کس کے بارے میں سوئے ادب سے کام لیا ہے۔ تم نے اللہ
تعالیٰ کے بارے میں سوئے ادب کا اظہار کیا ہے۔ کیوں کہ تم راضی نہیں ہو اس

سے جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے۔

ذم سوء الخلق

(۱۱۷) قَالَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرَبَ الْكَلَامِ اللَّيْنُ يُلِينُ الْقُلُوبَ الَّتِي هِيَ أَقْسَى مِنَ الصُّخُورِ، وَالْكَلامُ الْخَشِينُ يُخَشِّنُ الْقُلُوبَ الَّتِي هِيَ أَنْعَمُ مِنَ الْحَرِيرِ. (للغزالی)

(۱۱۸) قِيلَ سُوءُ الْخُلُقِ يُعَدِّي لِأَنَّهُ يَدْعُو إِلَى أَنْ يُقَابَلَ بِمِثْلِهِ وَرَوَى عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ الْحَسَنُ الْخُلُقِ ذُو قَرَابَةِ عِنْدَ الْأَجَانِبِ وَالسُّئِيُّ الْخُلُقِ أَجْنَبِيٌّ عِنْدَ أَهْلِهِ. (لابشہبی)

(۱۱۹) صَحَبَ رَجُلٌ رَجُلًا بِسُوءِ الْخُلُقِ فَلَمَّا فَارَقَهُ قَالَ قَدْ فَارَقْتَهُ وَخُلُقُهُ لَمْ يَفَارِقَهُ وَنَظَرَ فَنِلَسُوفَ إِلَى رَجُلٍ حَسَنِ الْوَجْهِ خَبِيثِ النَّفْسِ فَقَالَ بَيْتٌ حَسَنٌ وَفِيهِ سَاكِنٌ نَذَلَ

حل لغات: - اللَّيْنُ - نرم - يُلِينُ - باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر لَيِّنًا نرم بنا دینا - صُّخُورٌ - صَخْرَةَ کی جمع ہے بمعنی پتھر - أَقْسَى - زیادہ سخت - الْخَشِينُ - سخت، موٹا، کھردرا - يُخَشِّنُ باب تفعیل سے فعل مضارع - اس کا مصدر خَشِينًا سخت بنا دینا - أَجَانِبٌ - أَجْنَبٌ کی جمع ہے بمعنی بیگانے، اجنبی لوگ - نَذَلَ - گھٹیا درجہ کا، بے حیثیت، بزدل -

ترجمہ: - بد خلقی کی برائی، عمر بن معد کیرب نے کہا - نرم بات ان دلوں کو نرم کر دیتی ہے جو پتھر سے زیادہ سخت ہو۔ اور سخت بات ان دلوں کو سخت کر دیتی ہے جو ریشم سے بھی زیادہ نرم ہو۔ (غزالی)

(۱۱۸) کہا گیا ہے کہ بد خلقی ایک عادت شدہ (بیماری) ہے۔ اس لیے کہ وہ بلائی ہے اس بات کی طرف کہ اس کا مقابلہ اسی جیسی چیز سے کیا جائے۔ اور

بعض سلف سے مروی ہے کہ اچھا اخلاق والا اجنبیوں میں بھی قرابت و رشتے والا ہے۔ اور برے اخلاق والا اپنوں میں بھی اجنبی ہے۔ (ابشہبی)

ایک شخص ایک برے اخلاق والا شخص کے ساتھ رہا۔ تو جب اس سے جدا ہوا تو اس نے کہا۔ میں اس سے جدا ہو گیا لیکن اس کا (برا) اخلاق مجھ سے جدا نہیں ہوا۔

ایک فلسفی نے ایک خوب رو، طبیعت کا گھٹیا شخص کو دیکھا۔ تو اس نے کہا گھر تو اچھا لیکن اس میں رہنے والا گھٹیا درجہ کا بزدل ہے

ذم الغضب

(۱۲۰) قِيلَ الْحَكِيمُ أَيُّ الْأَحْمَالِ أَثْقَلُ فَقَالَ الْغَضْبُ وَرَوَى أَنَّ إِبْلِيسَ قَالَ مَهْمَا أَعَجَزَنِي ابْنُ آدَمَ فَلَنْ يُعْجِرَنِي إِذَا غَضِبَ لِأَنَّهُ يَنْقِذُنِي فِيمَا أَبْتَغِيهِ وَيَعْمَلُ بِمَا أُرِيدُهُ وَأَرْتَضِيهِ وَقِيلَ لِأَبِي عُبَادٍ مَنْ أَبْعَدَ الرَّشَادِ السُّكْرَانُ أَمْ الْغَضَبَانُ فَقَالَ الْغَضَبَانُ لَا يَعْذِرُ أَحَدٌ فِي مَائِمٍ يَجْتَرِحُهُ وَمَا أَكْثَرُ مَنْ يَعْذِرُ السُّكْرَانَ.

حل لغات: - الْأَحْمَالُ، حِمْلٌ کی جمع۔ بوجھ، لوڈ۔ أَثْقَلُ، ثِقْلٌ کا اسم تفضیل۔ زیادہ بھاری۔ أَعَجَزَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر الْأَعْجَازُ۔ عاجز بنانا، شکست دینا۔ لَنْ يُعْجِرَنِي باب افعال سے نفی تاکید بلن در فعل مستقبل کا صیغہ ہے۔ يَنْقِذُ باب افعال سے فعل مضارع۔ اس کا مصدر الْإِنْقَادُ تابعداری کرنا۔ فَرَوْتِي کرنا۔ أَبْتَغِي باب افعال سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر الْإِبْتِغَاءُ۔ چاہنا۔ أَرْتَضِي باب افعال سے فعل مضارع واحد متکلم کا صیغہ اس کا مصدر ارْتَضَى رضا مند ہونا۔ مان لینا۔ الرَّشَادُ ہدایت پانا۔ السُّكْرَانُ۔ مدہوش يَجْتَرِحُ باب افعال سے فعل

مضارع اس کا مصدر اجترأح۔ کمانا۔ ارتکاب کرنا۔

ترجمہ: غصہ کی برائی۔ ایک حکیم سے پوچھا گیا: کون سا بوجھ سب سے زیادہ بھاری ہے تو اس نے کہا غصہ۔ روایت کی گئی ہے کہ ابلیس نے کہا: جس طرح چاہے ابن آدم (انسان) مجھے شکست دیدے۔ لیکن وہ مجھے ہرگز شکست نہیں دے سکتا جب اسے غصہ آجائے اس لیے کہ (اس وقت) وہ میری تابعداری کرتا ہے اس میں جو میں چاہتا ہوں۔ اور وہی کرتا ہے جس کا میں ارادہ کرتا ہوں اور جس سے میں راضی ہوتا ہوں۔

اور ابو عباد سے پوچھا گیا: ہدایت سے کون زیادہ دور ہے۔ بدہوش یا غصہ ور۔ تو انہوں نے جواب دیا غصہ ور۔ اس لیے کہ کوئی شخص اس کو معذور نہیں سمجھتا ہے اس کام میں جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے۔ اور اکثر لوگ مدہوش کو معذور سمجھتے ہیں۔

مَدْحُ التَّوَاضُّعِ وَذَمُّ الْكِبْرِ

(۱۲۱) قِيلَ مَنْ وَضَعَ نَفْسَهُ دُونَ قَدْرِهِ رَفَعَهُ النَّاسُ فَوْقَ قَدْرِهِ وَمَنْ رَفَعَهَا عَنْ حَدِّهِ وَضَعَهُ النَّاسُ دُونَ حَدِّهِ وَقِيلَ لِبِرِّزْرِ جَمَهْرٍ: هَلْ تَعْرِفُ نِعْمَةً لَا يَحْسُدُ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ! التَّوَاضُّعُ قِيلَ فَهَلْ تَعْرِفُ بِلَاءً لَا يَرْحَمُ صَاحِبَهُ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ! الْكِبْرُ.

(۱۲۲) قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُرِيدُ رَجُلًا إِذَا كَانَ فِي الْقَوْمِ وَهُوَ أَمِيرُهُمْ كَانَ كَبَعْضِهِمْ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ أَمِيرُهُمْ فَكَانَتْ أَمِيرُهُمْ.

قَالَ أَبُو تَمَامٍ فِي هَذَا الْمَعْنَى:

مُتَبَدِّلٌ فِي الْقَوْمِ وَهُوَ مُبَجَّلٌ. مُتَوَاضِعٌ فِي الْحَيِّ وَهُوَ مُعْظَمٌ وَقَالَ الْخَزُّ: مُتَوَاضِعٌ وَالنَّبْلُ يَحْرُسُ قَدْرَهُ. وَأَخْوَالُ التَّوَاضُّعِ

بِالنَّبَاهَةِ يَنْبُلُ

وَقَالَ الْخَوَّارِ ذَمِي: عَجِبْتُ لَهُ لَمْ يَلْبَسِ الْكِبْرَ حُلَّةً. وَفِينَا لَيْنٌ جُرْنَا عَلَى بَابِهِ كِبْرٌ

حل لغات: - التَّوَاضُّعُ خا کساری، انکساری۔ الْمُنْبَدِّلُ معمولی شخص، بے حیثیت۔ مُبَجَّلٌ لائق احترام، معزز۔ الْحَيِّیُّ۔ قبیلہ، محلہ۔ مُعْظَمٌ معزز۔ محترم۔ النَّبْلُ شرافت، سمجھداری، یحزُس، باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر حَزَسًا۔ حفاظت کرنا۔ أَخْوَالُ التَّوَاضُّعِ عاجزی پسند۔ النَّبَاهَةُ سمجھداری، شہرت۔ يَنْبُلُ۔ باب كَرَمَ سے مضارع کا صیغہ ہے اس کا مصدر نَبَّأَلَهُ۔ نجیب و شریف ہونا۔ عَجِبْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر عَجَبًا تعجب کرنا۔ حُلَّةٌ سوٹ، کپڑوں کا جوڑا۔ جُرْنَا باب نَصَرَ سے فعل ماضی جمع متکلم کا صیغہ ہے اس میں قُلْنَا کی تغلیل ہے اس کا معنی دور سے گذرنا۔

ترجمہ: - انکساری کی تعریف اور تکبر کی برائی:۔ (۱۲۱) کہا گیا ہے جو شخص اپنے آپ کو اپنے مرتبہ سے نیچے رکھتا ہے تو لوگ اسے اس کے مرتبہ سے اوپر اٹھاتے ہیں۔ اور جو شخص مرتبہ کو اپنی حد سے اوپر اٹھاتا ہے تو لوگ اس کو اس کی حد سے نیچے رکھتے ہیں۔ بزرگمہر سے پوچھا گیا۔ کیا آپ کو اس نعمت کے بارے میں معلوم ہے جس پر حسد نہیں کیا جاسکتا؟ انہوں نے کہاں ”ہاں“۔ وہ عجز و انکساری ہے۔ (پھر) پوچھا گیا۔ کیا آپ ایسی مصیبت کو جانتے ہیں جس پر اس کا کوئی ساتھی رحم نہیں کرتا؟ انہوں نے کہا ”ہاں“ وہ تکبر و گھمنڈ ہے۔

(۱۲۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایک ایسا شخص چاہتا ہوں کہ جب وہ قوم میں ان کے امیر کی حیثیت سے ہو تو وہ ان کے بعض فرد کی طرح رہے۔ اور جب وہ ان کا امیر نہ ہو تو (اس طرح رہے) گویا وہ ان کا امیر ہے۔ اسی

سلسلہ میں ابوتمام نے کہا ہے: قوم میں (بظاہر) وہ معمولی شخص ہے حالانکہ وہی معزز ہے۔ محلہ میں (بظاہر) وہ خاکسار و عاجز ہے حالانکہ وہی محترم ہے۔ اور کسی دوسرے نے کہا ہے: وہ عاجزی پسند ہے اور شرافت و بزرگی اس کے مرتبہ کی حفاظت کرتی ہے۔ اور عاجزی پسند شخص سمجھداری کے سبب بزرگ ہوتا ہے۔ اور خوارزمی نے کہا ہے: مجھے اس شخص پر تعجب ہے کہ وہ تکبر و گھمنڈ کا جوڑا نہیں پہنا حالانکہ ہمارے اندر صرف اس وجہ سے کہ ہم اس کے دروازے سے گزر جائیں، تکبر و گھمنڈ آجائے گا۔ (ثعالبی)

(۱۲۳) من اراد الدخول فی مجلس العلماء يجب عليه ان ياتى بالتواضع والذل والخشوع والانكسار فمن اتى بهذه الصفات ينال المغفرة من الملك الجبارو من اتى مثل قارون بالكبر والاكثار يجد القطيعة والعقوبة من الواحد القهار۔ (للسيوطي)

(۱۲۴) قَالَ الْحَكَمَاءُ كُلُّ ذِي نِعْمَةٍ مَحْسُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا التَّوَّاضِعُ، وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ أَفْضَلُ الرِّجَالِ مَنْ تَوَّاضَعَ عَنْ رِفْعَةٍ وَعَفَاعَنْ قَدْرَةَ وَأَنْصَفَ عَنْ قُوَّةٍ وَقَالَ رَجُلٌ لِبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلِمْنِي التَّوَّاضِعُ، فَقَالَ لَهُ إِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ، فَقُلْ سَبَقْنِي إِلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ فَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي۔ وَإِذَا رَأَيْتَ أَصْغَرَ مِنْكَ فَقُلْ سَبَقْتَهُ إِلَى الذُّنُوبِ فَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي۔

وقال أبو العتاهية: يامن تشرف في الدنيا ولذتها۔
ليس التشرف رفع الطين بالطين۔

إِذَا رَدَّتْ شَرِيفَ الْقَوْمِ كُلِّهِمْ۔ فَاَنْظُرْ إِلَى مَلِكٍ فِي ذِي مَسْكِينٍ

حل لغات :- يَجِبُ بَابِ ضَرَبَ مِنْ فِعْلِ مَضَارِعٍ وَاحِدٍ مَذَكَّرٍ

غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَلْوَجُوبُ ہے بمعنی واجب ہونا، ضروری ہونا۔ اس کا مادہ ”واو“ جیم اور ”با“ ہے۔ یَا تِي بَابِ ضَرَبَ سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کا مصدر اَتَيْتَانَا یعنی آنا۔ مادہ ”الف“ تا اور ”یا“ ہے۔ اَلذُّلُّ تَحْقِيرٌ بِعِزَّتٍ۔ اَلْخُشُوعُ عَاجِزِي۔ اَتَى فِعْلٌ مَاضِي بَابِ ضَرَبَ سے۔ يَنْالُ بَابُ فُتْحٍ سے فعل مضارع، اس کا مصدر نَيْلًا پانا، حاصل کرنا۔ اَلْاِكْتِنَاذُ بُرْاٰنِي۔ يَجِدُ بَابِ ضَرَبَ سے فعل مضارع، اس کا مصدر وُجُودًا پانا۔ اَلْقَطِيْعَةُ جِدَائِي، اَلْعُقُوْبَةُ سِزَا۔ تَوَاضَعَ فِعْلٌ مَاضِي بَابِ تَفَاعُلٍ سے اس کا مصدر تَوَاضَعًا عَاجِزِي کرنا۔ سَبَقْنِي فِي سَبَقِي فِعْلٌ مَاضِي بَابِ نَصَرٍ وَ ضَرَبَ اور نون و قاف یہ یا ضمیر مفعول بہ اس کا مصدر سَبَقًا گے بڑھ جانا۔ اَصْغُرُ چھوٹا۔ سَبَقْتَهُ فِعْلٌ مَاضِي صِيغَةً وَاحِدَةً مَتَكَلِّمًا هَا، ضمیر مفعول بہ تَشَرَّفَ فِعْلٌ مَضَارِعٍ بَابِ سَمِعَ سے اس کا مصدر شَرَفًا بلند ہونا اَلتَّشَرُّفُ بُرْاٰنِي حاصل کرنا۔ باب تَفَعُّلٍ کا مصدر ہے

ترجمہ :- (۱۲۳) جو شخص علمائے کرام کی مجلس میں داخل ہونا چاہے اس پر ضروری ہے کہ تواضع، حقیر، عاجزی اور انکساری کے ساتھ آئے۔ پس جو شخص ان صفتوں کے ساتھ آئے گا وہ بادشاہ اور زبردست ذات (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے مغفرت اور بخش پائے گا۔ اور جو شخص قارون کی طرح گھمنڈ اور بڑائی کے ساتھ آئے گا وہ اکیلے اور قہار (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے جدائی اور سزا پائے گا۔ (سیوطی)

(۱۲۴) حکمانے کہا ہے: ہر نعمت والے پر حسد کیا جاتا ہے۔ تواضع کے سوا۔ اور عبد الملک نے کہا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو بلند مرتبہ کے باوجود عاجزی کرے۔ اور قدرت کے باوجود معاف کر دے۔ اور طاقت و زور کے باوجود عدل و انصاف کر دے۔ اور ایک شخص نے بکر بن عبد اللہ سے کہا:

مجھے تو اضع سکھائیے؟ تو انہوں نے اس سے کہا۔ جب تم اپنے سے کسی بڑے کو دیکھو تو کہو کہ یہ شخص نیک عمل میں مجھ سے آگے بڑھ گیا ہے تو وہ مجھ سے اچھا ہے۔ اور جب اپنے سے کسی چھوٹے کو دیکھو تو کہو میں گناہوں میں اس سے آگے بڑھ گیا ہوں تو وہ مجھ سے اچھا ہے۔ اور ابو الغتاہیہ نے کہا ہے: اے وہ شخص دنیا اور اس کی لذتوں میں ڈوب کر بلند ہونا چاہتا ہے۔ بلندی اور بڑائی مٹی پر مٹی بلندی کرنے کا نام نہیں ہے۔

اگر تم ایسے شخص کو (دیکھنا) چاہتے ہو جو تمام قوم کا بڑا و باعزت ہو۔ تو ایسے بادشاہ کی طرف دیکھو جو (بادشاہ ہو کر بھی) مسکینی بھیس میں رہتا ہے۔

وقال ابو الفتح البستی:

مَنْ شَاءَ عَيْشًا رَغِيدًا يَسْتَفِيدُ بِهِ - فِي دِينِهِ ثُمَّ فِي دُنْيَاهُ اِقْبَالَ
فَلْيَنْظُرَنَّ اِلَى مَنْ فَوْقَهُ اَدْبًا وَّلْيَنْظُرَنَّ اِلَى مَنْ دُونَهُ مَالًا
(للشریسی)

(۱۲۵) وَقِيلَ دَعِ الْكِبَرَ مَتَى كُنْتَ مِنْ اَهْلِ النَّبْلِ لَمْ يَضْرِكْ
التَّبْدُلُ وَمَتَى لَمْ تَكُنْ مِنْ اَهْلِهِ لَمْ يَنْفَعَكَ التَّنْبُلُ قَالَ الْمَأْمُونُ
مَا تَكْبَرُ اَحَدًا اِلَّا لِنَقْصِ وَجَدَهُ فِي نَفْسِهِ وَلَا تَطَاوَلَ اِلَّا لَوْهِنِ
اَحْسَسَ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ بَزْرُ جَمَهْرٍ: وَجَدْنَا التَّوَاضِعَ مَعَ الْجَهْلِ
وَالْبُخْلَ اَحْمَدَ عِنْدَ الْحُكَمَاءِ مِنَ الْكِبَرِ مَعَ الْاَدَبِ وَالسَّخَاةِ قَالَ
مَنْصُورُ الْفَقِيهَةِ يَا قَرِيبَ الْعَهْدِ بِالْمَخْرَجِ لِمَ لَا
تَتَوَاضِعُ. (للثعالبی)

حل لغات: - شَاءَ فعل ماضی باب فَتَحَ سے اس کا مصدر شَاءَ
ارادہ کرنا۔ چاہنا۔ عَيْشًا زندگی گزارنا، زندہ رہنا۔ رَغِيدًا خوشحالی، کشادہ
زندگی۔ اِقْبَالَ قدر و منزلت۔ لِيَنْظُرَنَّ باب نَصَرَ سے امر غائب بانوں

ثقیلہ کا صیغہ ہے۔ دَعُ باب فَتَحَ سے فعل امر حاضر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے
اس کا مصدر وَدَعَا چھوڑنا۔ لَمْ يُضْرَبْ باب نَصَرَ سے نفی جہد بلم در فعل
مستقبل۔ اس کا مصدر ضَرَّ انقصان دینا۔ التَّبْدُلُ تحقیری، مکتزی۔ التَّنْبُلُ
بڑائی، بزرگی۔ اَلْوَهْنُ کمزوری۔ اَحْسَسَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر
اَلْاِحْسَاسُ۔ احساس کرنا۔ معلوم کرنا۔ قریب العهد بالخرج۔ مرد نو مولود، ماں
کے پیٹ سے جلد ہی نکلنے والا۔

ترجمہ: - ابو الفتح بستی نے کہا ہے: جو شخص ایسی خوشحالی کی زندگی
گزارنا چاہے جس کے سبب اپنے دین میں فائدہ حاصل کر سکے۔ پھر اپنی دنیا
میں قدر و منزلت۔ تو چاہیے کہ وہ اس شخص کی طرف دیکھے جو ادب میں اس سے
بڑھ کر ہو۔ اور اس شخص کو دیکھے جو مال و دولت میں اس سے بہت کم ہو۔

(۱۲۵) اور کہا گیا ہے کہ تکبر و گھمنڈ کو چھوڑا اگر تم ذی شرف میں سے
ہو گے، تحقیری تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گی۔ اور اگر تم ان میں سے نہیں
ہوئے (یعنی گھمنڈ کو چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہوئے) تو شرافت و بزرگی
تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ مامون نے کہا: کوئی شخص تکبر و گھمنڈ نہیں کرتا ہے
مگر اس لیے کہ وہ اپنے نفس میں کوئی کمی پایا۔ اور کوئی شخص بڑھ کر نہیں بولتا
ہے مگر اس لیے کہ وہ اپنے اندر کوئی کمزوری احساس کیا۔ بزرگمہر نے کہا ہے: ہم
نے حکما کے نزدیک اس تواضع کو جو نادانی اور بخل کے ساتھ ہو زیادہ قابل تعریف
پایا ہے اس تکبر و گھمنڈ سے جو ادب اور سخاوت کے ساتھ ہو۔ فقیہ منصور نے کہا:
اے ماں کے پیٹ سے جلد ہی نکلنے والا: (اپنی اس حالت کو سوچ کے) عجز و
انکساری کیوں نہیں اختیار کرتا ہے۔

ذم من اعتذر فاساء

(۱۲۶) قِيلَ فِي الْمَثَلِ عُدْرَةُ أَشَدُّ مِنْ جُرْمِهِ رَبُّ إِصْرَارٍ أَحْسَنُ مِنْ إِعْتِدَارٍ وَقِيلَ تَبُّ مِنْ عُدْرِكَ ثُمَّ مِنْ ذَنْبِكَ.
قال الخبزري: وَكَمْ مُذْنِبٍ لَمَّا أَتَى بِإِعْتِدَارِهِ جَنَى عُدْرَةَ ذَنْبًا مِنَ الذَّنْبِ أَعْظَمًا.

حل لغات :- إِصْرَارٌ - ضد کسی کام کو بار بار کرنا۔ رَبُّ - حرف جار ہے۔ بسا اوقات۔ إِعْتِدَارٌ - باب افعال کا مصدر ہے عذر بیان کرنا۔ تَبُّ - باب نَصَرَ سے امر حاضر کا صیغہ ہے اس میں قُلُّ کی طرح تغلیل ہے اس کا مصدر تَوَبًّا - توبہ کرنا۔ گناہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا۔ مُذْنِبٌ - غلطی کرنے والا۔ گنہگار۔ جَنَى - گناہ کیا۔ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی معروف۔ أَعْظَمًا - زیادہ بڑا۔ اس میں الف اشباہ کا ہے وزن شعری کی وجہ سے لایا ہے۔

ترجمہ :- اس شخص کی برائی جو معذرت کرے پھر برائی کر لے: (۱۲۶) مثل میں کہا گیا ہے (کہ کبھی) کسی کی معذرت اس کے جرم سے بہت سخت ہوتا ہے۔ بسا اوقات (کسی شخص کا اپنی غلطی پر) اصرار اس کے معذرت پیش کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ (پہلے) اپنے عذر سے توبہ کرو پھر اپنے گناہ سے۔ خمزری نے کہا ہے: کتنے کنہگار ہے۔ جب وہ اپنا عذر پیش کرنے آئے تو انہوں نے اپنی معذرت سے ایسا گناہ کیا جو اس گناہ سے بڑھ کر ہے۔

ذَمُّ الْخَمْرِ

(۱۲۷) كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَنْصُورُ يَأْخُذُ الْكَاسَ بِيَدِهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهَا: أَمَّا الْمَالُ فَتَبْلَعِينَ وَأَمَّا الْمُرُوءَةُ فَتَخْلَعِينَ وَأَمَّا الدِّينُ فَتُفْسِدِينَ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ:

تَرَكْتُ النَّبِيذَ وَشَرَابَهُ. وَصُرْتُ صَدِيقًا لِمَنْ عَابَهُ شَرَابٌ يُضِلُّ طَرِيقَ الْهُدَى. وَيَفْتَحُ لِلشَّرَابِ أَيْوَابَهُ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: تَرَكْتُ النَّبِيذَ لِأَهْلِ النَّبِيذِ. وَأَصْبَحْتُ أَشْرَبُ عَذْبًا قَرَأَهَا

قال ابن الوردي: أَتْرَكَ الْخَمْرَةَ إِنْ كُنْتَ فَتَى كَيْفَ يَسْعَى بِجُنُونٍ مِنْ عَقْلِ (الشريشي)

حل لغات :- يَأْخُذُ - باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر أَخَذًا - لینا، پکڑنا۔ الْكَاسُ - گلاس، پیالے۔ مَوْنُثٌ - سماعی ہے۔ تَبْلَعِينَ - باب فَتَحَ سے فعل مضارع واحد مؤنث حاضر کا صیغہ اس کا مصدر بَلَعًا - نکلنا۔ الْمُرُوءَةُ - مردانگی، شرافت۔ تَخْلَعِينَ - باب فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مصدر خَلَعًا - خالی کرنا۔ غارت کرنا۔ تُفْسِدِينَ - باب افعال سے فعل مضارع واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر أَفْسَدَ - خراب کرنا۔ النَّبِيذُ - شراب۔ شَرَابٌ - شراب زیادہ پینے والا۔ يُضِلُّ - باب اِفْعَالَ سے فعل مضارع اس کا مصدر إِضْلًا - گمراہ کرنا۔ يَسْعَى - باب فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مصدر سَعَى - کوشش کرنا۔ دَوْرًا - عَقْلٌ - باب ضَرَبَ سے فعل ماضی دانا ہونا

ترجمہ :- شراب کی بڑائی:۔ (۱۲۷) عباس بن علی منصور اپنے ہاتھ میں (شراب کا) گلاس لیتے پھر مخاطب ہو کر اسے کہتے۔ جہاں کی مال کا سوال ہے تو اسے نکل جاتی ہے۔ اور لیکن مردانگی و شرافت تو تو اس کو غارت کر دیتی ہے۔ اور ہادین کا سوال تو تو اس کو خراب کر دیتی ہے۔

احمد بن فضل نے کہا ہے: میں شراب اور اس کے پینے والوں کو چھوڑ دیا۔ اور اس شخص کا دوست ہو گیا جو اس کو معیوب سمجھتا ہے۔ شراب ہدایت کے راستے کو گم کر دیتی ہے۔ اور بڑائی کے لیے دروازے کھول دیتے ہے۔ ابوعلی

نے کہا ہے: میں نے شراب کو شراب والوں کے لیے چھوڑ دیا۔ اور خالص میٹھا پانی پینے لگا۔ ابن وردی نے کہا ہے: تو شراب پینا چھوڑ دے اگر واقعی تو جوان ہے۔ وہ شخص کیسے دیوانگی کی کوشش کر سکتا ہے جس کو ہوش ہو۔ (شریشتی)

مدح الکریم

(۱۲۸) قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ أَصْلُ الْمَحَاسِنِ كُلِّهَا الْكَرَمُ وَأَصْلُ الْكِرَمِ نَزَاهَةُ النَّفْسِ عَنِ الْحَرَامِ وَسَخَاؤُهَا بِمَا تَمَلِّكَ عَلَى الْخَاصِّ وَالْعَامِّ وَإِنَّ الْجَاهِلَ السَّخِيَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيلِ قَالَ أَكْثَمُ بْنُ صَيْفِيٍّ صَاحِبُ الْمَعْرُوفِ لَا يَقَعُ وَإِنْ وَقَعَ يَجِدُ لَهُ مُتَّكًا وَقِيلَ لِلْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ لَا خَيْرَ فِي السَّرْفِ فَقَالَ لَا سَرَفَ فِي الْخَيْرِ فَقَلَّبَ اللَّفْظَ وَاسْتَوْفَى الْمَعْنَى.

(۱۲۹) سَأَلَ مُعَاوِيَةَ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ يَا أَبَايْحَى كَيْفَ الرِّمَانُ قَالَ الرِّمَانُ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الرِّمَانُ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ. (للغزالی)

حل لغات: - الْمَحَاسِنُ - حُسن کی جمع - نیکیاں، اچھائیاں۔
الْكَرَمُ سخاوت - نَزَاهَةُ - صفائی، برأت - أَحَبُّ باب سَمِعَ سے اسم تفضیل ہے زیادہ محبوب - لَا يَقَعُ باب ضَرَبَ فعل مضارع منفی اس کا مصدر وَقُوعًا - گرنا - مُتَّكًا سہارا - السَّرْفُ فضول خرچی - صَلَحَتْ باب فَتَحَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر صَلُحًا - درست ہونا - فَسَدَتْ باب نَصَرَ سے فعل ماضی مجہول اس کا مصدر فَسَدًا - بگڑنا - خراب ہونا
ترجمہ: - سخاوت اور بخشش کی تعریف: کسی حکیم نے کہا کہ تمام نیکیوں کی اصل سخاوت و بخشش ہے۔ اور سخاوت و بخشش کی اصل نفس کا صاف

رکھنا ہے حرام (چیزوں) سے اور ان چیزوں کا تقسیم کرنا ہے خاص و عام پر جس کا تم مالک ہو۔ اور بے شک جاہل بنی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے عابد بخیل سے۔
اکثم بن صفی نے کہا ہے: اہل سخاوت گرتا نہیں اور اگر گرتا ہے تو اپنے لئے وہ سہارا پالیتا ہے۔ اور حسن بن سہل سے کہا گیا۔ فضول خرچی میں کوئی نیکی نہیں۔ تو انہوں نے کہا نیکی میں کوئی فضول خرچی نہیں۔ پس انہوں نے لفظ کو پلٹ دیا اور معنی کو پوری طرح ادا کر دیا۔

(۱۲۹) حضرت معاویہ نے احنف ابن قیس سے پوچھا تو کہا اے ابو یحییٰ زمانہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین زمانہ تو آپ ہی ہیں اگر آپ درست رہیں گے تو زمانہ درست رہے گا۔ اور اگر آپ خراب ہو جائیں گے تو زمانہ بھی خراب ہو جائیگا۔ (امام غزالی)

مدح العدل

(۱۳۰) قَالَ نَوْشِيرٌ وَإِنَّ الْعَدْلَ سُورٌ لَا يُغْرِقُهُ مَاءٌ وَلَا يَحْرُقُهُ نَارٌ أَوْ لَا يَهْدِمُهُ مَنْجَبِينٌ وَقِيلَ عَدْلٌ قَائِمٌ خَيْرٌ مِنْ عَطَاءٍ دَائِمٍ وَقِيلَ أَيْضًا لَا يَكُونُ الْعُمَرَانُ حَيْثُ لَا يَعْدِلُ السُّلْطَانُ. وَقِيلَ لِحَكِيمٍ مَا قِيَمَةُ الْعَدْلِ قَالَ مَلِكٌ الْأَبَدِ. فَقِيلَ فَقِيَمَةُ الْجُورِ قَالَ ذَلَّةُ الْحَيَاةِ.

(۱۳۱) قِيلَ بِئْسَ الرَّأْيُ إِلَى الْمَعَادِ ظُلْمُ الْعِبَادِ، وَقِيلَ الظُّلْمُ مَرْتَعَةٌ وَخَيْمٌ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَامِلٍ إِذَا دَعَاكَ قَدَّرْتُكَ إِلَى ظُلْمِ النَّاسِ فَإِذَا ذَكَرْتُ قُدْرَةَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَانَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ لَقِيَ الرَّشِيدَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يَسْأَلُهُ فَقَالَ فِي اثْنَاءِ كَلَامِهِ نَامَتْ عَيْنُكَ وَالْمَظْلُومُ مُنْتَصِبٌ يَدْعُو عَلَيْكَ وَعَيْنُ اللَّهِ لَمْ تَنَمْ.

(للثالبی)

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّفَاحُ لِأَعْمَلَنَّ اللَّيْنُ حَتَّى لَا يَنْفَعَ
 إِلَّا الشَّدَّةُ وَلَا كَرَمَنَّ الْخَاصَّةُ مَا أَمِنْتُهُمْ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا غَمَدَنَّ
 سَيْفِي حَتَّى يَسْأَلَهُ الْحَقُّ وَلَا عَطِيئٌ حَتَّى لَا أَرَى لِلْعَطِيَّةِ
 مَوْضِعًا. (الشبراوی)

حل لغات :- سُورُ اس کی جمع اَسْوَارُ۔ شہر پناہ، چہار دیواری۔
 لَا يُغَرِّقُ باب تفعیل سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر تَغْرِيقٌ ڈنوبا، غرق کرنا۔
 لَا يَحْرُقُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر حَرْقًا جلانا۔ لَا يَهْدِي
 باب ضَرَبَ سے فعل مضارع اس کا مصدر هَدَمًا۔ ڈھانا، گرانہ۔ مَنْجِنِيقٌ۔
 مشین گن۔ الْعَمْرَانُ۔ آبادی، سوسائٹی۔ الْجَوْرُ۔ ظلم و ستم۔ الْزَّادُ۔ توشہ۔
 الْمَعَادُ۔ عقبی قیامت۔ مَرْتَعٌ چراگاہ، یہاں مراد نتیجہ۔ وَخَيْمٌ۔ بڑا گندہ۔
 عَامِلٌ حاکم، تحصیل دار۔ دَعَتْ فعل ماضی باب نَصَرَ سے اس کا مصدر دَعْوَةٌ
 بلانا دعوت دینا۔ أَقْبَلَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر الإِقْبَالُ متوجہ
 ہونا۔ نَامَتْ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر نَوَّمًا او گھنا سونا۔ عِيُونٌ۔
 عین کی جمع ہے۔ آنکھ۔ مُنْتَصِبٌ انتظار کرنے والا۔ لِأَعْمَلَنَّ باب سَمِعَ
 سے لام تاکید بنون تاکید فعل مستقبل واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ ضرور ضرور میں عمل
 کرونگا۔ لَأَكْرَمَنَّ۔ ضرور ضرور میں عزت کرونگا۔ لِأَغْمَدَنَّ ضرور میں نیام میں
 رکھوں گا۔ لِأَعْطِيَنَّ ضرور ضرور میں دوں گا۔

ترجمہ :- انصاف کی تعریف: (۱۳۰) نوشیرواں نے کہا ہے کہ
 انصاف ایسی چہار دیواری ہے جس کو نہ کوئی پانی ڈبو سکتا ہے اور نہ کوئی آگ اس کو
 جلا سکتی ہے اور نہ ہی کوئی مشین گن اس کو ڈھا سکتی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ انصاف
 جو قائم رہے دائمی عطا سے بہتر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہاں آبادی نہیں رہ

سکتی جہاں بادشاہ انصاف نہ کرے۔ اور کسی حکیم سے پوچھا گیا انصاف کی کیا
 قیمت ہے؟ اس نے جواباً کہا ہمیشگی کی حکومت۔ پھر پوچھا گیا کہ ظلم و ستم کی کیا
 قیمت ہے؟ تو کہا زندگی کی رسوائی۔

(۱۳۱) کہا گیا ہے قیامت کا بدترین توشہ بندوں کا ظلم و ستم ہے۔ اور کہا
 گیا ہے ظلم و ستم کا چراگاہ (یعنی نتیجہ) بہت برا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے
 ایک تحصیل دار کو (خط) لکھا کہ جب تیری طاقت لوگوں پر ظلم کرنے کی طرف
 دعوت دے تو تو اللہ تعالیٰ کی طاقت و قدرت کو یاد کر۔ جو تجھ پر ہے۔ اور حفص بن
 غیاث سے ہارون رشید نے ملاقات کی تو انہوں نے (حفص بن غیاث) سے
 پوچھا۔ تو انہوں نے اثنائے گفتگو میں یہ کہا۔ تیری آنکھیں سوتی ہیں اور فریادرس
 منتظر ہو کر تجھ کو بددعا دیتا ہوتا ہے اور (لیکن) اللہ تعالیٰ کی آنکھ نہیں سوتی
 ہے۔ (ثعالبی)

ابو عباس سفاح نے کہا ہے: ضرور میں نرمی سے کام کرتا رہوں گا جب تک کہ سختی کے
 بغیر کوئی (دوسری چیز) نفع نہ دے اور میں خواص کی ضرور عزت کرتا رہوں گا جب
 تک کہ مجھے ان پر اطمینان رہے گا عوام کے سلسلہ میں۔ اور میں ضرور اپنی تلوار کو
 نیام میں رکھوں گا جب تک کہ حق اس کو نکالنے پر مجبور نہ کرے۔ اور میں ضرور عطا
 کرتا رہوں گا یہاں تک کہ عطیہ کے لیے کوئی جگہ (باقی) نہ دیکھوں۔ شبراوی۔

مدح الصفح

(۱۳۲) قَالَ ابْنُ طَبَا طَبَاكَانَ جَرِي بَيْنِي وَ بَيْنَ رَجُلٍ
 كَلَامٌ اِحْتَمَلْتَهُ عَنْهُ ثُمَّ نَدِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ شَيْخًا تَانِي
 فَاَنْشَدَنِي۔

نَدِمْتُ حِينَ صَفَحْتَ عَمَّنْ۔ قَدَّاسَاءَ وَقَدْ ظَلَمَ لِأَتْنِدِمَنَّ فَشَرْنَا۔

مَنْ اتَّبَعَ الْخَيْرَ النَّدَامَ (ثعالبی)

قال الشُّبْرَاوِيُّ: لَا تَنْتَقِمُ إِنْ كُنْتَ ذَا قُدْرَةٍ. فَالْصَّفْحُ عَنْ ذِي قُدْرَةٍ أَصْلَحُ وَأَصْفَحَ إِذَا أذْنَبَ خُلُ عَسَى. تَلَقَى إِذَا أذْنَبْتَ مَنْ يَصْفَحُ

(۱۳۳) قِيلَ لَذَّةُ الْعُفُوِّ أَطْيَبُ مِنْ لَذَّةِ التَّشْقِيِّ لِأَنَّ لَذَّةَ الْعُفُوِّ يَلْحَقُهَا حَمْدُ الْعَاقِبَةِ وَلَذَّةُ التَّشْقِيِّ يَلْحَقُهَا عَمُّ النَّدَامَةِ وَقِيلَ الْعُفُوُّ عَنِ الْمُذْنِبِ زَكَاةُ النَّفْسِ وَقِيلَ وَمِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ أَنْ يَغْفِرَ الذَّنْبَ وَقِيلَ الْأَحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُيُوبِ. (للطرطوشي)
قال البحرى: إِذَا أَنْتَ لَمْ تَضْرِبْ عَنِ الْحَقْدِ لَمْ تَفْرُ. بِشُكْرٍ وَلَمْ تَسْعَدْ بِتَقْرِيطٍ مَادِحٍ

حل لغات: - جَرِي فعل ماضی باب ضَرَبَ سے اس کا مصدر جَرِيًا - جاری ہونا - بہنا - اِحْتَمَلْتُ باب اِقتعال سے فعل ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے اس کا مصدر اِحْتِمَالُ اٹھانا - صبر کرنا - نَدِمْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی واحد مذکر حاضر - اس کا مصدر نَدَمًا شرمندہ ہونا - اَلْمَنَامُ خواب - اَنْشَدَ باب افعال سے ماضی اس کا مصدر اِنْشَادُ شعر پڑھنا - صَفَحْتُ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر حاضر اس کا مصدر صَفَحًا معاف کرنا - قَدْ اَسَاءَ باب افعال سے ماضی قریب، صیغہ واحد غائب - اس کا مصدر اِسَاءَةً برا سلوک کرنا - لَا تَنْتَقِمُ باب سَمِعَ سے فعل نبی حاضر معروف بانون ثقیلہ - تم ہر گز شرمندہ نہ ہو - شَرُّ زیاہہ برا - اس کی اصل اَشْرُّ ہے جو اسم تفضیل کا صیغہ ہے - ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے خَيْرٌ میں - اِتَّبَعَ باب اِقتعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِتَّبَاعٌ اتباع کرنا - پیروی کرنا - لَا تَنْتَقِمُ باب افعال سے نبی حاضر معروف اس کا مصدر اِلَا نْتَقَامٌ بدلہ لینا -

أَصْلَحُ زیاہہ درست، زیاہہ بہتر - اِصْفَحَ فعل امر، باب فَتَحَ سے معاف کر دو - خُلُ دوست - اس کی جمع اَخْلَالٌ - تَلَقَى باب سَمِعَ فعل مضارع صیغہ واحد مذکر حاضر - اس کا مصدر لِقَاءٌ ملاقات کرنا - ملنا - اذْنَبْتُ باب افعال سے فعل ماضی صیغہ واحد حاضر - اس کا مصدر اذْنَابٌ - غلطی کرنا - گناہ کرنا - اَطْيَبُ زیاہہ بہتر - اسم تفضیل ہے - التَّشْقِيُّ سختی، بدبختی - يَلْحَقُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع اس کا مصدر لَحَقًا پالینا - ملنا - لَمْ تَضْرِبْ تو نے نہیں منع کیا، نہیں روکا - جب ضَرَبَ کا صلہ عن آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے - منع کرنا، روکنا - اَلْحَقْدُ کینہ، بغض - لَمْ تَفْرُ باب نَصَرَ سے نفی جہد بلم در فعل مستقبل اس کا مصدر اَلْفُورُ کامیاب ہونا - مستحق ہونا - لَمْ تَسْعَدْ باب سَمِعَ سے اس کا مصدر سَعَادَةٌ کجنت ہونا تَقْرِيطُ باب تَفَعَّلَ کا مصدر ہے - تعریف - مَادِحُ باب فَتَحَ سے اسم فاعل - تعریف کرنے والا -

ترجمہ: - معافی کی تعریف - (۱۳۲) ابن طباطبائی نے کہا ہے: میرے اور ایک شخص کے درمیان کچھ بات ہوگئی میں نے اس کی طرف سے اس کو صبر کر لیا - پھر میں شرمندہ ہوا - (کہ کیوں میں نے اس کو برداشت کر لی) پس میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھے یہ شعر سنائے - کیا تو شرمندہ ہے اس بات پر کہ تو نے اس شخص کو معاف کر دیا جو بدسلوکی کی ہے اور ظلم کیا ہے - تم ہر گز شرمندہ نہ ہو کیوں کہ ہم میں سب سے برا وہ شخص ہے جو بھلائی کر کے شرمندہ ہو - (ثعالبی)

شبراوی نے کہا ہے: بدلہ نہ لو اگر تم طاقت والے ہو - کیوں کہ طاقت والے کی طرف سے معاف کرنا زیادہ درست و بہتر ہے - اور معاف کر دو جب کوئی دوست غلطی کر لے - ممکن ہے کہ تم (اس سے) ملو جب غلطی کر بیٹھو وہ معافی سے کام لے - (۱۳۳) کہا گیا ہے کہ معافی کی لذت و ذائقہ سختی اور بدبختی کی

لذت اور ذائقہ سے بہتر و خوشگوار ہے۔ اس لیے کہ معافی کی لذت سے انجام کی عمرگی ملتی ہے اور بدبختی کی لذت سے شرمندگی کا افسوس ملتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ غلطی کرنے والا کو معاف کرنا نفس کی زکوٰۃ ہے (یعنی نفس کی خیرات ہے) اور کہا گیا ہے کہ گناہ کو چھپانا حسن اخلاق میں سے ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ صبر و برداشت عیبوں کی قبر ہے۔ (طروشی)

جب تک تم بعض و کینہ سے نہیں رکو گے تو کسی شکر یہ سے کامیاب نہیں ہو سکو گے اور نہ ہی کسی تعریف کرنے والا کی تعریف کے مستحق ہو سکو گے۔

ذَمُّ الْمَمَارَاتِ

(۱۳۴) قَالَ مَيْمُونُ بْنُ مَهْرَانَ: لَا تَمَارْمُونَ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنَّهُ يَخْتَزِنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَمْ تَضُرَّهُ شَيْئًا وَقَالَ لَقَمَانُ لِابْنِهِ: مَنْ لَا يَمْلِكُ لِسَانَهُ يَنْدَمُ وَمَنْ يَكْثُرُ الْمِرَاءَ يُشْتَمُ، وَمَنْ يَدْخُلُ مَدَاخِلَ السُّوءِ يَتَّهَمُ. يَا بَنِي لَا تَمَارِ الْعُلَمَاءَ فَيَمَقْتُوكَ الْمِرَاءَ يُقْسِي الْقُلُوبَ وَيُورِثُ الضَّغَائِنَ إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ لَجُوجًا مُمَارِيًا مُعْجَبًا بِنَفْسِهِ فَقَدْ تَمَّتْ خَسَارَتُهُ.

(۱۳۵) قَالَ مُسْعَرُ بْنُ كَدَامٍ يُخَاطِبُ ابْنَهُ:

إِنِّي مَنَحْتُكَ يَا كَدَامُ نَصِيحَتِي - فَاسْمَعْ لِقَوْلِ أَبِي عَلِيكَ شَفِيقُ
أَمَّا الْمَرَاحَةُ وَالْمِرَاءُ فَدَعْهَا - خَلْفَانِ لَا أَرْضَا هُمَا لِصَدِيقِي إِنِّي
بَلَوْتُهُمَا فَلَمْ أَخْتَرْهُمَا - لِمَجَاوِرِ جَارٍ أَوْ لِزَفِيقٍ مَرَّحِكَيْمٍ بِقَوْمٍ
فَقَالُوا لَهُ شَرًّا فَقَالَ خَيْرًا فَقِيلَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ كُلُّ يَنْفِقٍ مِمَّا عِنْدَهُ.

(الشريشي)

حل لغات: لَا تَمَارِ بِابِ مَفَاعَلَةٍ سے فعل نہیں حاضر، اس کا مصدر

مَمَارَاةٌ جَهْلًا كَرْنَا - يَخْتَزِنُ بِابِ اَفْعَالِ سے فعل مضارع اس کا مصدر اِخْتَزَانَ رُو كْنَا - لَمْ تَضُرْ بِابِ نَصَرَ سے نفی جہد بلم۔ اس کا مصدر ضَرًّا نَقَصَانَ دِينًا - الْمِرَاءُ جَهْلًا - يَشْتَمُ بِابِ نَصَرَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر شَتَمًا - گالی دینا - مَدَاخِلُ - داخل ہونے کی جگہیں - مَدَاخِلُ كِي جَمْع ہے - يَتَّهَمُ بِابِ سَمِعَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر تَهَمًا بدبو ہونا - تہمت لگانا - يَمَقْتُوكَ بِابِ نَصَرَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب اصل میں يَمَقْتُونَكَ تَهَا - فا کے بعد ان مقدر ہونے کی وجہ سے نون گر گیا۔ اس کا مصدر مَقْتًا بہت بعض رکھنا - روٹھنا - يُقْسِي بِابِ تَفَعِيلِ سے فعل مضارع اس کا مصدر تَقْسِيَةً سخت کرنا - يُورِثُ بِابِ اَفْعَالِ سے فعل مضارع اس کا مصدر اِيْرَاثًا وارث بنانا - الضَّغَائِنُ ضَغْنُ كِي جمع، کینہ، حسد - لَجُوجٌ - چٹو۔ ضدی - مُمَارِيٌ جَهْلًا الو۔ مُعْجَبًا بِنَفْسِهِ - خود بینی، گھمنڈی - قَدَّتَمَّتْ بِابِ ضَرَبَ سے ماضی قریب اس کا مصدر تَمًّا - پورا ہونا - مَنَحْتُ بِابِ فَتَحَ سے فعل ماضی اس کا مصدر مَنَحًا - دینا، عطا کرنا - الْمَرَاحَةُ مَرَّاحَةٌ ذِقَاقٌ، دل لگی۔ لَا أَرْضِي میں پسند نہیں کرتا ہو۔ بِابِ سَمِعَ سے - بَلَوْتُ بِابِ نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَلَوًا - آزمانا - تَجْرِبَةٌ كَرْنَا - لَمْ أَخْتَرْ میں نے اختیار نہیں کیا۔ بِابِ اَفْعَالِ سے واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ مُجَاوِرٌ بِابِ وَاوِي - جار قریبی، پڑوسی - يُنْفِقُ خَرِجٌ كَرْتَا ہے۔ بِابِ اَفْعَالِ سے فعل مضارع۔

ترجمہ:- جھگڑا کی برائی۔ (۱۳۴) ميمون بن مهران نے کہا ہے تم اس شخص سے جھگڑا و تکرار نہ کرو جو تم سے زیادہ جان کار ہو۔ اس لیے وہ تم سے اپنے علم کو روک لیگا۔ اور تم اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا وہ شرمندہ ہوتا ہے۔ اور جو شخص زیادہ بحث و تکرار کرتا ہے وہ گالی کھاتا ہے۔ اور جو شخص برائی کی جگہوں میں جاتا

ہے اسے تہمت لگائی جاتی ہے۔ اے میرے بیٹے علما سے جھگڑاؤ تکرار نہ کرو کہ تم سے وہ روٹھ جائیں گے۔ جھگڑاؤ تکرار لوں کو سخت بنا دیتی ہے۔ اور حسد کا وارث بناتی ہے جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ ضدی، جھگڑاواور گھمنڈ و خود بینی کا وشکار رہے (تو سمجھلو کہ) اس کا نقصان پورا ہو گیا۔ (۱۳۵) مسعر بن کدام نے اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے کہا: اے کدام میں تمہیں اپنی نصیحت پیش کرتا ہوں تم سنو! ایک باپ کی بات جو تم پر مہران ہے۔ رہا مذاق و دل لگی اور جھگڑاؤ تکرار تو اسے چھوڑ دو۔ یہ دو ایسی چیزیں ہیں جنہیں میں کسی دوست کے لیے پسند نہیں کرتا۔ میں نے ان دونوں کی آزمائش کی۔ تو نہ میں ان دونوں کو کسی قریبی پڑوسی کے لیے پسند کیا اور نہ ہی کسی ساتھی کیلئے۔ ایک حکیم ایک قوم سے گذرا تو ان لوگوں نے ان سے بری بات کہی۔ تو انہوں نے (جواب میں) اچھی بات کہی۔ تو ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہر شخص وہی خرچ کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتا ہے۔ (شریشتی)

ذم المزاح

(۱۳۶) سئلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الْقَرِيَّةِ عَنِ الْمَزْحِ فَقَالَ:
أَوَّلُهُ فَرْحٌ وَآخِرُهُ تَرْحٌ. قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يَكُونُ الْمَزْحُ
إِلَّا مِنْ سُخْفٍ أَوْ بَطْرٍ. رُوِيَ عَنِ بَعْضِ الْأَدْبَاءِ إِيَّاكُمْ وَالْمَزْحُ فَإِنَّهُ
يُذْهِبُ بِهَاءِ الْمُؤْمِنِ وَيَسْقُطُ مَرْوَتَهُ وَقِيلَ الْمَزْحُ مَجْلَبَةٌ لِلْبَغْضَاءِ
مُسَلِّبَةٌ لِلْبَهَاءِ مُقَطَّعَةٌ لِلْأَخَاءِ وَقِيلَ إِذَا كَانَ الْمَزْحُ أَوَّلَ الْكَلَامِ كَانَ
آخِرَهُ الشَّتْمَ وَاللِّطَامَ. (للثعالبي)

قِيلَ لِرَجُلٍ كَيْفَ وَجَدْتَ فَلَانًا قَالَ طَوِيلَ اللِّسَانِ فِي
السُّؤْمِ وَالْمَزْحِ قَصِيرَ الْبَاعِ فِي الْكَرَمِ وَثَابًا عَلَى الشَّرِّ مَنَاعًا

لِلْخَيْرِ، وَكَانَ نَقَشَ خَاتَمِ رُسْتَمٍ وَهُوَ أَحَدُ مُلُوكِ الْفُرْسِ الْهَزْكَ
مُبْغِضَةً وَالْكَذْبَ مُنْقِصَةً وَالْجَوْرَ مُفْسِدَةً. (للطرطوشي)

حل لغات: - الْمَزْحُ مذاق - فَرْحٌ خوشی - تَرْحٌ رنج و غم - اسکی جمع
أَتْرَاحٌ - سُخْفٌ کمزوری، نادانی - بَطْرٌ اترانا - بَهَاءٌ خوبصورت، دلکش -
مَجْلَبَةٌ کسی چیز کے حاصل کرنے کا سبب، باعث - مُسَلِّبَةٌ زائل کرنے والی -
اسم فاعل مَنُونٌ باب تفعیل سے - مُقَطَّعَةٌ ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی - اسم فاعل
مَنُونٌ - باب تفعیل سے - الْأَخَاءُ بھائی چارہ - اللَّطَامُ تھپڑ - اللَّؤْمُ -
ملامت - لعنت - قَصِيرُ الْبَاعِ - کوتاہ دست - كَنْجُوسٌ - وَثَابٌ - بہت کودنے
والا - الْمَنْنَاعُ بہت زیادہ منع کرنے والا - بَخِيلٌ - الْهَزْلُ ٹھٹھا، ہنسی، مذاق -
مُبْغِضَةٌ - نفرت و دشمنی دلانے والی - مُنْقِصَةٌ نقصان دینے والی - الْمُفْسِدَةُ -
بگاڑنے والی - فساد کرنے والی -

ترجمہ: - ٹھٹھا مذاق کی برائی - حجاج ابن قریہ سے ٹھٹھا مذاق کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اس کی ابتدا خوشی ہے۔ اور اس کی انتہا رنج و غم
ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ ٹھٹھا مذاق نہیں ہوتا ہے مگر نادانی یا
اترانے سے۔ بعض ادیبوں سے مروی ہے کہ ہنسی مذاق سے پرہیز کرو۔ اس لیے
کہ وہ مومن کی خوبصورتی کو لیجاتا ہے (یعنی برباد کرتا ہے) اور اس کی شرافت و
مردانگی کو ساقط کر دیتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ہنسی مذاق نفرت و دشمنی کا باعث ہے۔
خوبصورتی کو زائل کرنے والا۔ اور بھائی چارہ کو ٹکڑا ٹکڑا کرنے والا ہے۔ اور کہا گیا
ہے جب کہ ہنسی مذاق کی ابتداء عام بات چیت سے ہوتی ہے لیکن اس کا خاتمہ گالی
گلوں اور تھپڑ (یعنی ہاتھ پائی سے) ہوتا ہے۔ ایک شخص سے کہا گیا: تم نے فلا
ں آدمی کو کیسا پایا؟ اس نے کہا لعنت و ملامت اور ہنسی مذاق میں زبان دراز اور
بخشش و سخاوت میں کنجوس۔ اور برائی میں بہت زیادہ کودنے والا۔ بھلائی میں

بہت زیادہ (باتھ) روکنے والا رستم جو ملک فارس کے بادشاہ ہوں میں سے ایک تھا، ان کی انگوٹھی پر (یہ عبارت) کندہ تھی۔ ہنسی مذاق نفرت و دشمنی پیدا کرنے والا ہے۔ اور جھوٹ، نقصان دینے والا ہے۔ اور ظلم و ستم، فساد پھیلانے والا ہے۔ (طوطی)

وَصِيَّةُ نَزَارٍ لِبَنِيهِ

(۱۳۷) لَمَّا حَانَ اَزْتَحَالَ نَزَارٍ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا اِلَى دَارِ الْاٰخِرَةِ اَحْضَرَ اَوْلَادَهُ الْاَرْبَعَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لَهُمْ اِعْلَمُوْا يَا اَوْلَادِيْ اِنِّي رَاجِلٌ عَنكَ اِلَى دَارِ الْاٰخِرَةِ وَمَا اَحْضَرْتُكُمْ اِلَّا لِاَسْرَحَ لَكُمْ وَصِيَّتِيْ فَاَحْفَظُوْا مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَلَا تُخَالِفُوْا وَصِيَّتِيْ فَيَحِلُّ بِكُمْ الْوَبَالُ فِيْ مُخَالَفَتِيْ قَالُوْا: مَا هِيَ وَصِيَّتُكَ يَا اَبَانَا، قَالَ وَصِيَّتِيْ لَكُمْ هِيَ اَنْ يُوقَرَ صَفِيْرُكُمْ كَبِيْرُكُمْ يَآ اَوْلَادِيْ اِيَّاكُمْ وَالتَّكْبُرَ فَاِنَّهُ مَهْلِكُ الْجَبَابِرَةِ مَا وَلَعَ بِهِ اَحَدٌ اِلَّا هَلَكَ وَفِيْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْحَقِّ سَلَكٌ. يَآ اَوْلَادِيْ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّهُ يُقَلِّلُ الرِّزْقَ وَيَذِيْبُ الْجَسَدَ وَالْحَسُوْدُ لَا يَسُوْدُ وَلَا يَمُوْتُ الْاَهْوُ مَكْمُوْدٌ وَاِيَّاكُمْ وَالطَّمْعَ فَاِنَّهُ يَزِيْمِيْ صَاحِبَهُ فِي الْبَلَاءِ وَالْعَذَابِ، وَالْقَنَاعَةَ غِنًا.

حل لغات: - حَانَ باب ضَرَبَ فعل ماضی اس کا مصدر حَيَّنَا وقت قریب ہونا۔ اَزْتَحَالَ۔ کوچ کرنا، باب افعال کا مصدر ہے۔ اَحْضَرَ فعل ماضی ہے باب افعال سے بلایا، حاضر کرایا۔ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ اپنے سامنے۔ رَاجِلٌ، کوچ کرنے والا لِاَسْرَحَ۔ تاکہ میں کھولوں، بیان کروں۔ لَام۔ لام گسی جس کے بعد ان مقدر ہوتا ہے اور اَسْرَحَ فعل مضارع ہے باب فَتَحَ

سے۔ لَا تُخَالِفُوْا۔ مخالفت نہ کرو۔ باب مفاعلة سے نبی حاضر معروف، جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ يَحِلُّ جازز ہوتا ہے یا ہوگا۔ يُوقِرُ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَوَقَّيْرٌ۔ تعظیم کرنا۔ مَهْلِكٌ ہلاک کرنے والا۔ الْجَبَابِرَةُ ظالم و جابر لوگ۔ وَلَعَ بہت گرویدہ ہونا۔ سلک چلا۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اِيَّاكُمْ تم لوگ۔ بَجُو۔ يُقَلِّلُ باب تفعیل سے فعل مضارع اس کا مصدر تَقْلِيْلٌ کم کرنا۔ يَذِيْبُ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِذَا بَاتَ تَهْلَانَا۔ دہلا کرنا۔ لَا يَسُوْدُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر سَيَادَا۔ سردار بننا لَا يَمُوْتُ۔ نہیں مرتا ہے، باب نَصَرَ سے فعل مضارع منفی۔ مَكْمُوْدٌ غمگین، گھٹنے والا۔

ترجمہ: - نزار کی وصیت اپنے بیٹوں کے لیے: (۱۳۷) جب نزار کی دنیا کے گھر سے آخرت کے گھر کی طرف رحلت کرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے چاروں لڑکوں کو اپنے سامنے بلایا۔ اور ان سے کہا اے میرے لڑکوں! تم جان لو کہ میں تمہارے (پاس) سے آخرت کے گھر کی طرف رحلت کرنے والا ہوں۔ اور میں تمہیں نہیں بلایا مگر اس لیے کہ میں تمہارے لیے اپنی وصیت بیان کر دوں۔ پس تم اس کی حفاظت کرو جو میں تمہیں کہوں۔ اور میری وصیت کی مخالفت نہ کرو۔ (کیوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ) میری مخالفت کے سبب تم پہ کوئی وبال درپیش ہو۔ لڑکوں نے کہا اے ہمارے ابو جان! آپ کی وصیت کیا ہے؟ انہوں نے کہا میری وصیت تمہارے لیے یہ ہے کہ تمہارا چھوٹا اپنے بڑے کی عزت کرے۔ اے میرے لڑکوں! تم تکبر و گھمنڈ سے بچو اس لیے کہ وہ ظالم و جابر لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہے۔ اور کوئی اس کا فریفتہ نہیں ہوا۔ مگر وہ برباد ہو گیا۔ اور ناحق راستہ پر چلا۔ اے میرے لڑکے تم حسد سے بچو اس لیے کہ وہ روزی کو گھٹا دیتا ہے اور جسم کو ڈبلا کر دیتا ہے۔ اور حاسد سردار نہیں بنتا ہے، اور وہ مرتا نہیں مگر گھٹ گھٹ کے۔

اور تم لالچ سے بچو اس لیے کہ وہ لالچی کو مصیبت اور تکلیف میں ڈالتی ہے۔ اور صبر و قناعت مالدار ہے۔

يَا أَوْلَادِي إِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ فَيُبْعِدُكُمْ مِنَ اللَّهِ وَمِنَ الْخَلْقِ
وَمَنْ هَانَ عَلَيْهِ مَالُهُ حَسَنْتَ حَالَهُ وَ سَمِعَ مَقَالَهُ يَا أَوْلَادِي السُّو
النَّاسَ بِالطَّعَامِ وَأَكْثَرُوا الْبِشَاشَةَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ
وَالنَّاسَ نِيَامًا يَا أَوْلَادِي إِيَّاكُمْ وَالْكَسَلَ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْفِشْلَ
يَا أَوْلَادِي إِيَّاكُمْ وَالْغَضَبَ فَإِنَّهُ يُورِثُ السُّخْطَ وَالْبِشَاشَةَ فِي
الْوَجْهِ تُورِثُ الْمُحَبَّةَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنَ الْقَرَىٰ. وَمَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهُ
وَجَبَتْ مُحَبَّتُهُ يَا أَوْلَادِي لِاتِّخَالِفُوا وَصِيَّتِي وَاعْلَمُوا أَنِّي
قَدْ قَسَمْتُ أَمْوَالِي بَيْنَكُمْ بِالسُّوِيَّةِ وَجَعَلْتُ قِسْمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ
فِي كِتَابِي هَذَا فَإِذَا أَوْضَعْتُمُونِي حُفْرَتِي وَعَابَيْتَ عَنْكُمْ جُنَّتِي
وَأَتَيْتِ الْعَرَبَ لِعَرَائِي فَادْبَحُوا لَهُمْ مِنْ نَعْمِي وَإِذَا تَفَرَّقَتِ الْعَرَبُ
بَعْنَكُمْ فَاعْتَمِدُوا عَلَيَّ كِتَابِي وَوَصِيَّتِي وَلَا تَتَيْزُوا وَالْحَرْبَ بَيْنَكُمْ

حل لغات: - هَانَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر هَوْنَا.

حقیر ہونا۔ آسان ہونا۔ مَقَالَ - بات السُّوَا باب مفاعلة سے فعل امر حاضر
معروف صیغہ مذکر حاضر۔ اس کا مصدر مُوَأَسَّلَةٌ - ہمدردی کرنا۔ اس کا مادہ۔
الف، سین، اور یاء ہے الْبِشَاشَةُ - رونق، خوشی۔ أَفْشُوا باب افعال سے فعل
امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اس کا مصدر أَفْشَاءُ پھیلانا۔ اس کا مادہ فَا
شِين، اور یاء ہے نِيَامًا - خوب سونے والی۔ اسم مبالغہ ہے۔ الْفِشْلُ بزدل و
کمزور ہونا۔ السُّخْطُ - ناراضگی، ناگواری۔ الْقَرَىٰ - مہمانی کا کھانا۔ لَانَتْ
باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر لَوْنَا - نرم ہونا۔ لِاتِّخَالِفُوا - باب
مفاعلة سے فعل نہی حاضر۔ صیغہ جمع مذکر حاضر۔ قَدْ قَسَمْتُ باب تفعیل سے فعل

ماضی قریب اس کا ماضی قریب اس کا مصدر تَقْسِيْمٌ - تقسیم کرنا۔ بائٹنا۔
السُّوِيَّةُ - برابر۔ حُفْرَةٌ - قبر۔ گڈھا۔ جُنَّةٌ - مردہ جسم۔ اذْبَحُوا - باب
فَتَحَ سے فعل امر حاضر۔ اس کا مصدر ذَبَحًا - ذبح کرنا۔ اَلنَّعْمُ - اونٹ۔
چوپائے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ لَا تَتَيْزُوا - باب افعال سے فعل نہی
حاضر۔ اس کا مصدر الْاِثَارَةُ - جوش دلانا۔

ترجمہ: - اے میرے لڑکو! بخل سے بچو کیوں کہ وہ تمہیں اللہ اور
مخلوق سے دور کر دے گا۔ اور جس شخص پر اس کا مال حقیر ہوگا اس کا حال اچھا ہوگا
اور اس کی بات سنی جائے گی۔ اے میرے لڑکو! کھانا کے ذریعہ لوگوں کی ہمدردی
کرو اور چہرے کی رونق کو بڑھاؤ۔ اور سلام کو پھیلاؤ۔ اور رات کو نمازیں پڑھو جبکہ
لوگ خوب سو رہے ہوں۔ اے میرے لڑکو! کاہلی اور سستی سے بچو۔ اس لیے کہ وہ
کمزوری ناکامی کا وارث بناتی ہے۔ اے میرے لڑکو! غصہ سے بچو اس لیے کہ وہ
ناراضگی کا وارث بناتا ہے۔ اور چہرہ میں رونق و بشاشت محبت کا سبب ہوتا۔ اور
یہی چیز مہمان سے بہتر ہے۔ اور جس کی بات نرم ہو اس کی محبت لازم ہوتی ہے۔
اے میرے لڑکو! میری وصیت کی خلاف ورزی نہ کرو۔ اور جان لو کہ میں نے اپنا
مال تمہارے درمیان برابر تقسیم کر دیا ہے۔ اور میں نے تم میں سے ہر ایک کا حصہ
اس کتاب میں لکھ دیا ہے۔ پس جب تم مجھے میری قبر میں رکھو اور میرا مردہ جسم تم
سے غائب ہو۔ اور عرب کے (لوگ) میری تعزیت کے لیے آئیں۔ تو ان کے
لیے میری اونٹوں میں سے ذبح کرو اور جب عرب کے (لوگ) تم سے جدا ہو
جائیں تو تم میری کتاب اور میری وصیت پر اعتماد کرنا۔ اور اپنے درمیان لڑائی کو
جوش نہ دینا۔ (اصحی)

البَابُ السَّادِسُ فِي الْحِكَايَاتِ وَاللَطَائِفِ

(۱۳۸) قِيلَ لِمَجْنُونٍ عُدْنَا الْمَجَانِينَ قَالَ هَذَا يَطُولُ
بِيْ وَلِكِنَّ أَعْدُ الْعُقَلَاءَ. (للمستعصمی)
(۱۳۹) قِيلَ لِلْقَمَانِ مَا أَقْبَحَ وَجْهَكَ قَالَ اتَّعَيْبُ هَذَا النَّقْشُ عَلَيَّ
أَمْ عَلَيَّ النَّقَّاسِ (للمشيشی)
(۱۴۰) جَلَسَ الْأَسْكَندَرُ يَوْمًا فَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ حَاجَةً فَقَالَ
لَا أَعُدُّ هَذَا الْيَوْمَ مِنْ أَيَّامِ مُلْكِي. (للابشيهی)
(۱۴۱) رُوِيَ أَنَّ أَبَا الْعَتَاهِيَةَ مَرَّ بِدُكَّانٍ وَرَاقٍ فَاذْكَابَ فِيهِ بَيْتٌ
مِنَ الشَّعْرِ.
لَنْ تَزِجَعَ الْأَنْفُسُ عَنْ غَيْبِهَا مَا لَمْ يَكُنْ مِنْهَا لَهَا رَاجِرٌ
فَقَالَ لِمَنْ هَذَا فَقِيلَ لِأَبِي نَوَاسٍ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لِي بِنَصْفِ
شَعْرِي. (للمطرطوشی)
(۱۴۲) قَالَ رَجُلٌ لِأَقْلِيدِسِ الْحَكِيمِ: لَا أَسْتَرِيحُ أَوْ أَتَلِفُ
رَوْحَكَ فَقَالَ وَأَنَا لَا أَسْتَرِيحُ حَتَّى أَخْرُجَ الْحَقْدَمَن
قَلْبِكَ. (للفزالی)

حل لغات:- الْمَجَانِينَ. مَجْنُونٌ كى جمع۔ دیوانوں۔ عُدُّ باب
نَصَرَ سے فعل امر حاضر مذکر اس کا مصدر تَعَدَّ اذًا شمار کرنا۔ أَعْدُّ۔ میں شمار کروں
گا۔ مَا أَقْبَحَ۔ فعل تعجب ہے۔ کیا ہی بد صورت ہے۔ اتَّعَيْبُ ہمزہ برائے
استفہام اور تَعَيْبُ باب ضَرْبٍ سے فعل مضارع اس کا مصدر عَيْبًا عیب دار
بنانا۔ النَّقْشُ۔ صورت النَّقَّاشُ۔ صورت بنانے والا۔ نقش و نگار بنانے والا۔
الْغَى۔ گمراہی۔ رَاجِرٌ۔ ڈانٹنے والا۔ وَدِدْتُ میں نے تمنا کی۔ لَا أَسْتَرِيحُ۔
میں آرام نہیں لوں گا۔ باب استفعال سے فعل مضارع۔ اتَّلِفُ باب افعال سے
مضارع اس کا مصدر الاتلاف ہلاک کرنا۔ حَقْدٌ۔ کینہ، بعض۔

ترجمہ:- چھٹا باب حکایتیں اور لطیفے کے بیان میں:
(۱۳۸) ایک دیوانہ سے کہا گیا کہ تو ہمارے لیے دیوانوں کو شمار کر۔ اس نے کہا یہ
میرے لیے دقت ہے لیکن میں عقلمندوں کو شمار کر دوں گا۔ (مستعصمی)
(۱۳۹) لقمان حکیم سے کہا گیا تیرا چہرہ کتنا بد صورت ہے۔ تو انہوں
نے کہا۔ کیا تو اس صورت پر عیب لگاتا ہے یا اس کے بنانے والا پر۔ (شریشی)
(۱۴۰) اسکندر ایک دن (اپنے دربار میں) بیٹھا تو کسی نے اس کے
سامنے کوئی حاجت پیش نہیں کی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں آج کے دن کو حکومت
کے دنوں میں شمار نہیں کرتا ہوں۔ (ابشہی)
(۱۴۱) مروی ہے کہ ابوالعتاہیہ نے ایک دکان کے پاس سے گذرا تو
(اس میں) ایک کتاب دیکھا۔ جس میں یہ شعر لکھا تھا۔ نفس ہرگز اپنی گمراہی سے
باز نہیں آتا جب تک کہ اس سے اس کو کوئی ڈانٹنے اور ڈپٹنے والا نہ ہو۔ تو انہوں
نے پوچھا کہ یہ (شعر) کس کا ہے۔ تو جواباً کہا گیا کہ ابونواس کا۔ پھر انہوں نے
کہا۔ کاش یہ شعر میرا ہوتا۔ میری آدھی شاعری شاعروں کے بدلے۔ (مطرطوشی)
(۱۴۲) ایک شخص نے اقلیدس حکیم سے کہا کہ میں چین نہیں لوں گا
جب تک کہ تیری روح کو ہلاک نہ کر دوں۔ تو اس نے جواب میں کہا کہ میں بھی
آرام نہیں لوں گا جب تک کہ تمہارے دل سے کینہ، بعض کو نہ نکال
دوں۔ (غزالی)
(۱۴۳) دَخَلَ ذُو ذَنْبٍ عَلَى سُلْطَانٍ فَقَالَ لَهُ يَا وَيْ وَجْهِ
تَلْقَانِي، فَقَالَ بِالْوَجْهِ الَّذِي الْقَى بِهِ اللَّهُ وَذُنُوبِي إِلَيْهِ أَعْظَمُ وَ
عِقَابُهُ أَكْبَرُ فَعَفَا عَنْهُ. (للمستعصمی)
(۱۴۴) رَأَى الْأَسْكَندَرُ رَجُلًا حَسَنَ الْإِسْمِ قَبِيحَ
السِّيَرَةِ فَقَالَ لَهُ إِمَّا أَنْ تَغَيِّرَ اسْمَكَ أَوْ سَيَرَتَكَ. (للفزالی)

(۱۴۵) تَكَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ بِكَلَامٍ ذَهَبَ فِيهِ كُلُّ مَذْهَبٍ فَقَالَ لَهُ وَقَدْ أَعْجَبَنِي ابْنُ مَنْ أَنْتَ يَا غُلَامَ، فَقَالَ ابْنُ نَفْسِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي نِلْتُ بِهَا هَذَا الْمَقْعَدَ مِنْكَ قَالَ صَدَقْتَ أَخَذَ هَذَا الْمَعْنَى ابْنُ ذُرَيْدٍ فَقَالَ:

كُنْ ابْنٌ مِنْ شَيْئِكَ وَكُنْ مُؤَدِّبًا - فَإِنَّمَا الْمَرْءُ بِفَضْلِ حِسِّهِ
وَلَيْسَ مَنْ تَكْرُمُهُ لِعَيْرِهِ - مِثْلُ الذِّئْبِ تَكْرُمُهُ لِنَفْسِهِ

(۱۴۶) رجل غضب عليه مولاة فقال أسألك بالله إن علمت إنني لك أطوع منك الله فاعف عني عفا الله عنك فَعَفَا عَنْهُ (للمستعصمی)

حل لغات :- ذُو ذَنْب - مجرم، گنہگار۔ تَلَقَّانِي بَاب سَمِعَ سے فعل مضارع۔ اور نون وقایہ ی، ضمیر مفعول بہ۔ اس کا مصدر لِقَاء۔ ملاقات کرنا۔ ملنا۔ قَبِيحُ السَّيْرَةِ۔ کردار کا برا۔ نِلْتُ بَاب سَمِعَ سے فعل ماضی۔ اس کا مصدر نَيْلًا۔ پانا حاصل کرنا۔ الْمَقْعَدُ۔ ٹھکانہ، مقام۔ حِسُّ۔ آہٹ، فہم۔ یہاں مراد کردار۔ فَا عَفَّ۔ فَا بُرَّاءَ سَبِّ اور أُعْفُ بَاب نَصَرَ سے فعل امر اس کا مصدر عَفَّوْا در گذر کرنا۔

ترجمہ :- (۱۴۳) ایک مجرم ایک بادشاہ کی بارگاہ میں داخل ہوا۔ تو بادشاہ نے اس سے کہا۔ تم کس منہ سے مجھ سے ملتے ہو تو اس نے کہا اس منہ سے جس کے ساتھ میں اللہ سے ملوں گا جبکہ میرا گناہ اس کے نزدیک بہت بڑا ہے اور اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔ پس بادشاہ نے اسے بخش دیا۔ (مستعصمی)

(۱۴۴) اسکندر نے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام اچھا تھا اور کردار برا۔ تو اس نے کہا یا تو، تم اپنا نام بدلو یا اپنی سیرت و کردار۔

(۱۴۵) ایک شخص عبد الملک کے پاس قیثی گفتگو کی ہر موضوع پر۔ تو

عبد الملک نے اس سے کہا اور حال یہ ہے کہ یہ گفتگو اس کو بہت پسند آئی۔ اے لڑکے! تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواباً کہا۔ میں اپنے آپ کا بیٹا ہوں۔ اے امیر المؤمنین۔ جس کے سبب میں نے آپ سے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ اسکندر نے کہا تو سچ کہا۔ اسی معنی کو ابن درید نے گرفت کر کے کہا ہے۔ تم چاہے جس کا (بھی) بیٹا ہو لیکن منسوب بنو۔ کیوں کہ انسان اپنے کردار کی برتری سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ وہ شخص جس کی عزت تم کسی دوسرے کی وجہ سے کرتے ہو۔ اس شخص کی طرح نہیں ہو سکتا جس کی عزت تم اس کی ذاتی خوبی کی وجہ سے کرتے ہو۔

(۱۴۶) ایک شخص پر اس کا آقا غصہ ہوا۔ تو اس نے کہا (اپنے آقا سے) خدا کے واسطے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کا اس سے زیادہ فرمانبردار ہوں جتنا کہ آپ خدا کا فرمان بردار ہیں۔ تو آپ مجھے بخش دیں خدا بھی آپ کو بخش دیگا۔ اس پر اس نے اس کو بخش دیا۔ (مستعصمی)

(۱۴۷) كان الاسكندرُ يوماً على تختِ مملكتِهِ وقد رُفِعَ الْحِجَابُ فَقَدِمَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِحْشٌ فَأَمَرَ بِصَلْبِهِ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلِكُ! إِنِّي سَرَقْتُ وَلَمْ يَكُنْ لِي شَهْوَةٌ فِي السَّرْقَةِ وَلَمْ يَطْلُبْهَا قَلْبِي، فَقَالَ الْإِسْكَانْدَرُ لَا جُرْمَ أَنْكَ تَصْلَبُ وَلَا يَطْلُبُ قَلْبُكَ الصَّلْبُ وَلَا يُرِيدُهُ. (للغزالي)

(۱۴۸) كان ابراهيمُ بن ادهم يوماً يحفظُ كَرَمًا فَصَرَّ بِهِ جُنْدِيٌّ فَقَالَ أَعْطِنَا مِنْ هَذَا الْعِنَبِ فَقَالَ مَا أَمَرَنِي صَاحِبُهُ فَاخَذَ يَضْرِبُهُ بِالسُّوْطِ فَطَاطَأَ رَأْسَهُ وَقَالَ إِضْرِبْ رَأْسًا ظَالِمًا عَصِيًّا اللَّهُ فَاخْجَزَ الرَّجُلُ وَ مَضَى. (للطرطوشي)

(۱۴۹) عَاةَ الْخَلِيفَةِ الْمَعْتَصِمِ خَاقَانَ عِنْدَ مَرَضِهِ وَ

كَانَ لِخَاقَانَ إِذْ ذَاكَ ابْنُ إِسْمَهَ الْفَتْحُ، فَقَالَ لَهُ الْمَعْتَصِمُ دَارِي
أَحْسَنُ أَمْ دَارُ أَبِيكَ، فَقَالَ مَا دَامَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي دَارِ أَبِي فَهِيَ
أَحْسَنُ. (لطائف الملوك)

حل لغات: - لِحْ - چور اس کی جمع لُصُوصٌ - صَلْبٌ - سولی،
سَرَقْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی - معنی میں نے چوری کی - السَّرِقَةُ چوری -
تُصَلَّبُ باب نَصَرَ ضَرْبَ سے فعل مضارع مجہول اس کا مصدر صَلَبًا - سولی
پر لٹکانا - كَرَّمَ اَنگور کی بیل - جُنِدِيٌّ - فوجی - اَعْطَانَا - ہمیں دو - اَعْطَى باب
انفعال سے فعل امر اور ”نا“ ضمیر مفعول بہ ہے - السَّوْطُ - کوڑا - اس کی جمع
الْأَسْوَاطُ - طَاطَاءٌ - پست کرنا - کہا جاتا ہے - طَاطَأَ رَأْسَهُ عَنْ كَذَا -
یعنی فلاں چیز سے اس نے اپنے سر کو پست کر لیا - عَضَى باب ضَرَبَ سے فعل
ماضی اس کا مصدر عَضِيًّا - نافرمانی کرنا - اِنْحَجَرَ - باب انفعال سے فعل
ماضی اس کا مصدر لَلَّتْ حِجَارٌ رُكْنَا - مَضَى يَمْضِي مَضِيًّا - گذرنا - باب
ضَرَبَ سے -

ترجمہ: (۱۲۷) اسکندر ایک دن اپنی حکومت کے تحت پر بیٹھا تھا اور
پردہ اٹھا دیا گیا۔ تو ان کے سامنے ایک چور پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کو سولی کا
حکم دیا۔ پس (چور نے) کہا۔ اے بادشاہ! میں نے چوری تو کی ہے لیکن چوری کا
مجھے کوئی شوق نہیں ہے اور نہ ہی میرا دل اس کو چاہتا ہے۔ تو اسکندر نے کہا کہ کوئی
جرم نہیں ہے بے شک تم سولی پہ لٹکائے جاؤ گے اور تمہارا دل سولی کو نہیں چاہے گا
اور نہ ہی اس کو پسند کرے گا۔

(۱۲۸) ابراہیم بن ادھم ایک دن انگور کی بیل کی نگرانی کر رہے تھے۔ تو
ان کے پاس سے ایک فوجی گذرا۔ تو فوجی نے کہا ہمیں اس انگور میں سے دو۔
انہوں نے کہا اس کے مالک نے ہمیں اس کا حکم نہیں دیا ہے۔ تو فوجی نے ان کو

کوڑا سے مارنے لگا۔ تو انہوں نے اپنا سر جھکا لیا اور کہا تو اس ظالم سر کو مار جو اللہ کی
نافرمانی کیا ہے۔ پس (فوجی) شخص رک گیا اور چل دیا۔ (طرطوشی)

(۱۲۹) خلیفہ معتمد خاقان کی عیادت کے لیے گئے اس کی بیماری کے
وقت۔ اور اس وقت خاقان کا ایک لڑکا تھا جس کا نام فتح تھا۔ تو معتمد نے اس
سے کہا کہ میرا گھر اچھا ہے یا تیرے باپ کا گھر۔ اس نے کہا کہ جب تک امیر
المؤمنین میرے باپ کے گھر میں ہیں تو وہ (یعنی میرے باپ کا گھر) اچھا ہے۔
(لطائف ملوک)

(۱۵۰) وَقَالَ الْمَعْتَصِمُ لِلْفَتْحِ وَعَلَى يَدِهِ خَاتِمَ يَاقُوتَ
أَحْمَرَ فِي غَايَةِ الْحُسْنِ أَرَأَيْتَ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الْخَاتِمِ فَقَالَ نَعَمْ
الْيَدُ الَّتِي فِيهَا. (للغزالی)

(۱۵۱) قَالَ الْحُسْنُ وَالْحُسَيْنُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ إِنَّكَ
قَدْ اسْرَفْتَ بِبَدْلِ الْمَالِ فَقَالَ يَا بِي أَنْتُمْ وَأُمِّي إِنَّ اللَّهَ عَوَدَنِي أَنْ
يَتَفَضَّلَ عَلَيَّ وَعَوَدْتُهُ أَنْ تَفْضَلَ عَلَيَّ عَبْدِي فَأَخَافُ أَنْ أَقْطَعَ
الْعَادَةَ فَيَقْطَعَ عَنِّي عَادَتَهُ (للشريشي)

(۱۵۲) حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا تَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَامُونِ فَأَحْسَنَ
فَقَالَ ابْنُ مَنَ أَنْتَ قَالَ ابْنُ الْأَدَبِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ نَعَمْ
النَّسَبُ اِنْتَسَبْتَ إِلَيْهِ. (للابشيهي)

حل لغات: - غَايَةُ الْحُسْنِ - انتہائی خوبصورت - قَدْ اسْرَفْتَ
باب انفعال سے ماضی قریب اس کا مصدر اِسْرَافَ - فراخی کرنا - بَدَلٌ -
خرچ، قربانی - عَوَدَ باب تَفَعَّلَ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَعَوَّدَا عَادَتَ
بنانا - يَتَفَضَّلُ باب تَفَعَّلَ سے فعل مضارع اس کا مصدر تَفَضَّلَا مَهْرَبَانِي كَرْنَا -
أَخَافُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع صيغہ واحد متکلم - اس کا مصدر خَوْفًا وَرْنَا -

أَقْطَعُ فَعْلٌ مُضَارِعٌ بِبَابِ فَتْحٍ سَعٍ - اس کا مصدر قَطَعًا - جدا کرنا - چھوڑنا -
إِنْتَسَبْتُ بِبَابِ اِفْتِعَالٍ سَعٍ فَعْلٌ ماضی اس کا مصدر اَلْاِنْتِسَابُ - نسبت کرنا -
جوڑنا -

ترجمہ :- (۱۵۰) خلیفہ معتمد نے فتح سے کہا جبکہ اس کے ہاتھ میں سرخ یا قوت کی انتہائی خوبصورت انگوٹھی ہے۔ کیا تم نے اس انگوٹھی سے بہتر کوئی چیز دیکھی ہے۔ تو اس نے کہا ہاں! وہ یہ ہاتھ جس میں یہ انگوٹھی ہے (غزالی)

(۱۵۱) حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن جعفر سے فرمایا کہ آپ مال کے خرچ میں فراخی کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ دونوں پر قربان ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے تعلق سے یہ عادت بنائی ہے کہ وہ مجھ پر بے انتہا فضل فرمائے۔ اور میں نے بھی یہ عادت بنائی ہے کہ اس کے بندوں پر زیادہ سے زیادہ مہربانی کروں۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ یہ عادت چھوڑ دوں تو وہ بھی میرے تعلق سے اپنی عادت چھوڑ دے۔

(۱۵۲) بیان کیا گیا ہے کہ مامون کے سامنے ایک شخص نے گفتگو کی تو بہتر (گفتگو) کی۔ مامون نے پوچھا تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواباً کہا۔ اے امیر المومنین میں علم و ادب کا بیٹا ہوں۔ امیر المومنین نے کہا۔ کیا خوب نسبت ہے جس کی طرف تم نے نسبت کی۔ (ابن کثیر)

(۱۵۳) لقی ہارون الرشید الکسائی فی بعض طریقہ فَوَقَّفَ عَلَيْهِ وَتَحَفَى بِسَوَالِهِ عَنْ حَالِهِ - فَقَالَ اَنَا بَخِيرٌ يَا اميرالمومنين وَلَوْلَمْ اَجِدْ مِنْ ثَمَرَةِ الْاَدَبِ الْاِمَاوَهَبَ اللهُ تَعَالَى لى مِنْ وَقُوفِ اميرالمومنين لَكَانَ ذَالِكَ كَافِيَا مُحْتَسِبًا. (للشريشي)

(۱۵۴) لَطَمَ رَجُلٌ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ فِي جَامِعِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ لَهُ

لَعَلَّكَ خَاطَرَتْ اَنْ تَلْطَمَ سَيِّدَ بَنِي تَمِيمٍ، قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَرْجِعْ فَلَسْتُ بِهِ. (للطرطوشي)

(۱۵۵) قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُيَيْنَةَ الْمَزَاحُ سَنَةٌ، فَقَالَ سَنَةٌ وَلَكِنْ لِمَنْ يَحْسَنُهُ (للثالبی)

(۱۵۶) ابو عیناء قال له المتوكل كيف ترى دارنا هذه. فقال يا اميرالمومنين: رأيت الناس يبنون الدور في الدنيا وانت تبنى الدنيا في دارك وقد نظم بعض الادباء في هذا المعنى ولي مسألة بعدة فعاجلني بأخباري. بنيت الدار في دنياك ام دنياك في الدار (من لطائف الوزراء)

حل لغات :- وَقَفَ بِبَابِ ضَرْبٍ سَعٍ فَعْلٌ ماضی اس کا مصدر وَقُونًا - ٹھہرنا۔ تَحَفَى - بِبَابِ اَفْعَالٍ سَعٍ فَعْلٌ مُضَارِعٌ اس کا مصدر اَلْاِحْفَاءُ - اصرار کرنا۔ لَمْ اَجِدْ بِبَابِ ضَرْبٍ سَعٍ فَعْلٌ ماضی اس کا مصدر اَلْاِحْفَاءُ - اصرار کرنا۔ پانا۔ مَا وَهَبَ بِبَابِ فَتْحٍ سَعٍ فَعْلٌ ماضی منی۔ وَهَبًا - ہبہ کرنا۔ دینا۔ لَطَمَ بِبَابِ ضَرْبٍ سَعٍ فَعْلٌ ماضی اس کا مصدر لَطَمًا تھپڑ مارنا۔ طمانچہ مارنا۔ خَاطَرَتْ بِبَابِ مَفَاعَلَةٍ سَعٍ فَعْلٌ ماضی اس کا مصدر مُخَاطَرَةٌ بازی لگانا۔ اَرْجِعُ فَعْلٌ امر، تَوَلَّوْتُ جَا۔ اَلْمَزَاحُ بُنِي، مذاق۔ يُحْسِنُهُ بِبَابِ اَفْعَالٍ سَعٍ فَعْلٌ ماضی اس کا مصدر اِحْسَانٌ نیکی کرنا۔ اچھی طرح کرنا۔ يَبْنُونَ بِبَابِ ضَرْبٍ سَعٍ فَعْلٌ مُضَارِعٌ صيغہ جمع مذکر اس کا مصدر بِنَاءً - بنانا۔ تَعْمِيرٌ بِبَابِ ضَرْبٍ سَعٍ فَعْلٌ ماضی قریب اس کا مصدر نَطْمًا - موزون کرنا۔ پَرُونًا - مَسْئَلَةٌ - سوال، دینی قانون۔ عَاجِلُنِي - عَاجِلٌ بِبَابِ مَفَاعَلَةٍ سَعٍ فَعْلٌ امر۔ بمعنی جلدی کرو۔ نون وقایہ 'ی' ضمیر مفعول بہ۔ اَخْبَارٌ - خَبْرٌ کی جمع ہے۔ خبر۔ اطلاع۔

ترجمہ:- (۱۵۳) کسی راستہ پر ہارون رشید کی ملاقات ایک کسان سے ہوئی۔ تو ہارون رشید ٹھہرے اور باصر اس سے اس کی حالت پوچھنے لگے۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنین! میں بخیر ہوں۔ اے امیر المومنین اگرچہ میں علم و ادب کا ثمرہ نہیں پایا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک امیر المومنین کا ٹھہرنا تو مجھے عطا کیا ہے۔ اور یہی کافی ہے بس۔ (شریشتی)

(۱۵۴) ایک شخص نے قیس بن عاصم کو بصرہ کی جامع مسجد میں طمانچہ مارا۔ تو اس نے (یعنی قیس بن عاصم نے) کہا۔ شاید کہ تم نے بنی تمیم کے سردار کو طمانچہ مارنے کی بازی لگائی ہے اس نے کہا ہاں! تو قیس بن عاصم نے کہا۔ تو تم لوٹ جاؤ میں وہ نہیں ہوں۔ (طرطوشی)

(۱۵۵) ایک شخص نے ابن عیینہ سے کہا۔ ہنسی مذاق سنت ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ سنت تو ہے لیکن اس شخص کے لیے جو اس کا لائق ہو۔ (ثعلابی)

(۱۵۶) ابو عیناء سے متوکل نے کہا ہمارا یہ گھر کیسا پارہے ہو۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنین! میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دنیا میں گھر بناتے ہیں اور آپ اپنے گھر میں دنیا میں دنیا بناتے ہیں کسی اویب نے اسی مفہوم کو اس (شعر) میں پرویا ہے۔ میرا ایک سوال ہے تو جلدی مجھے اس کا جواب دو۔ تم نے اپنی دنیا میں گھر بنایا ہے یا گھر میں اپنی دنیا بنائی ہے۔ (از لطائف وزراء)

الاعرابی والقمر

(۱۵۷) حُكِيَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَضَلَّ الطَّرِيقَ فَمَاتَ جَزَعًا
وَإِيْقَنَ بِالْهَلَاكِ فَلَمَّا طَلَعَ الْقَمْرُ اهْتَدَى وَوَجَدَ الطَّرِيقَ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ
رَأْسَهُ لِيَشْكُرَهُ فَقَالَ لَهُ وَاللَّهِ مَا دَرَى مَا أَقُولُ لَكَ وَلَا مَا أَقُولُ فَبِيكَ
أَقُولُ رَفَعَكَ اللَّهُ فَاللَّهِ قَدْ رَفَعَكَ، أَمْ أَقُولُ نَوَّرَكَ اللَّهُ فَاللَّهِ

قَدَنَوَّرَكَ أَمْ أَقُولُ حَسَّنَكَ اللَّهُ فَاللَّهُ قَدْ حَسَّنَكَ وَلَكِنْ مَا بَقِيَ
إِلَّا الدَّعَاءُ أَنْ يَنْسِيَ اللَّهُ فِي أَجْلِكَ وَإِنْ يَجْعَلَنِي مِنَ السُّوءِ فَدَاك

حل لغات:- جَزَعٌ - گھبراہٹ۔ اَيَّقَنَ باب افعال سے فعل ماضی۔ اس کا مصدر اَلْاَيَّقَانُ۔ يقين کرنا۔ اِهْتَدَى باب افعال سے فعل ماضی۔ اس کا مصدر اَلْاِهْتِدَاءُ ہدایت پانا۔ مَا دَرَى باب ضَرْب سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر دَرَى۔ حِيلَةٌ سے جاننا۔ حَسَّنَ باب تفعیل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَحَسَّنَ خوبصورت بنانا۔ يَنْسِيُ باب ضَرْب سے فعل مضارع اس کا مصدر نَسِيَ بھولنا۔

ترجمہ:- دیہاتی اور چاند۔ (۱۵۷) بیان کیا گیا ہے کہ دیہاتی راستہ بھول گیا تو گھبرا کر مرنے لگا اور ہلاک ہونے کا یقین کر لیا۔ پھر جب چاند طلوع ہوا۔ تو ہدایت ملی اور راستہ پایا۔ تو اس کی طرف اپنا سر بلند کیا تا کہ اس کا شکر یہ ادا کرے۔ اور اس سے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں تجھے کیا کہوں اور کیا نہ کہوں۔ (اگر) میں کہوں کہ خدا تجھے بلند کرے تو تجھے بلند کر دیا ہے۔ یا میں کہوں کہ خدا تجھے روشن کرے، تو خدا تو تجھے روشن کر چکا ہے۔ یا میں کہوں کہ خدا تجھے خوبصورت بنائے۔ تو خدا تو تجھے خوبصورت بنا چکا ہے۔ اور لیکن باقی نہیں مگر ایک دعا۔ کہ اللہ تیری موت کے بارے میں جلدی نہ کرے۔ اور مجھے برائی کے لیے تیرا فدیہ بنائے۔

الاعرابی والناقاة المفقودة

(۱۵۸) ضَلَّتْ نَاقَةٌ لِأَعْرَابِيٍّ فِي لَيْلَةٍ مَظْلَمَةٍ فَاكْتَرَفَتْ فِي
طَلَبِهَا فَلَمْ يَجِدْهَا. فَلَمَّا طَلَعَ الْقَمْرُ وَانْبَسَطَ نُورُهُ وَجَدَهَا إِلَى
جَانِبِهِ بَعْضَ الْأَوْدِيَةِ، وَقَدْ كَانَ اجْتَنَزَ بِمَوْضِعِهَا مَرَارًا فَلَمْ يَرَهَا

لِسُدَّةِ الظَّلَامِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْقَمَرِ وَقَالَ:

مَاذَا أَقُولُ وَقَوْلِي فِيكَ ذُو حَصْرٍ - وَقَدْ كَفَيْتَنِي التَّفْصِيلَ
وَالْجَمَلَاءَ إِنَّ قَلْبَكَ لَا زُلْتَ مَرْفُوعًا فَأَنْتَ كَذَا - أَوْ قُلْتَ زَانَكَ رَبِّي
فَهُوَ قَدْ فَعَلَا (للشريشي)

(۱۵۹) غَنَى يَوْمًا اِبْرَاهِيمُ مَغْنَى الرَّشِيدِ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَقَالَ لَهُ أَحْسَنْتَ أَحْسَنَ اللَّهِ إِلَيْكَ. فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
إِنَّمَا يُحْسِنُ اللَّهُ بِكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(۱۶۰) كَانَ بَهْرَامُ جَالِسًا ذَاتَ لَيْلَةٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَسَمِعَ
مِنْهَا صَوْتَ طَائِرٍ فَرَمَاهُ فَأَصَابَهُ وَقَالَ مَا أَحْسَنَ حِفْظَ اللِّسَانِ
بِالطَّائِرِ وَالْإِنْسَانِ لَوْ حَفِظَ هَذَا لِسَانَهُ لَمَاهَكَ (للأصبهائي)

حل لغات: - ضَلَّتْ بَابُ ضَرَبَ سے نعل ماضی اس کا مصدر
ضَلَّ لَا رَاسْتَهُ بَهْلُوْنَا بَهْلُكُنَا - اِنْبَسَطَ بَابُ اِنْفَعَالِ سے فعل ماضی اس کا مصدر
الْاِنْبَسَاطُ - پھیلنا، دراز ہونا۔ الْاَوْدِيَّةُ - وادی کی جمع ہے۔ گھائی۔ جنگل۔
اِحْتَارَ بَابُ اِقْتَعَالِ سے فعل ماضی اس کا مصدر اِحْتِيَازًا۔ چلنا۔ ذُو حَصْرٍ -
کم، تنگ۔ لَا زُلْتَ بَابُ نَصَرَ سے فعل ماضی مثنیٰ اس کا مصدر زُوْلًا۔ زائل
ہونا۔ جدا ہونا۔ زَانَكَ - زَانَ بَابُ ضَرَبَ سے فعل ماضی "ک" مفعول بہ اس
کا مصدر زَيْنًا خوبصورت بنانا۔ غَنَى بَابُ تَفَعُّلِ سے فعل ماضی اس کا مصدر
تَغْنِيَّةً۔ گانا۔ مُغْنِيٌّ - گویا۔ گانے والا۔ رَمَاهُ - رَمَى بَابُ ضَرَبَ
سے اس کا مصدر رَمِيًا۔ پھینکنا۔ اور "ہا" مفعول بہ۔ اَصَابَ بَابُ اِفْعَالِ سے
فعل ماضی اس کا مصدر اِصَابَةً۔ بروزن اغاثتہ۔ مقصد کو پالینا۔

ترجمہ: - ایک دیہاتی اور گمشدہ اونٹنی:۔ (۱۵۸) اندھیری رات
میں ایک دیہاتی کی ایک اونٹنی کم ہوگئی۔ اس نے اسے بہت تلاش کیا لیکن اس کو

نہیں پایا۔ پس جب چاند نکلا اور اس کی روشنی پھیلی تو اس (اونٹنی) کو کسی وادی کی
کنارے میں پایا حالانکہ اس جگہ سے کئی بار وہ گذر چکا تھا لیکن اندھیرے کی
شدت سے اس کو نہیں دیکھ پایا تھا۔ تو اس نے چاند کی طرف اپنا سراٹھا
کر کہا:۔ میں کیا کہوں، تیرے بارے میں میرا کہنا (جتنا بھی ہو) کم ہے۔ کیوں
کہ تو نے مجھے تفصیلاً و اجمالاً مستغنی کر دیا۔ اگر میں کہوں کہ تو ہمیشہ بلند رہے۔ تو تو
ایسا ہی ہے۔ یا کہوں کہ تجھے میرا پروردگار خوبصورت بنائے۔ تو وہ ایسا ہی کیا
ہے۔ (شریشی)

(۱۵۹) ایک دن ہارون رشید کے گویے ابراہیم نے ان کے سامنے
گایا۔ تو ہارون رشید نے اس سے کہا۔ تم نے بہت اچھا گایا ہے۔ اللہ پاک تیرا بھلا
کرے۔ تو اس گویے نے ان سے کہا۔ اے امیر المؤمنین! بھلائی تو اللہ پاک
آپ کے ساتھ کر رہا ہے۔ پس (اس بات پر) ہارون رشید نے اس کو ایک لاکھ
درہم دیئے کا حکم دیا۔

(۱۶۰) بہرام ایک رات ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا۔ تو اس نے اس
(درخت) سے ایک پرندہ کی آواز سنی پس اس نے اس پرندہ کو مارا تو اپنا مقصد
پالیا (یعنی پرندہ کو لگ گیا)۔ اور کہا پرندہ اور انسان کی زبان کی حفاظت کیا ہی اچھی
چیز ہے۔ اگر یہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا تو ہلاک نہیں ہوتا۔ (اصبہائی)

(۱۶۱) ابو عبد اللہ الفارسی کان يَتَّقَلَّدُ قَضَاءَ بَلِخِ،
وَكَانَ صَدِيقُ اَبِي يَحْيَى الْحَمَادِي فَكَتَبَ هَذَا اِلَيْهِ يُعَاتِبُهُ عَلِي
تَرْكِ الْمُهَادَلَةِ بِمَا يَجْلِبُ مِنْ بَلِخِ فَاجَابَهُ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَدْ اَهْدَيْتُ
لِشَيْخٍ عَدْلٍ صَابُونَ لِيَغْسِلَ بِهِ طَمَعَهُ وَالسَّلَامَ. (من لطائف
الوزراء)

(۱۶۲) يَقَالُ إِنَّ نَوْشِيرَوَانَ رَكِبَ فِي بَعْضِ الْإِيَّامِ فِي

الربيع على سبيل الفرحة فيجعل يسير في الرياض المخضرة
ويشاهد الشجر المثمرة وينظر الى الكروم آلف مزة فنزل عن
فرسه شكراً لربه وخرساجداً واضعاً خداه على التراب زماناً
طويلاً فلما رفع رأسه قال لأصحابه ان خصب السنين من
الملوك والسلاطين وحسن نيّتهم واحسانهم الى رعيّتهم،
فالمنة لله الذي قد أظهر حسن نيّتنا في سائر الاشياء
(للغزالي)

حل لغات :- يَتَقَلَّدُ باب تفعل من فعل مضارع اس کا مصدر
تَقَلَّدَ ا - ذمہ دار ہونا۔ اَلْمُهَادَاةُ - صلح کرنا۔ يَجْلُبُ باب سَمِعَ سے فعل مضارع
اس کا مصدر جَلَبًا - اکٹھا ہونا۔ اَهْدَيْتُ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر
اَلْاِهْدَاءُ - ہدیہ کرنا۔ عَدَلُ - قیمت، مثل۔ رَكِبَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی۔
سوار ہوا۔ الرِّبِيعُ - بہار۔ فَرَحَةٌ - تفریح۔ خوشی۔ الرِّيَاضُ - باغچے۔
اَلْمُخْضِرَةُ - سبزہ زار۔ ہرا ہرا۔ اَلْمُثْمِرَةُ پھلدار۔ خُصْبٌ - خوشحالی۔
شادابی۔ اَلْمِنَّةُ - احسان کہا جاتا ہے عَلَيَّ مِنَّةً یعنی اس کا مجھ پر احسان ہے۔

ترجمہ :- (۱۶۱) ابو عبد اللہ فارسی ”بلخ“ کی قضا کا کام انجام دیتے
تھے اور ان کا ایک دوست تھا ابو یحییٰ حمادی۔ انہوں نے ابو عبد اللہ کو ایک عتاب بھرا
خط لکھا۔ ان چیزوں کے بارے میں صلح کے ترک کرنے پر جو بلخ میں سے اکٹھا
ہوتی ہیں (یعنی سامان غلہ وغیرہ) تو ابو عبد اللہ نے اس کو جواب دیا ”میں نے شیخ
کے لیے صابون کی قیمت ہدیہ کی ہے تاکہ وہ اس سے اپنی لالچ کو
دھوئے۔ والسلام (از لطائف وزراء)

(۱۶۲) کہا جاتا ہے کہ نوشیرواں ایک مرتبہ موسم بہار میں تفریح کے
لیے سوار ہو کر نکلا۔ تو وہ ہرے بھرے باغوں میں سیر کرتا رہا اور پھلدار درختوں کا

مشاہدہ کرتا رہا۔ اور انگور کے درختوں کو ہزاروں بار دیکھا۔ پس گھوڑا سے اتر اپنے
رب کا شکر یاد کرنے کے لیے۔ اور سجدہ میں گر پڑا اور بہت دیر تک اپنے سر کو مٹی
پر رکھا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ سالوں کی خوشحالی و شادابی
بادشاہوں اور حاکموں سے ہے اور اپنی حسن نیت اور ان کا اپنی رعایہ پر احسان
کرنے سے ہے۔ پس شکر و احسان ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے ہماری حسن
نیت کو ظاہر کیا ہے تمام چیزوں میں۔

لقمان و العبيد

(۱۶۳) روى عن لقمان ان مولاہ سَكَرَ يَوْمًا فَخَاطَرَ
قَوْمًا اَنْ يَشْرَبَ ماءَ بَحِيرَةٍ فَلَمَّا اَفَاقَ عَرَفَ مَا وَقَعَ فِيهِ، فَدَعَا
لِقَمَانَ وَقَالَ لَهُ لِمَثَلِ هَذَا كُنْتَ اَخْتَبَيْتُكَ فَقَالَ لِمَوْلَاهُ اَخْرَجُ
اِبَارِيْقَكَ ثُمَّ اِجْمَعُهُمْ فَلَمَّا اِجْتَمَعُوا قَالَ: عَلَى اَيِّ شَيْءٍ خَاطَرَ تَمُوهُ
قَالُوا عَلَى اَنْ يَشْرَبَ ماءَ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ قَالَ فَاِنَّ لَهَا مَوَادًّا اَفَا
حَبَسُوا عَنْهَا مَوَادِّهَا قَالُوا وَكَيْفَ نَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ لِقَمَانُ وَ
كَيْفَ يَسْتَطِيعُ هُوَانِ يَشْرَبُ بِهَا وَلَهَا مَوَادُّ.

(۱۶۴) وحكى ابواسحق الثعلبي كان لقمان من أهون
مماليك سيده عليه فبعته مولاة مع عبد له الى بستانه ياتونه
بشئ من ثمر فجاؤه وما معهم شئ قد اكلوا الثمر واحالو على
لقمان فقال لقمان لمولاة ذوالو جهين لا يكون عند الله وجهافا
سقينى وياتهم ماء حميما ثم ارسلنا لنعذ ففعل فجعلوا يتقيون
تلك الفاكهة ولقمان يتقي ماء فعرف مولاة صدقه وكذبهم
(شريشي)

حل لغات :- سَكَرَ بِابِ سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر سَكَرًا - مست ہونا - خَاطَرَ بِابِ مُفَاعَلَةٍ سے فعل ماضی اس کا مصدر مُخَاطَرَةً - شرط لگانا - بَحِيرَةٌ - ندی - دریا - أَفْلَقَ بِابِ اِفْعَالِ سے فعل ماضی اس کا مصدر اِفْلاقَةً ہوش میں آنا - اَخْتَبْتُكَ بِابِ اِقْتِعَالِ سے فعل مضارع ”ک“ ضمیر مفعول بہ - اور اس کا مصدر اِخْتَبَاً چھپانا - اَبَارَيْقًا - اِبْرَيْقًا کی جمع ہے - لوٹا، جگ - اِجْمَعُ بِابِ فَتَحَ سے فعل امر اس کا مصدر جَمَعًا اکٹھا کرنا - موادٌ - آلودگی گندگی - نَسْتَطِيعُ بِابِ اِسْتِنْصَارِ سے فعل مضارع اس کا مصدر اِلْاِسْتِطَاعُ - طاقت کرنا - اَهُونُ زیادہ بے وقعت زیادہ رسوا - مَمَالِيكُكَ - مَمْلُوكُ کی جمع ہے - غلام - بَعَثَ بِابِ فَتَحَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَعَثًا - بھیجا - اَحَالُوْا بِابِ اِفْعَالِ سے فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر اِحَالَةً کی سپرد کرنا - حوالہ کرنا - اِسْقِنِيْ بِابِ ضَرْبٍ سے فعل امر اس کا مصدر سَقَيْتَا - پلانا - يَتَقَيَّوْنَ بِابِ تَفَعُّلٍ سے فعل مضارع اس کا مصدر تَقَيَّوْا - تکلف سے کرنا۔

ترجمہ :- (۱۶۳) حکیم لقمان سے مروی ہے کہ ایک دن ان کا آقا نشہ میں مست ہوا۔ تو ایک قوم (یعنی کچھ لوگوں) سے یہ شرط لگائی کہ وہ ندی کا پانی پی جائے گا۔ پس جب وہ ہوش میں آیا تو اسے سمجھ میں آیا کہ وہ کس (معاملہ) میں پھنس گیا ہے۔ تو اس نے لقمان کو بلایا اور اس سے کہا کہ میں نے تمہیں اس جیسے موقع کے لیے چھپا کر رکھا تھا۔ لقمان نے اپنے آقا سے کہا آپ اپنے لوٹے، برتن کو نکلوائیں پھر ان لوگوں کو جمع کریں۔ جب لوگ جمع ہو گئے۔ تو لقمان نے کہا آپ لوگ ان سے کس چیز پر شرط لگائے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اس بات پر کہ وہ اس ندی کا پانی پی جائے گا۔ لقمان نے کہا کہ ندی میں تو بہت گندگیاں ہیں تو آپ لوگ اس سے اس کی گندگیوں کو روکنے کا بندوبست کریں۔

انہوں نے کہا ہم کیسے اس کو روکنے کی استطاعت رکھ سکتے ہیں۔ لقمان نے کہا۔ پھر کیسے وہ یہ استطاعت رکھ سکتا ہے کہ وہ اس کو پی جائے حالانکہ اس میں بہت گندگیاں ہیں

(۱۶۴) ابوالسحاق ثعالبی نے بیان کیا کہ لقمان اپنے آقا کے نزدیک اس کے تمام غلاموں میں سب سے بے وقعت تھے۔ (ایک مرتبہ) ان کے آقا نے ان کو اپنے غلاموں کے ساتھ اپنے باغ میں بھیجا کہ کچھ پھل لے آئیں۔ تو جب وہ لوگ ان کے پاس واپس آئے تو ان کے پاس کوئی پھل نہ تھے۔ یہ لوگ تمام پھل کھا لئے ہیں۔ اور لقمان پر الزام لادنے لگے۔ تو لقمان نے اپنے آقا سے کہا کہ دو باتیں کہنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعزت نہیں ہو سکتا۔ تو آپ مجھے اور انہیں گرم پانی پلائیں۔ پھر ہمیں چھوڑ دیں کہ ہم دوڑیں۔ تو ان کے آقا نے ایسا ہی کیا۔ تو ان غلاموں نے اس میوے کی قے کرنے لگے اور لقمان نے پانی کی قے کی۔ پس ان کے آقا نے ان کا سچ اور ان لوگوں کے جھوٹ کو پہچان لیا۔ (شریٹی)

الحاج والودیعة

(۱۶۵) وصل بعض المسافرین لقصد الحج مدینة ونزل عند صاحب له. فلما تمت مدة الاقامة وعزم على الرحيل اخبر صاحبه ان عنده امانة وهي جملة من النقود والجواهر ويريد ان يودعها موثماً الى ان يرجع فلما سمع منه صاحبه ذلك استحيى ان يقول له ضعها عندى خوفاً من ان يظن انه طامع فيها فاشار عليه ان يضعها عند القاضي فاخذها وذهب الى القاضي وقال له انى رجل غريب وار يدالحج وعندى امانة

قدرها كذا من النقود والجواهر واريد ان اسلمها الى مولانا القاضى ليحفظها الى ان اعود من الحج واستلمها فقال له القاضى نعم خذ هذا المفتاح وافتح هذا الصندوق وضعها فيه واغلق الصندوق جيدا فَصَعَهَا وسلم المفتاح الى القاضى وسلم عليه وتوجه فلما قضى حجه ورجع ذهب الى القاضى ليطلب الامانة فقال له انى لاعرفك وانا عندى امانات كثيرة فمن اين اعرف ان لك امانة عندى واطال المحاولة معه فانصرف الرجل الى صاحبه واعلمه بذلك وعابه فى هذه المشورة فاخذه وذهب الى بعض الامراء المقربين الى الملك و اخبره بتلك القضية فوعدها انه فى غد يذهب الى القاضى ويجلس عنده ويخبره بقضية اخرى تحضه ويدخل ذلك الشخص صاحب الامانة عليهما ويطلب امانة من القاضى

حل لغات:- عَزَمَ بَابٌ ضَرَبَ سے اس کا مصدر عَزَمًا - پختہ ارادہ کرنا۔ الرَّحِيلُ - کوچ۔ النَّقُودُ نَقْدٌ کی جمع ہے روپیہ۔ سَرْمَايَةٌ - سرمایہ۔ يَوَدُّعُ بَابٌ فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مصدر وَدَّعًا - چھوڑنا۔ مُؤْتَمَنًا - بطور امانت۔ ضَعَّ بَابٌ فَتَحَ سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر اس کا مصدر وَضَعًا - رکھنا۔ طَامِعٌ لَائِحِيٌّ - اُسْلِمٌ بَابٌ تَفَعَّلَ سے اس کا مصدر التسلیم۔ سَپَرٌ دَرَكْنَا - اَلْمُحَاوَلَةُ - حیلہ سے طلب کرنا۔ تیز کرنا۔ اَلْقَضِيَّةُ - جھگڑا۔ مَعَالِمٌ - تَحَضُّسٌ بَابٌ نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر حَضًّا - اکسانا۔ برا بیچتہ کرنا۔

ترجمہ:- ایک حاجی اور امانت:- (۱۶۵) ایک مسافر حج کے قصد سے ایک شہر میں پہنچا اور اپنے ایک دوست کے پاس ٹھہرا۔ پس جب ٹھہرنے کی

مذت پوری ہوئی اور کوچ کرنے کا پختہ ارادہ کیا تو اپنے دوست کو بتایا کہ ان کے پاس روپیوں اور جواہرات کی کچھ امانت ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کو بطور امانت نہیں چھوڑے یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔ پس جب اس کا دوست نے اس سے یہ بات سنی تو شرمندہ ہوا کہ اس سے یہ کہے کہ اس کو میرے پاس رکھ دو خوف کرتے ہوئے اس بات کا کہ وہ اس کو اس بارے میں لالچی گمان کرے گا۔ تو اسے مشورہ دیا کہ اس کو قاضی کے پاس رکھ دے۔ اس نے اس کو لیا اور قاضی کے پاس گیا۔ اور اس نے قاضی سے کہا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اور حج کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس کچھ امانت ہے جس کی مقدار روپیوں اور جواہرات میں سے اس طرح ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس (امانت کو) مولانا قاضی کو سپرد کر دوں اس کی حفاظت کرے تا آن کہ میں حج سے واپس آ جاؤں۔ اور اسے وصول کر لوں۔ تو قاضی نے اسے کہا ہاں! یہ کنجی لو اور یہ صندوق کھولو اور اس (امانت) کو اس میں رکھ دو اور صندوق اچھی طرح بند کر دو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور کنجی قاضی صاحب کو سپرد کر دی اور سلام کیا اور رخصت ہوا۔

تو جب اس نے اپنا حج پورا کیا اور واپس ہوا تو قاضی کے پاس گیا تاکہ امانت طلب کرے۔ تو قاضی نے اس سے کہا بے شک میں تم کو نہیں پہچانتا ہوں اور میرے پاس تو بہت ساری امانتیں ہیں تو میں کیسے پہچانوں کہ میرے پاس تمہاری بھی امانت ہے۔ اور اس سے بہت بہانے کئے۔ پھر وہ شخص اپنے دوست کے پاس لوٹ گیا اور اس کے بارے میں اس کو بتایا اور اس نے اس کو یہ مشورہ دینے پر برا بھلا کہا۔ تو اس نے اس کو ساتھ لیا اور امرائے سلطنت میں سے کسی ایک کے پاس گیا۔ جو بادشاہ کا قریبی تھا۔ اور اس کو اس معاملہ کے بارے میں بتایا۔ پس اس نے ان دونوں سے وعدہ کیا کہ کل وہ قاضی کے پاس جائے گا اور اس کے پاس بیٹھے گا اور اس کو دوسرے معاملہ کے بارے میں بتا کر اکسائے گا

اور (اتنے میں) وہ امانت والا شخص ان کے پاس داخل ہوگا اور قاضی سے اپنی امانت طلب کر لے گا

فلما كان الغد ذهب ذلك الامير الى القاضى وجلس بجانبه فلما انتهى تعظيمه وجلاله من القاضى على حسب مقامه قال له لعل السبب الذى اوجبك الى تشرىفنا بقدمك خيرا فقال له نعم وهو خير لك انشاء الله تعالى فقال ماهو قال الامير انى فى ليلة امس طلبتني الملك فذهبت اليه فلما انتهى المجلس وانصرف الناس و اردت ان انصرف اذا هو امرنى ان اتخلف عنده فلما اختلفنا اسرالى انه يريد ان حج فى العام القابل ويريد ان يسلم المملكة جميعها لمن يعتمد ويؤتمن فى ذلك الى ان يعود بالسلامة فاستشارنى فى الامر فاشرت عليه ان يسلمها لجنابك لما نعهد عندك من الامانة والعفة والصدقة اولى من تسليمها لبعض الذوات فربما يعمل مخالفة او تطمع نفسه فى المملكة فيثير فتنة او نحو ذلك فاعجبه هذا لرائع واجمع انه بعد يومين يعقد مجلسا عامما ويفعل ما اشرت به عليه ففرح القاضى بذلك فرحا شديدا واثنى عليه

حل لغات :- انتهى باب افعال سے فعل ماضی واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اصل میں انتہی تھا قال کے قاعدہ سے انتہی ہو گیا۔ اس کا مصدر الانتہاء انتہا کو پہنچنا۔ اجلال شان، شوکت۔ تکریم باب تفعل سے مضارع صیغہ واحد متکلم، اس کا مصدر تخلفا۔ پیچھے رہنا، ٹھہرنا۔ اختلفنا باب افعال سے فعل ماضی، جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اختلفا تھا ہونا۔ اسر باب افعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس کا مصدر اسراوا

(الی) چپکے سے بیان کرنا۔ یحجج باب نصر سے فعل مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ۔ اس کا مصدر حجا قصد کرنا۔ حج کرنا۔ یسلم باب تفعل سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر تسليما (الی) سپرد کرنا۔ يعتمد باب افتعال سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر الاعتماذ (علی) بھروسہ کرنا۔ يؤتمن باب افتعال سے فعل مضارع، واحد مذکر غائب کا صیغہ۔ اس کا مصدر ائتمانا کسی کو کسی چیز کا امین بنانا۔ العفة پاکدامنی، پارسائی۔ الذوات یہ ذوقی جمع ہے۔ جس کا معنی ہے ”والا“ یثير۔ باب افعال سے فعل مضارع، اس کا مصدر اثارا فتنہ برپا کرنا۔ يعقد باب ضرب سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس کا مصدر عقدا باندھنا۔ پکا کرنا۔ اثنى۔ باب افعال سے فعل ماضی صیغہ واحد۔ اس کا مصدر اثناء (علی) تعریف کرنا۔

ترجمہ :- جب آئندہ کل ہوا تو وہ امیر قاضی کے پاس گیا۔ اور اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پس جب قاضی کی طرف سے اس کی تعظیم و تکریم ہو چکی اس کی شان کے مطابق۔ قاضی نے اس سے کہا۔ ہماری طرف آپ کے قدم رنج کا سبب کوئی اچھی بات ہوگی۔ تو امیر نے قاضی سے کہا ہاں۔ اور وہ آپ کے لیے بہتر ہے ان شاء اللہ تعالیٰ پھر قاضی نے کہا وہ کیا بات ہے؟ امیر نے کہا گذشتہ شب بادشاہ نے مجھے بلایا تو میں اس کے پاس گیا۔ پھر جب مجلس ختم ہوئی اور لوگ واپس ہوئے اور میں بھی لوٹنا چاہا۔ اسی اثنا میں مجھے حکم دیا کہ میں اس کے پاس ٹھہروں۔ پس جب ہم دونوں تنہا ہو گئے تو اس نے مجھے راز کی بات بتائی کہ وہ آئندہ سال حج کو جانا چاہتا ہے اور اپنی تمام حکومت ایسے شخص کو سپرد کر دینا چاہتا ہے جو اس سلسلہ میں قابل اعتماد اور امانت دار ہو۔ یہاں تک کہ وہ باسلامت واپس آئے۔ اس معاملہ میں اس نے مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے آپ جناب کو

حکومت کا معاملہ سپرد کرنے کا مشورہ دیا۔ کیوں کہ ہم آپ کی امانت و دیانت اور پاکدامنی اور سچائی کو پہچانتے ہیں۔ آپ کو حکومت کا سپرد کرنا دوسروں سے بہتر ہے۔ بسا اوقات مخالفانہ کارروائی کر سکتا ہے۔ یا خود حکومت کا لالچ کر سکتا ہے۔ پس وہ فتنہ یا اس جیسی کوئی اور حرکت کر سکتا ہے۔ تو اس نے میری اس رائے کو پسند کی۔ اور دو دن کے بعد ایک عام مجلس کرے گا۔ اور وہی کرے گا جس کا میں نے مشورہ دیا۔ تو قاضی اس پر بہت خوش ہوئے اور اس کی تعریف کی۔

وَإِذَا بِصَاحِبِ الْأَمَانَةِ دَاخِلٌ عَلَيْهِمَا فَمَثَلُ أَمَامِ الْقَاضِي
وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا حَضْرَةَ مَوْلَانَا الْقَاضِي أَنْ لِي أَمَانَةٌ عِنْدَكَ وَهِيَ
كَذَا وَكَذَا سَلَّمْتُهَا إِلَيْكَ وَقَتٌ كَذَا وَكَذَا فَمَا أَنْتُمْ كَلَامُهُ حَتَّى قَالَ
الْقَاضِي نَعَمْ يَا وَلَدِي وَأَنْتَ تَذَكَّرُكَ اللَّيْلَةُ عِنْدَ النَّوْمِ وَعَرَفْتُكَ
وَعَرَفْتُ أَمَانَتَكَ فَخُذْ هَذَا الْمِفْتَاحَ وَاسْتَلِّمْ أَمَانَتَكَ فَأَخْذَهَا وَسَلَّمَ
وَأَنْصَرَفَ وَأَنْصَرَفَ ذَلِكَ الْاِمِيرُ اِيضًا فَلَمَّا مَضَى الْمِيْعَادُ الَّذِي
وَعَدَهُ الْقَاضِي ذَهَبَ إِلَى الْاِمِيرِ وَسَالَهُ فِي شَأْنِ الْمَمْلُوكَةِ وَالْمَلِكِ
فَقَالَ لَهُ اِيهَا الْقَاضِي نَحْنُ لَمْ نَخْلُصْ مِنْكَ اَمَانَةَ الرَّجُلِ الْغَرِيبِ
الْحَاجِ الْاَلَمَّا مَلَكْنَاكَ الدُّنْيَا بِاجْمَعِهَا فَاِذَا مَلَكَتْهَا بَايَ شَيْءٍ
نَخْلُصُهَا فَعَرَفَ اِنْهَا حِيْلَةٌ وَعَادَ خَائِبًا.

حل لغات :- مَثَلُ بَابِ نَصَرَ يَكْرُمُ مِنْ فِعْلِ مَاضِي، وَاحِدٌ مَذَكَّرٌ
غَائِبٌ كَالصَّيْغَةِ اسْمٌ كَالْمَصْدَرِ مُثْوَلًا - كَسَى كَالصَّيْغَةِ كَسَى كَالْمَصْدَرِ مُثْوَلًا - اَمَامَ - آگے،
سَانَسَ - مَا اَتَمَّ - بَابِ اِفْعَالٍ مِنْ فِعْلِ مَاضِي مُنْفِي - صَيْغَةٌ وَاحِدَةٌ مَذَكَّرَةٌ غَائِبَةٌ اسْمٌ كَالْمَصْدَرِ
مَصْدَرُ الْاِتْمَامِ پورا کرنا۔ تَذَكَّرْتُ بَابِ تَفَعَّلٍ مِنْ فِعْلِ مَاضِي، اس کا مصدر
تَذَكَّرًا ياد کرنا۔ عَرَفْتُ بَابِ ضَرَبَ فِعْلٌ مَاضِي، وَاحِدٌ مُتَكَلِّمٌ كَالصَّيْغَةِ اس کا مصدر
عَرَفَةً وَعَرَفَانًا، پہچانا۔ جَانَا - خُذْ بَابِ نَصَرَ مِنْ فِعْلِ حَاضِرٍ مَعْرُوفٍ اس کا

مَصْدَرٌ اَخْذًا - لِيْنَا، پکڑنا۔ اَلْمِفْتَاحُ كُنْجِي - چابی۔ مَضِي بَابِ ضَرَبَ مِنْ فِعْلِ
مَاضِي، صَيْغَةٌ وَاحِدَةٌ غَائِبَةٌ اس کا مصدر مَضَاً كَذَرَجَانَا - اَلْمِيْعَادُ مَقْرَرٌ وَهِيَ
وَعْدَةٌ كَالزَّمَانَةِ - وَعَدَةُ الْقَاضِي - وَعَدَ بَابِ ضَرَبَ مِنْ فِعْلِ مَاضِي صَيْغَةٌ وَاحِدَةٌ
مَذَكَّرٌ اس میں صُوْضَمِيرٌ پوْشیدہ اس کا مصدر فاعل راجع بسوئے الامیر۔ اور ”ه“ ضمیر
مفعول بہ اول۔ راجع بسوئے الميعاد۔ اور القاضی مفعول بہ ثانی اس کا مصدر
وَعَدًا اور عِدَّةً - وَعْدَةٌ كَرْنَا - اَلْمَمْلُوكَةُ - حُكُومَتٌ - لَمْ نَخْلُصْ بَابِ تَفَعَّلٍ مِنْ
فِعْلِ نَفْيٍ - حَجْرٌ بَلَمٌ مِنْ فِعْلِ مُسْتَقْبَلٍ مَعْرُوفٍ، صَيْغَةٌ جَمْعٌ مُتَكَلِّمٌ اس کا مصدر تَخْلِيصٌ (من)
نجات دینا۔ چھڑانا۔ مَلَكْنَا بَابِ تَفَعَّلٍ مِنْ فِعْلِ مَاضِي، صَيْغَةٌ جَمْعٌ مُتَكَلِّمٌ اس کا
مصدر تَمْلِيْكٌ مالک بنانا۔ حِيْلَةٌ - بَهَانَةٌ - عَادَ بَابِ نَصَرَ مِنْ فِعْلِ مَاضِي اس کا
مصدر عَوْدًا لَوْثًا وَاِپْسَ هَوْنَا - خَائِبٌ - نَامِيْدٌ، مَحْرُومٌ -

ترجمہ :- اور اسی اثنا میں امانت والا ان دونوں کے پاس داخل ہوا۔
اور قاضی کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور سلام کیا۔ اور کہا۔ اے حضرت مولانا قاضی!
آپ کے پاس میری امانت ہے اور ایسی ایسی ہے۔ اسے میں نے آپ فلاں
فلاں وقت سپرد کیا تھا۔ پس وہ اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ قاضی نے کہا ہاں!
اے میرے بیٹے آج ہی رات کو سوتے وقت میں نے تجھے یاد کیا تھا۔ اور میں نے
تجھے پہچان لیا۔ اور تمہاری امانت کو بھی پہچان لی۔ یہ چابی لو اور اپنی امانت قبضے
میں کر لو۔ چنانچہ وہ اسے لیا۔ اور سلام کیا۔ اور واپس لوٹا۔ اور وہ امیر بھی واپس
ہوا۔ پھر جب وہ مقررہ وقت گذرا جس کا وہ قاضی سے وعدہ کیا تھا۔ وہ قاضی کے
پاس گیا اور حکومت اور بادشاہ کے بارے میں پوچھا۔ تو امیر نے اس سے کہا۔
اے قاضی! ہم تجھ سے ایک پردیسی حاجی کی امانت اس وقت تک نہ چھڑا سکے
جب تک کہ تمہیں ساری دنیا کا مالک نہ بنا دیے۔ تو جب تم دنیا کا مالک ہو جاؤ
گے تو کس چیز کے بدلے میں ہم اس کو (تم سے) چھڑائیں گے۔ پس قاضی سمجھ گیا

کہ یہ ایک بہانہ تھا اور نا امید واپس لوٹا

(۱۶۶) حکی عن حاتم الطائی انه مَرَّ يَوْمًا بِجَلَّةٍ بِنِي عَنزَةَ، فَاجْتَارَ بِأَسِيرٍ عِنْدَهُ هُمْ وَكَانَ الْأَسِيرُ صَعْلُوكًا لَا يَمْلِكُ الْفَدْيُ فَلَمَّا رَأَى حَاتِمًا صَاحَ أَغْنِنِي يَا أَبَا سَفَانَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ حَاتِمٍ مَا يَفْدِيهِ بِهِ ضَمِنَ الْفِدَاءَ لِأَمِيرِ الْجَلَّةِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَقْبِضَهُ قَبْلَ إِطْلَاقِ الْأَسِيرِ فَأَقَامَ حَاتِمٌ مَكَانَهُ فِي الْأَسْرِ وَأَرْسَلَ الْأَعْرَابِيَّ إِلَى قَوْمِهِ فِي أَحْيَاءِ طَيْئٍ بِعِلَامَةٍ مِنْهُ حَتَّى أَتَى بِالْفَدْيِ فَدَفَعَهُ إِلَى الْقَوْمِ وَأَطْلَقَ نَفْسَهُ مِنْ أَسْرِهِمْ (للحموي)

حل لغات: - جَلَّةٌ - اترنے کی جگہ مجلس - اجْتَارَ باب افعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر اَلْجَتِيَ - از - چلنا، گزرنا - اَسِيرٌ - قیدی - صَعْلُوكٌ - فقیر و رویش - لَا يَمْلِكُ - باب ضَرْبَ سے فعل مضارع منفی - صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر مَلَكًا مالک ہونا - الْفَدْيُ - مال جو چھڑانے کے لیے دیا جائے - صَاحَ باب ضَرْبَ فعل ماضی، اس کا مصدر صَيَحًا وَصَيَحَةً (بہ) چلانا، پکارنا - أَغْنِنِي - اَعْتَبَ باب افعال سے فعل امر حاضر معروف "ن" و قایم کی اور "نی" ضمیر مفعول بہ - اس کا مادہ غَوَّثَ ہے اور اس کا مصدر اِغَاثَةٌ - اعانت کرنا، مدد کرنا - يَفْدِي بِابِ ضَرْبَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر اس کا مصدر فَدَى فِدَاءً مال وغیرہ دیکر چھڑانا - ضَمِنَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر ضَمِنًا وَضَمَانًا - ضامن ہونا کفیل ہونا - اَبَى باب ضَرْبَ سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب اس کا مصدر اَبَى، باور یا ہے اس کا مصدر اَبَاءً وَابَاءَةً انکار کرنا، ناپسند کرنا - يَقْبِضُ باب ضَرْبَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر - اس کا مصدر قَبَضًا کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑنا، پنچ سے پکڑنا - اِطْلَاقٌ چھوڑنا - الْأَعْرَابِيُّ وہ گنوار جو جنگل میں خانہ

بدوش رہتے ہیں - دیہاتی - أَحْيَاءُ جمع ہے حَسَى کی بمعنی قبیلہ، محلہ - طَيْئٌ ایک قبیلہ کا نام جو يَمَنُ سے ہے جس کی طرف حاتم طائی منسوب ہے - دَفَعَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر دَفَعًا (الی) ادا کرنا - اَطْلَقَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مصدر اِلْطَاقٌ آزاد کرنا - الْأَسْرُ - قید -

ترجمہ: (۱۶۶) حاتم طائی کے سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک بنی عنزہ کے محلہ سے گزرا۔ تو ان کا گزر ایک قیدی کے پاس سے ہوا جو ان کے پاس (قید) تھا۔ اور وہ قیدی محتاج تھا فدیہ کا بھی مالک نہیں تھا تو جب اس نے حاتم کو دیکھا۔ پکارا۔ اے ابوسفانہ! میری مدد فرما۔ اور حاتم کے پاس بھی کچھ نہ تھا جس سے فدیہ ادا کرے۔ چنانچہ وہ امیر محلہ کے فدیہ کا ضامن ہو گیا۔ تو محلہ کے امیر نے انکار کر دیا۔ مگر یہ قیدی کو آزاد کرنے سے پہلے وہ فدیہ لیگا۔ اس پر حاتم طائی اس کی جگہ قید ہو گیا اور اعرابی کو بھیجا اپنی قوم کی طرف طے کے قبائل میں اپنی نشانی دیکر۔ یہاں تک کہ وہ فدیہ لیکر آ گیا۔ تو حاتم نے اس قوم کو فدیہ ادا کیا اور اپنے آپ کو ان کی قید سے آزاد کر لیا۔

امیر بلخ و کلبہ

(۱۶۷) حَكَى حَاتِمُ الْأَصَمِ انْ عَلِيَّ بْنَ عَيْسَى بْنِ مَاهَانَ كَانَ امِيرًا بَلْخَ وَكَانَ يُحِبُّ كَلَابَ الصَّيْدِ فَفَقَدَ كَلْبًا مِنْ كِلَابِهِ يَوْمًا فَاتَّهَمَ بِهِ جَارَ شَفِيْقٍ فَاسْتَجَارَ بِهِ فَدَخَلَ شَفِيْقٌ عَلَى الْأَمِيرِ وَقَالَ خَلَوْ سَبِيلَهُ فَإِنِّي أُرْذِلُكُمْ كَلْبَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَخَلَوْا سَبِيلَهُ فَانصَرَفَ شَفِيْقٌ مُهْتَمًّا لِمَا صَنَعَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الثَّلَاثِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَلْخَ غَائِبًا وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ شَفِيْقٍ وَكَانَ لِشَفِيْقٍ فَتَى وَهُوَ رَفِيْقُهُ رَأَى فِي الصَّحْرَاءِ كَلْبًا فِي رَقَبَتِهِ قَلَادَةٌ

فَقَالَ أَهْدِيهِ إِلَى شَفِيقٍ فَحَمَلَهُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ كَلْبُ الْأَمِيرِ فَسَلَّمَهُ إِلَيْهِ. (للقزويني)

حل لغات :- يُحِبُّ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِحْبَابٌ محبت کرنا۔ كِلَابٌ جمع ہے كَلْبٌ کی، كَتَبَا الصَّيْدَ شكار۔ فَقَدَ باب ضَرْبِ فعل ماضی، اس کا مصدر فَقَدَا کھونا، گم کرنا۔ اِنَّهُمْ باب افعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر۔ اس کا مصدر اَلَايْتُهُمْ بدگمانی کرنا۔ تہمت لگانا۔ جَارٌ۔ پڑوسی۔ اِسْتَجَارَ باب استنصار سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر، اس کا مادہ جیم و او اور یا ہے۔ اس کا مصدر اَلَاسْتَجَارُ۔ فریادرسی چاہنا، پناہ لینا۔ خَلُّوا۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر۔ مادہ خاء، لام اور یا، ہے اس کا مصدر تَخَلَّيْتُمْ (سبیلہ) آزاد کرنا۔ اَرُذُ باب نَصَرَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد متکلم، اس کا مصدر رَذَا۔ واپس کرنا، لوٹانا۔ مُهْتَمٌّ غمگین۔ باب افعال سے اسم مفعول۔ صَنَعَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر صَنَعَا۔ بنانا۔ فَتَى جوان۔ رَقَبَةٌ۔ گردن۔ قَلَانِدَةٌ۔ پٹہ۔ اُهْدِي باب تفعیل سے فعل مضارع، صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر تَهْدِيَةٌ (الیہ) تحفہ دینا۔ حَمَلَهُ باب تفعیل سے فعل ماضی، ضمیر مفعول بہ ہے اس کا مصدر تَحْمِيلاً (القوم) کوچ کرنا۔ اٹھانا۔

ترجمہ :- حاتم آصم نے بیان کیا کہ علی بن عیسیٰ بن ماہان بلخ کا امیر تھا۔ اور وہ شکاری کتوں سے بہت پیار کرتا تھا۔ پس ایک دن اس کے کتوں میں سے ایک کتا کھو گیا۔ تو اس نے شفیق کے پڑوسی پر تہمت لگا دی۔ وہ اس سے (یعنی شفیق سے) فریادرسی کی۔ چنانچہ شفیق امیر کے پاس گیا اور کہا میں آپ کو آپ کا کتا تین دن تک لوٹا دوں گا۔ تو انہوں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اب شفیق غمگین ہو کر لوٹا اس کے سبب جو کچھ ہوا۔ پھر جب تیسرا دن ہوا۔ اور اہل بلخ کا ایک شخص غائب تھا جو شفیق کے دوستوں میں سے تھا۔ شفیق کا ایک جوان تھا جو اس شخص کا

دوست تھا، اس نے جنگل میں ایک کتا دیکھا جس کی گردن میں پٹہ تھا۔ تو اس نے کہا کہ اسے میں شفیق کو تحفہ میں دوں گا۔ چنانچہ وہ اسے لے کر شفیق کے پاس کوچ کیا۔ تو اتفاق سے وہ امیر کا کتا تھا۔ تو شفیق اسے امیر کو سپرد کر دیا۔ (قزوینی)۔

أَبُو دُلْفٍ وَجَارِهِ

(۱۶۸) يَزُوِي أَنْ رَجُلًا كَانَ جَارًا لِأَبِي دُلْفٍ بِنِعْدَادٍ فَادْرَكَتُهُ حَاجَةٌ وَرَكِبَهُ دِينَ قَادِحٌ حَتَّى اِخْتَجَّ إِلَى بَيْعِ دَارِهِ فَسَاوَمُوهُ فِيهَا فَسَمَّى لَهُمُ الْفَ دِينَارٌ فَقَالُوا لَهُ أَنْ دَارَكَ تَسَاوَى خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ فَقَالَ أبيعُ دَارِي بِخَمْسِ مِائَةٍ وَجَوَارِ أَبِي دُلْفٍ بِخَمْسِ مِائَةٍ فَبَلَغَ أَبَا دُلْفٍ الْخَبْرَ فامر بقضاء دينه وَوَصَلَهُ وَقَالَ لَا يَنْتَقِلُ مِنْ جَوَارٍ نَا فَاَنْظُرْ كَيْفَ صَارَ الْجَوَارُ يُبَاعُ كَمَا يُبَاعُ الْعُقَارُ وَقَالَ الشاعِرُ يَلُو مُونِي ان بعث بالرخص منزلى - ولم يعلموا جارا هناك يُنْعِصُ فَقُلْتُ لَهُمْ كُفُّوا الْمَلَامَ فَإِنَّمَا بِحَيْرَانِهَا تَغْلُو الدِّيَارَ وَتَرُخُّصُ (للشريشي)

حل لغات :- اَدْرَكَتْ باب افعال سے فعل ماضی، اس کا مصدر اَلْاَدْرَاكُ پانا۔ حَاجَةٌ اس کا فاعل ہے۔ دَيْنٌ۔ قَرَضٌ۔ قَادِحٌ۔ بہت۔ اِحْتَجَّ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مادہ حَوَّجٌ ہے اس کا مصدر اِحْتِجَّاجٌ (الیہ) محتاج ہونا۔ سَاوَمُوهُ باب مُفَاعَلَةٌ سے فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر مُسَاوَمَةٌ سامان کا بھاؤ کرنا۔ تَسَاوَى۔ برابر۔ بَلَغَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَلَّوْغٌ پہنچنا۔ وَصَلَ باب ضَرْبِ سے فعل ماضی،

اس کا مصدر وَصَلًا وَصَلَةً۔ نیکی کرنا۔ دینا۔ لَا يَنْتَقِلُ باب افعال سے فعل
نہی، اس کا مصدر الْإِنْتِقَالُ۔ بدلنا۔ منتقل ہونا۔ الْعَقَارُ گھر کا سامان، جائداد۔
يَلُومُونَ باب نَصَرَ سے فعل مضارع صيغة جمع مذکر غائب اس کا مادہ لَوْمٌ ہے
اور اس کا مصدر لَوْمًا۔ ملامت کرنا۔ الرَّخْصُ۔ سَسْتًا۔ يُنْعِصُ باب تَفْعِيل
سے فعل مضارع اس کا مصدر تَنْغِصُ مکتدّر کرنا۔ کدورت امیز کرنا۔ كُفُوا
باب نَصَرَ سے فعل امر صيغة جمع مذکر حاضر۔ اس کا مصدر كَفَّوْا كَفَافَةً (عن)
باز رہنا، روکنا۔ جِيْرَانُ جمع ہے جَارٌ کی۔ پڑوسی ہمسایہ۔ تَغْلُوْا باب نَصَرَ سے
فعل ماضی، صيغة واحد مؤنث غائب اس کا مصدر غَلُّوا زیادہ ہونا۔ تُرْخِصُ
باب كَزَمَ سے فعل مضارع صيغة واحد مؤنث غائب اس کا مصدر رُخْصًا سستا
ہونا۔

ترجمہ: ابودلف اور اس کا پڑوسی۔ (۱۶۸) روایت کی جاتی ہے کہ
بغداد میں ایک شخص ابودلف کا پڑوسی تھا۔ تو اس کو ایک ضرورت پیش آگئی اور اس
پر ایک بہت بڑا قرض چڑھ گیا۔ یہاں تک کہ اپنا گھر بیچنے کی نوبت آگئی۔ چنانچہ
لوگوں نے اس سے اس کا بھاؤ کیا تو وہ ایک ہزار دینار بتایا۔ لوگوں نے کہا تمہارا
گھر تو پانچ سو دینار کے برابر ہے۔ اس پر اس نے کہا میں تو اپنا گھر پانچ سو ہی میں بیچ
رہا ہوں۔ اور ابودلف کے پڑوس کو پانچ سو میں (بیچ رہا ہوں) پس جب ابودلف
کو یہ خبر پہنچی تو اس نے قرض ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کیساتھ بھلائی کی (یعنی
انعام سے نوازا) اور کہا ہمارے پڑوس سے مت جاؤ۔ غور کرو کس طرح پڑوس کی
قیمت لگی جیسا کہ جائداد کی قیمت لگتی ہے۔ اور شاعر نے کہا۔ لوگ مجھ پر ملامت
کرتے ہیں کہ میں نے اپنا گھر سستا میں بیچ دیا حالانکہ وہ لوگ نہیں جانتے ہیں
وہاں کے پڑوسی کو جو (زندگی کو) مکتدّر بنا دیتا ہے۔ پس میں نے ان لوگوں سے
کہا (اپنی) ملامت روکے رکھیں کیوں کہ گھروں کے پڑوسیوں کی وجہ ان کی قیمت

بڑھتی اور گھٹتی ہے۔

ابوالعلاء المعری والغلام

(۱۶۹) حُكِيَ أَنَّ غَلَامًا لَقِيَ أَبَا الْعَلَاءِ الْمُعَرِّيَ فَقَالَ مَنْ

أَنْتَ يَا شَيْخٍ؟ قَالَ فَلَانٌ قَالَ أَنْتَ الْقَائِلُ فِي شِعْرِكَ.

وَأِنِّي وَإِنْ كُنْتُ الْآخِيزَرَّ مَانَةً. لَا تِ بِمَالٍ تَسْتَطِغَةُ الْوَائِلُ

قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا عَمَّاهُ أَنَّ الْوَائِلَ قَدَرَ تَبُّوا ثَمَانِيَةَ وَعِشْرِينَ حَرْفًا

لِلْهَجَاءِ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَزِيدَ عَلَيْهَا حَرْفًا (قَالَ) فَدَهَشَ الْمُعَرِّي مِنْ

ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْغَلَامَ لَا يَعْيشُ لِشِدَّةِ حَذْقِهِ وَتَوَقُّدِ

فَوَادِهِ. (للقليوبي)

حل لغات: - لَقِيَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر لِقَاءٌ۔

دیکھنا، ملاقات کرنا۔ لَا تِ باب ضَرَبَ فعل مضارع، صيغة واحد متکلم، اس میں لام

برائے تاکید۔ اس کا مادہ الف تا اور یا ہے اس کا مصدر اِتَّانَا (ب) لانا۔ لَمْ

تَسْتَطِغَةُ باب استنصار سے نفی جہلیم، صيغة واحد مؤنث غائب، اور ”ه“ ضمیر

مفعول بہ ہے اس کا مادہ طَوْعُ ہے اس کا مصدر اِلسْتِطَاعَةُ طاعت رکھنا۔

الْوَائِلُ جمع ہے اَوَّلُ کی۔ قَدَرَ تَبُّوا۔ باب تَفْعِيل سے فعل ماضی قریب اس کا

مصدر تَرْتِيبٌ، ترتیب دینا۔ اَلْهَجَاءُ۔ حروف کا جوڑ۔ حروف اَلْهَجَاءِ۔ یعنی

الف سے لے کر یا تک اور ان کا نام حروف التَّهْجِيّ اور التَّهْجِيَّة بھی ہے۔

تَزِيدُ باب ضَرَبَ فعل مضارع، اس کا مصدر زَيْدًا زیادہ کرنا۔ دَهَشَ باب

سَمِعَ سے فعل ماضی صيغة واحد مذکر غائب اس کا مصدر دَهَشًا حیران ہونا، ہکا باکا

ہونا۔ لَا يَعْيشُ باب ضَرَبَ سے مضارع منفی معروف، اس کا مصدر عَيْشًا۔

زندہ رہنا۔ حَذْقٌ عقلمندی۔ تَوَقُّدٌ باب تَفَعَّل سے مصدر ہے روشن مشتعل ہونا۔

الْفَوَادُ - دل

ترجمہ:- (۱۶۹) ابوالعلاء المعری اور ایک لڑکا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک لڑکا کی ملاقات ”ابوالعلاء المعری“ سے ہوئی تو لڑکا پوچھا جناب! آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا فلاں ہوں۔ لڑکا نے کہا آپ ہی ہیں جو اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔ ”میں اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں ہوں لیکن میں وہ کرنے والا ہوں جو پہلے (لوگ) نہ کر سکتے“۔ ابوالعلاء نے کہا ہاں۔ لڑکا نے کہا۔ چچا جان! پہلے لوگوں نے حروف تہجی کو اٹھائیس (۲۸) حروف میں مرتب کئے ہیں۔ پس آپ اس پر ایک حرف زیادہ کر سکتے ہیں۔ (راوی نے کہا) اس پر ابوالعلاء المعری حیران ہو گیا۔ اور کہا کہ یہ لڑکا اپنی کامل عقلمندی اور روشن دل کی وجہ سے (زیادہ دن) زندہ نہیں رہے گا۔ (قلیوبی)

یزید و بدویہ

(۱۷۰) كَأَنَّ يَزِيدَ بِنُ الْمَهْلَبِ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنْ سِجْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُسَافِرُ فِي الْبَرِّيَةِ مَعَ ابْنِهِ مَعَاوِيَةَ فَمَرَّ بِامْرَأَةٍ بَدْوِيَةٍ فَذَبَحَتْ لَهَا مَعْنَزَةً فَلَمَّا أَكَلَا قَالَ يَزِيدٌ لِابْنِهِ مَا يَكُونُ مَعَكَ مِنَ النَّفَقَةِ؟ قَالَ مِائَةٌ دِينَارٍ قَالَ أَعْطَاهَا إِيَّاهَا، هَذِهِ فَقِيرَةٌ يُرْضِيهَا الْقَلِيلُ وَهِيَ مَا تَعْرِفُكَ. قَالَ إِنَّ كَأَنَّ يَرْضِيهَا الْقَلِيلُ فَأَنَّا لَا يَرْضِيَنِي إِلَّا الْكَثِيرُ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْرِفُنِي فَأَنَا أَعْرِفُ نَفْسِي (ابن قتيبه)

حل لغات:- خُرُوجُ باب نصر سے مصدر ہے۔ نکلنا۔ بعض حضرات خَرَجَ يَخْرُجُ خَرْجًا اور دَخَلَ يَدْخُلُ دَخْلًا اور جَلَسَ يَجْلِسُ جَلْسًا گردانتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے خَرَجَ يَخْرُجُ خُرُوجًا۔

دَخَلَ يَدْخُلُ دُخُولًا - جَلَسَ يَجْلِسُ جُلُوسًا گردانا چاہئے۔ سِجْنٌ قیدخانہ۔ الْبَرِّيَّةُ جنگل بیابان۔ جَمْعُ بَرَارِيٍّ - بَدْوِيَّةٌ مَوْنُثٌ بَدْوِيٌّ كِي۔ دیہاتی عورت جمع بَدَاوِيٌّ - ذَبَحَتْ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، صیغہ واحد مَوْنُثٌ اس کا مصدر ذَبَحًا - ذَنَحَ کرنا۔ عَنَزَةٌ بکری۔ النَّفَقَةُ خرچہ۔ أَعْطَى - باب افعال امر حاضر معروف اس کا مصدر اَعْطَاءٌ دینا۔ مادہ عین، طاء، اوری، ہے۔ يُرْضِيُّ باب افعال سے فعل مضارع اس کا مصدر اِرْضِيَاءٌ خوش کرنا۔

ترجمہ:- (۱۷۰) یزید اور ایک دیہاتی عورت۔ یزید بن مہلب عمر بن عبدالعزیز کے قیدخانہ سے نکلنے کے بعد جنگل میں سفر کر رہے تھے۔ اپنے بیٹے معاویہ کے ساتھ۔ تو ایک دیہاتی عورت کے پاس سے ان کا گذر ہوا۔ (اس دیہاتی عورت نے) ان دونوں کے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پس جب دونوں کھانے سے فارغ ہوئے۔ یزید نے اپنے بیٹے سے کہا تمہارے پاس کتنا خرچہ ہے؟ اس نے کہا سو (۱۰۰) اشرفیاں۔ انھوں نے کہا (اس میں سے تھوڑی) اس عورت کو دے دو یہ محتاج ہے تھوڑی ہی اسے خوش کر دے گی۔ اور وہ تو تمہیں پہچانتی (بھی) نہیں۔ اس کے بیٹے نے کہا اگرچہ تھوڑی اس کو خوش کر سکتی ہے۔ اگرچہ وہ مجھے نہیں پہچانتی ہے مگر میں تو اپنے نفس کو پہچانتا ہوں۔ (ابن قتیبه)

الْعَفْوُ

(۱۷۱) وَقَعَتْ دِمَاءٌ بَيْنَ حَيَيْنٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَأَقْبَلَ أَبُو سَفْيَانَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ وَاضِعَ رَأْسِهِ إِلَّا رَفَعَهُ فَقَالَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ هَلْ لَكُمْ فِي الْحَقِّ أَوْفَى مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنَ الْحَقِّ؟ قَالُوا هَلْ شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الْحَقِّ قَالَ نَعَمْ الْعَفْوُ فَبَادَرَ الْقَوْمَ فَاصْطَلَحُوا (المشريشي)

حل لغات :- وقعت باب ضَرَبَ سے فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب اس کا فاعل دِمَاءٌ ہے اس کا مصدر وَقُوعًا۔ گرنا۔ ثابت ہونا۔ دِمَاءٌ جمع ہے الدَّمُّ کی۔ خون۔ اس کی اصل دَمِيٌّ یا بقول بعض دَمُوٌّ ہے۔ لام کلمہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور کبھی میم سے بدل لیتے ہیں اور دَمٌ مشدّد بولتے ہیں۔ حَيِّينِ تشبیہ ہے حَيٍّ کا بمعنی قبیلہ، محلہ۔ اَقْبَلَ باب افعال سے فعل ماضی، اس کا مصدر اَلْاِقْبَالَ (علیہ) متوجہ ہونا۔ بَقِيَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر بَقِيَ ثابت رہنا۔ بَادَرَ باب مفاعلة سے فعل ماضی، اس کا مصدر مُبَادَرَةٌ۔ جلدی کرنا۔ اِصْطَلَحُوا۔ باب افعال سے فعل ماضی، صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر اَلْاِصْطِلَاحُ رضامند ہونا۔ عرف خاص۔ کسی چیز پر اتفاق کر لینا۔ اس کا مادہ صَلَّحٌ ہے۔

ترجمہ :- (۱۷۱) معانی۔ قریش کے دو قبیلوں کے درمیان خونریزی واقع ہوئی تو ابوسفیان (ان کی طرف) متوجہ ہوئے۔ (جو قریش کا سردار تھا) پس کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنا سر جھکائے (بیٹھا) ہو مگر سر بلند نہ کیا ہو۔ چنانچہ ابوسفیان نے کہا۔ اے قریش کی جماعت (لوگو) کیا تم حق یا وہ چیز جو حق سے (بھی) بہتر ہو (پسند) کرو گے؟ انھوں نے کہا کیا حق سے بھی بہتر کوئی چیز ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں! وہ معافی ہے۔ (یہ سن کر) سب آگے بڑھے اور اتفاق و صلح کر لی۔

الرشید و حمید

(۱۷۲) غضب الرشید علی حمید الطوسی فدعاه بالنطع والسیف فبکی فقال له ما یبکیک؟ فقال واللہ یا امیر المومنین ما افزع من الموت لانه لا بدمنه وانما بکیک اسفا علی

خروجی من الدنيا و امیر المومنین ساخط علی فضحك و عفاعنه۔ (لابشہی)

حل لغات :- غَضِبَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر غَضِبًا۔ غضبناک ہونا۔ دَعَا باب نَصَرَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر دَعَيْتُ۔ بلانا۔ اَلنَّطْعُ چڑے کا فرش جو مجرم کو قتل کرنے کے لیے بچھایا جائے۔ اَلسَّيْفُ تلوار۔ بَکِيَ۔ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَكَيْتُ۔ رونا۔ اَفْزَعُ باب فَتَحَ سے فعل مضارع، صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر فَرَزَ عَاخُوفٌ کرنا۔ اَسْفَا۔ باب سَمِعَ کا مصدر ہے غمگین ہونا۔ سَاخَطُ باب سَمِعَ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ غضبناک۔ ناراض۔ ضَحِكَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر ضَحِيحًا۔ ہنسا۔ مسکرانا۔ عَفَا۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر۔ عَفُوًّا۔ درگزر کرنا۔

ترجمہ :- (۱۷۲) رشید اور حمید کا واقعہ: ایک بار رشید حمید طوسی پر غصہ ہوا تو اس نے قتل کے لیے چڑے کا فرش اور تلوار لے کر بلایا۔ تو حمید رو پڑے۔ چنانچہ رشید نے اس سے کہا تجھے کیا چیز رلا رہی ہے؟ اس نے کہا اے امیر المومنین! بخدا میں موت سے نہیں ڈر رہا ہوں۔ اس لیے کہ اس سے تو چھٹکارہ ہی نہیں ہے۔ میں تو رو اس لیے رہا ہوں کہ دنیا سے میرا نکلتا اس حالت میں ہو رہا ہے کہ امیر المومنین مجھ سے ناراض ہیں۔ اس پر رشید نے ہنسا اور اس کو معاف کر دیا۔ (ابشہی)

المصور والمسروق

(۱۷۳) حکى عن اهل الروم ان مصورا دخل بلد الیلا و نزل بقوم فضیفوہ فلما سکر قال انی صاحب مالٍ ومعی کذا و کذا

دِينَارًا فَسَقَوْهُ حَتَّى طَفَعَ وَأَخَذَ وَأَمْلَكَانَ مَعَهُ وَحَمَلُوهُ إِلَى
مَوْضِعٍ بَعِيدٍ مِنْهُمْ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَكَانَ غَرِيْبًا لَمْ يَعْرِفِ الْقَوْمَ وَلَا
الْمَكَانَ نَهَبَ إِلَى وَالِي الْمَدِيْنَةِ وَشَكَا فَقَالَ لَهُ الْوَالِي هَلْ تَعْرِفُ
الْقَوْمَ؟ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَعْرِفُ الْمَكَانَ؟ قَالَ لَا قَالَ فَكَيْفَ السَّبِيْلُ
إِلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي أُصَوِّرُ صُوْرَةَ الرَّجُلِ وَصُوْرَةَ أَهْلِهِ
فَأَعْرِضُهَا عَلَى النَّاسِ لَعَلَّ أَحَدًا يَعْرِفُهُمْ فَفَعَلَ ذَلِكَ وَعَرَضَهَا
الْوَالِي النَّاسَ فَقَالُوا إِنَّهَا صُوْرَةُ فُلَانِ الْحَمَامِيِّ وَأَهْلِهِ فَأَمَرَ
بِإِحْضَارِهِ فَإِذَا هُوَ صَاحِبُهُ فَاسْتَرَدَّ دَمِيْنَةَ الْمَالِ. (اثر البلاد
للقرظيني)

حل لغات :- الْمَصَوِّرُ - تصویر ساز - الْمَسْرُوْقُ - چوری -
ضَيَّفُوا باب تفعیل فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر تَضَيَّفُوا مہمان
بنانا۔ خاطر تواضع کرنا۔ سَكِرَ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر سَكِرَ۔
مست ہونا۔ مدہوش ہونا۔ سَقَوْا۔ باب ضَرَبَ فعل ماضی، صیغہ جمع مذکر، اس کا
مصدر سَقَى۔ پلانا۔ طَفَعَ باب فَتَحَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر طَفَعًا۔
بھرجانا اور بہہ پڑنا۔ مَوْضِعٌ جگہ۔ شَكَا۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی صیغہ واحد
غائب اس کا مصدر شَكُوْا شکایت کرنا۔ اس کا مادہ شِئِنَ کاف اور یا ہے۔
الْوَالِي مالک، حاکم۔ السَّبِيْلُ راستہ اُصَوِّرُ۔ باب تفعیل سے فعل مضارع
صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر تَصَوِّرُ تصویر بنانا۔ اَعْرِضُ باب ضَرَبَ سے
فعل امر حاضر معروف اس کا مصدر عَرَضًا۔ پیش کرنا۔ اِحْضَارٌ حاضر کرنا
باب افعال کا مصدر ہے۔ اِسْتَرَدَّ باب استفعال سے فعل ماضی اس کا مصدر
اِسْتَرَدَّدًا۔ واپس لینا۔

ترجمہ :- (۱۷۳) تصویر ساز اور چوری۔ اہل روم کے بارے میں

حکایت بیان کی گئی۔ ایک تصویر ساز شہر ”یلا“ میں پہنچا اور ایک قوم کے پاس اترا تو
انہوں نے اس کی خاطر تواضع کی۔ تو جب وہ نشہ سے مدہوش ہوا تو کہا: میں مال
والا ہوں اور میرے پاس اتنی اتنی اشرفیاں ہیں۔ (یہ سن کر) ان لوگوں نے اسے
اور پلایا یہاں تک کہ وہ بریز ہو گیا۔ اور ان لوگوں نے جو کچھ اس کے پاس تھا لے
لیا۔ اور اسے اٹھا کر ایسی جگہ ڈال دیا جو ان سے بہت دور ہے۔ پس جب صبح ہوئی
تو وہ اجنبی نہ (وہاں کے) لوگوں کو پہچانتا ہے اور نہ ہی اس جگہ کو۔ وہ شہر کے حاکم
کے پاس گیا اور شکایت کی۔ تو حاکم نے اس سے کہا۔ کیا تم ان لوگوں کو پہچانتے
ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ حاکم نے کہا کیا تم اس جگہ کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔
تو حاکم نے کہا تو پھر اس تک پہنچنے کا راستہ کیا ہوگا؟ اس پر اس شخص نے کہا میں اس
شخص کی اور اس کے گھر والوں کی تصویر بنا دیتا ہوں آپ اسے لوگوں کے سامنے
پیش کریں۔ شاید کوئی شخص انہیں پہچان جائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا (یعنی
تصویر بنائی) اور حاکم نے اسے لوگوں پر پیش کی۔ تو لوگوں نے کہا کہ یہ تصویر فلاں
جمامی اور اس کے گھر والے کی ہے۔ حاکم نے اسے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ تو یہ
وہی شخص تھا (جس سے اس کا معاملہ ہوا تھا) چنانچہ تصویر ساز نے اس سے مال
واپس لے لیا۔ (قرظینی کی آثار البلاد سے)

الندیم والجام

(۱۷۴) يُقَالُ إِنَّهُ كَانَ لِنُوشِيْرَوَانَ نَدِيْمٌ وَكَانَ فِي
مَجْلِسِ الشَّرَابِ جَامٌ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالْجَوْهَرِ فَسَرَقَهُ النَّدِيْمُ
وَنَظَرَ إِلَيْهِ نُوشِيْرَوَانٌ وَرَأَاهُ وَهُوَ يَخْفِيهِ فَجَاءَهُ الشَّرَابِيُّ وَطَلَبَ
الْجَامَ فَلَمْ يَجِدْهُ. فَنَادَى يَا أَهْلَ الْمَجْلِسِ! قَدْ ضَاعَ لَنَا جَامٌ مِنْ
ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالْجَوْهَرِ فَلَا يَخْرُجُ أَحَدٌ حَتَّى يَرُدَّ الْجَامَ فَقَالَ

نوشیروان للشرابی مَكْنُهُمْ مِنَ الْخُرُوجِ فَإِنَّ الَّذِي سَرَقَ
مَائِعِيْدَهُ وَالَّذِي رَأَاهُ مَائِعِيْزٌ عَلَيْهِ. (للطرطوشی)

حل لغات :- النَّيْدِيْمُ ہم نشیں۔ اَلْجَامُ۔ شراب پینے کا پیالہ۔
ذَهَبٌ سونا۔ مُرْصَعٌ جڑاؤ۔ موتی باجوہرات جڑا ہوا۔ اَلْجَوْهَرُ قیمتی پتھر۔
سَرَقَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر سَرَقًا چوری کرنا۔ چرانا۔
يُحَقِّقِيْهِ باب افعال سے فعل مضارع ”ہ“ ضمیر مفعول بہ اس کا مصدر اَلْاِحْقَافُ
چھپانا۔ نَادِيٌّ۔ باب مُفَاعَلَةٌ سے فعل ماضی، اس کا مادہ نَشَّ دال اور یا ہے، اس کا
مصدر مُنَادَاةٌ پکارنا۔ قَدْ ضَاعَ باب ضَرَبَ فعل ماضی قریب اس کا مصدر
ضَيَعًا۔ ضائع کرنا۔ اس کا مادہ ضَادٍ اور عَيْن ہے۔ مَكَّنَ باب تَفَعُّلٍ سے فعل
امر حاضر معروف۔ اس کا مصدر تَمَكَّنَ قَدْرَت دینا۔ مَائِعِيْدٌ باب افعال سے
فعل مضارع منفی اس کا مصدر اِعَادَةٌ لوٹانا۔ مَائِعِيْزٌ باب ضَرَبَ سے فعل
مضارع منفی غَمْرًا آنکھ پلک یا آبرو سے اشارہ کرنا۔

ترجمہ :- (۱۷۴) شرابی ہم نشیں اور شراب کا پیالہ بیان کیا جاتا
ہے کہ نوشیروان کا ایک شرابی ساتھی تھا اور شراب کی مجلس میں ایک سونے کا پیالہ
تھا۔ جو ہیرے جواہرات سے جڑا ہوا تھا۔ (ایک دن) اس ساتھی نے اس پیالہ کو
چرا لیا۔ اور نوشیروان نے اسے دیکھ لیا۔ اور اسے اس وقت بھی دیکھا جب وہ پیالہ
چھپا رہا تھا۔ پس جب شرابی آیا اور پیالہ ڈھونڈا تو نہیں پایا۔ چنانچہ اس نے اعلان
کیا اے مجلس کے لوگو! ہمارا سونے کا پیالہ جو ہیرے جواہرات سے جڑا ہے
کھو گیا۔ ہرگز کوئی شخص نہیں نکلے گا جب تک کہ پیالہ واپس نہ کر دے۔ نوشیروان
نے شرابی سے کہا۔ انہیں نکلنے کی طاقت دو (یعنی نکلنے دو) اس لیے کہ جو چرایا ہے
وہ نہی لوٹائے گا۔ اور جس نے دیکھا ہے وہ نہیں بتائے گا۔ (طرطوشی)

الکَنْزُ وَالسَّيَّاحُ

(۱۷۵) كَانَ فِي غَابِرِ الزَّمَانِ ثَلَاثَةٌ سَائِرِينَ فَوَجَدُوا
كَنْزًا فَقَالُوا قَدْ جُعْنَا فَلَيْمِضُ وَاحِدٌ مِنَّا وَلِيَبْتَغَ لَنَا طَعَامًا فَمَضَى
لِيَأْتِيَهُمْ بِطَعَامٍ فَقَالَ الصَّوَابُ أَنْ أَجْعَلَ لَهُمَا فِي الطَّعَامِ سَمًّا قَاتِلًا
لِيَأْكُلَاهُ فَيَمُوتَا وَأَنْفِرَ دُنَا بِلِ الْكَنْزِ دُونَ نَهْمَا فَفَعَلَ ذَلِكَ وَسَمَّ
الطَّعَامَ وَاتَّفَقَ الرَّجُلَانِ الْآخِرَانِ أَنَّهُمَا إِذَا وَصَلَ إِلَيْهِمَا بِالطَّعَامِ
قَتَلَاهُ وَانْفَرَدَا بِالْكَنْزِ دُونَهُ فَلَمَّا وَصَلَ إِلَيْهِمَا بِالطَّعَامِ الْمَسْمُومِ
قَتَلَاهُ وَأَكَلَا مِنَ الطَّعَامِ فَمَاتَا فَاجْتَاَزَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ بِذَلِكَ الْمَكَانِ
فَقَالَ لَا ضَحَايِهِ هَذِهِ الدُّنْيَا فَاَنْظُرُوا كَيْفَ قَتَلْتُمْ هُوَلَاءِ الثَّلَاثَةَ
وَبَقِيَتْ بَعْدَهُمْ وَيْلٌ لِّطُلَّابِ الدُّنْيَا مِنَ الدِّيَانِ (للغزالی)

حل لغات :- الْكَنْزُ۔ خزانہ۔ السَّيَّاحُ۔ ملکوں اور شہروں کی سیر
کرنے والا۔ الْغَابِرُ گذرا ہوا۔ سَائِرِينَ جمع ہے سَائِرٌ کی۔ سیر کرنے والا۔
قَدْ جُعْنَا باب نَصَرَ سے فعل ماضی، صیغہ جمع متکلم۔ مادہ جِیم، داوا اور عین ہے اس
کا مصدر جَوْعًا۔ بھوکا ہونا۔ لَيْمِضُ باب ضَرَبَ سے فعل امر غائب صیغہ
واحد غائب اس کا مصدر مُضِيًّا۔ پورا کرنا۔ جانا۔ لِيَبْتَغَ باب افعال سے فعل
امر غائب صیغہ واحد غائب اس کا مصدر اَلِابْتِغَاءُ۔ خریدنا۔ طَعَامٌ کھانا۔ سَمٌّ۔
زہر۔ يَمُوتُ۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع، اس کا مصدر مَوْتًا مرنا۔ اَنْفَرَدُ
باب افعال سے فعل مضارع صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر اَلِانْفِرَادُ۔ اکیلا ہونا۔
الْمَسْمُومُ۔ زہر آلود۔ اِجْتَاَزَ باب افعال سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر اس کا
مصدر اَلِاجْتِيَاؤُ۔ چلنا، گذرنا۔ وَيْلٌ۔ خرابی۔ طُلَّابٌ زیادہ طلبگار۔
الدِّيَانُ۔ بدلہ لینے والا۔

ترجمہ: گذشتہ زمانے کی (بات ہے) تین آدمی سفر کر رہے تھے۔ تو انھوں نے ایک خزانہ پایا۔ پھر ان لوگوں نے کہا ہم تو بھوکے ہیں۔ تو ہم میں سے کوئی جائے اور ہمارے لئے کھانا لے کر آئے۔ چنانچہ ایک آدمی گیا تاکہ ان کے لئے کھانا لائے۔ پس اس نے کیا (یعنی سوچا) درست یہ ہے کہ میں کھانا میں ان کے لئے زہر قاتل ملا دوں تاکہ اسے کھا کے وہ دونوں مرجائیں اور میں اکیلا ہو جاؤں اور میں تنہا خزانہ کا مالک بن جاؤں۔ پس اس نے ایسا ہی کیا اور کھانے میں زہر ملا دیا۔ (ادھر) باقی دونوں نے اتفاق کر لیا جب وہ شخص کھانا لے کر ان کے پاس پہنچے تو اسے قتل کر دیں اور دونوں تنہا خزانے کے مالک بن جائیں۔ چنانچہ جب وہ شخص زہر آلود کھانا لیکر ان کے پاس پہنچا تو ان دونوں نے اسے مار ڈالا۔ اور کھائے تو وہ دونوں بھی مر گئے۔ (اس کے بعد) کسی حکیم کا اس جگہ سے گذر ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا یہ دنیا ہے۔ دیکھو! کیسے ان تینوں کو مار ڈالا۔ اور ان کے بعد خود باسلامت باقی ہے۔ خرابی ہے دنیا کے طلبگاروں کے لیے بدلہ لینے والے (معبود) کی طرف سے۔ (امام غزالی)

الْجَارِيَةُ وَالْقِصَّةُ

(۱۷۶) جَاءَتْ جَارِيَةٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بِقِصَّةٍ مِنْ ثَرِيدٍ تَقَدَّمَ مَهَا إِلَيْهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَاسْرَعَتْ مِنْهَا فَسَقَطَتْ مِنْ يَدِهَا فَاَنْكَسَرَتْ فَاصَابَهُ وَأَصْحَابَهُ مِمَّا كَانَ فِيهَا فَارْتَاعَتِ الْجَارِيَةُ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا أَنْتِ حُرَّةٌ لَوْ جِئْتِ اللَّهَ تَعَالَى لَعَلَّه أَنْ يَكُونَ كِفَارَةً لِلرَّوْعِ الَّذِي أَصَابَكَ. (للطروشی)

حل لغات: - الْقِصَّةُ بڑا کاسہ۔ ثَرِيدٌ۔ عرب کا پسندیدہ کھانا۔ جو روٹی کے ٹکڑے گوشت کے شوربے میں ڈالے جاتے ہیں۔ تَقَدَّمَ باب تفعیل

سے فعل مضارع صیغہ واحد مؤنث اس کا مصدر تَقَدَّيْمًا۔ پیش کرنا۔ اسْرَعَتْ باب فعال سے فعل ماضی، اس کا مصدر الْإِسْرَاعُ۔ جلدی کرنا۔ اِنْكَسَرَتْ باب انفعال سے فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث اس کا مصدر الْإِنْكَسَارُ ٹوٹنا۔ اَصَّابَ باب افعال سے فعل ماضی اس کا مادہ صَادُوا اور بَابِ اور مصدر الْإِصَابَةُ۔ نازل ہونا۔ گرنا۔ اِرْتَاعَتْ باب افعال سے فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث اس کا مصدر اِلْرْتَاعُ۔ ڈرنا۔ گھبرانا۔ حُرَّةٌ آزاد باندی۔

ترجمہ: (۱۷۶) باندی اور کاسہ۔ (ایک) ابو عبداللہ جعفر کی ایک باندی ثرید کا ایک کاسہ لیکر آئی۔ اور اسے (یعنی کاسہ) ان کو پیش کیا۔ اور (اس وقت ان کے پاس کچھ لوگ تھے) تو اس نے اس کو پیش کرنے میں جلدی کی جس کے سبب اس کے ہاتھ سے وہ کاسہ گرا اور ٹوٹ گیا۔ تو جو کچھ اس کاسہ میں تھا اس پر اور اس کے ساتھیوں پر گرا۔ اس پر باندی اس کے سامنے گھبرا کر (کاپنے) لگی تو ابو جعفر نے اس سے کہا خدا کی رضا مندی کی خاطر تو آزاد ہے شاید وہ خوف کا کفارہ ہو جائے جو تجھے پہنچا ہے۔

هارون الرشيد وابو معاوية

(۱۷۷) كَانَ هَارُونُ الرَّشِيدُ يَتَوَاضَعُ لِلْعُلَمَاءِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرِيُّ كَانَ مِنْ عُلَمَاءِ النَّاسِ أَكَلْتُ مَعَ الرَّشِيدِ يَوْمًا فَصَبَّ عَلَيَّ يَدِي الْمَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُعَاوِيَةَ أَتَدْرِي مَنْ صَبَّ الْمَاءَ عَلَيَّ يَدِي فَقُلْتُ لَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَنَا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتِ تَفْعَلُ هَذَا إِجْلًا لِلْعِلْمِ قَالَ نَعَمْ. (الفخری)

(۱۷۸) لَمَّا مَرَضَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اسْتَبَطَّاهُ إِخْوَانُهُ فِي الْعِيَانَةِ فَسَأَلَ عَنْهُمْ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ يَسْتَحْيُونَ مِمَّا لَكَ عَلَيْهِمْ مَن

الَّذِينَ فَقَالَ أَخْزَى اللَّهُ مَا لَا يَمْنَعُ الْإِخْوَانَ مِنَ الرِّيَاةِ ثُمَّ أَمَرَ مَنْ
يُنَادِي مَنْ كَانَ لِقَيْسٍ عِنْدَهُ مَالٌ فَهُوَ مِنْهُ فِي حَلٍ فَكَسَرَتْ عَتَبَةُ
بَابَهُ بِالْعَشِيِّ لِكَثْرَةِ الْعَوَادِ. (للطرطوشي)

حل لغات: - يَتَوَاضَعُ بَابُ تَفَاعُلٍ مِنْ فِعْلِ مَضَارِعِ اس كَامْصَدْرٍ
تَوَاضَعًا - خَاك سَارِ هَوْنًا - صَبَّ بَابُ نَصَرَ مِنْ فِعْلِ مَاضِي، اس كَامْصَدْرٍ
صَبًّا - اِنْثِيلَانَا - تَدْرِي بَابُ ضَرَبَ فِعْلٌ مَضَارِعِ، صِيغَةُ وَاحِدٍ مَضَارِعِ اس كَامْصَدْرٍ
مَصْدَرٌ ذَرِيًّا - حِيلَةٌ مِنْ جَانَا - الْإِجْلَالُ - تَعْظِيمٌ وَتَكْرِيمٌ - مَرِيضٌ بَابُ سَمِعَ
مِنْ فِعْلِ مَاضِي اس كَامْصَدْرٍ مَرَضًا وَمَرَضًا - بِيَارِي هَوْنًا - اسْتَبَطَّ بَابُ
اسْتَفْعَالِ فِعْلِ مَاضِي - اس كَامْصَدْرٍ اسْتَبَطَّ - دِيرُ كَرْنِ وَالْإِطَانَا - يَأْتَجَهْنَا -
إِخْوَانٌ جَمْعٌ هِيَ أَخَى - بَهَائِي - خَوِيْشٍ وَاقَارِبٍ - يَسْتَحْيُونَ - بَابُ
اسْتَفْعَالِ مِنْ فِعْلِ مَضَارِعِ، صِيغَةُ جَمْعٍ مَذْكَرٍ غَائِبٍ اس كَامْصَدْرٍ اسْتَحْيَاءً شَرْمٍ
كِرْنًا - اس كَامَادَهُ حَاوِرٌ ذَلِيلٌ يَأْبَى - دَيْنٌ - قَرْضٌ - أَخْزَى - بَابُ اِفْعَالٍ مِنْ
فِعْلِ مَاضِي صِيغَةُ وَاحِدٍ مَذْكَرٍ - اس كَامْصَدْرٍ الْإِخْرَاءُ - ذَلِيلٌ كِرْنًا - يُنَادِي بَابُ
مِفَاعَلَةٍ مِنْ فِعْلِ مَضَارِعِ صِيغَةُ وَاحِدٍ مَذْكَرٍ اس كَامْصَدْرٍ مُنَادَاةً - يَكَارِنَا - حَلٌّ
اِدَائِكِي كَاوَقْتُ بِنَجْنَا - الْعَتَبَةُ چوكھٹ، سِيڑھی كَا زِينہ - اس كِي جَمْعٌ عَتَبٌ -
الْعَشِيُّ - دِن كَا آخِرِي حَصہ - شَام - عَوَادٌ جَمْعٌ هِيَ عَائِدٌ كِي - لُوْثُ كِرْآنِ
والا -

ترجمہ: - (۱۷۷) ہارون رشید اور ابو معاویہ کا واقعہ - ہارون رشید
علماء کرام کے ساتھ بڑی خاکساری کیا کرتا تھا۔ ابو معاویہ ضریر نے
کہا۔ (جو ناپسند تھا) اور وہ لوگوں کے علماء میں سے تھا۔ ایک دن میں رشید کے
ساتھ کھانا کھایا۔ تو میرے ہاتھ پر کسی شخص نے پانی انڈیلا۔ تو رشید مجھ سے کہا کیا
تو جانتا ہے کہ تیرے ہاتھ پر کس نے پانی انڈیلا؟ تو میں نے کہا نہیں اے امیر

المؤمنین! رشید نے کہا ”میں نے“ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ ایسا علم کی
تعظیم و تکریم کی وجہ سے کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ (فخری)
(۱۷۸) قیس بن عبادہ جب بیمار ہوئے تو ان کے خویش و اقارب عیادت کے
لیے آنے میں بڑی دیر کی۔ تو انہوں نے ان کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ
لوگ شرماتے ہیں اس بنا پر جو آپ کا ان پر قرض ہے۔ (یہ سن کر) قیس نے کہا اللہ
مال کو ذلیل کرے جو خویش و اقارب کو ملنے سے روکتا ہے۔ تو انہوں نے اس شخص
کو حکم دیا جو اعلان کرتا ہے۔ (یعنی اعلان کرنے والا کو) جس کے پاس قیس کا مال
ہے تو وہ اس سے آزاد ہے۔ چنانچہ شام تک ان کے دروازہ کی چوکھٹ ٹوٹ گئی
عیادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب۔ (طرطوشی)

رسول قیصر و عمر بن الخطاب

(۱۷۹) أَرْسَلَ قَيْصَرٌ رَسُولًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
لِيَنْظُرَ أَحْوَالَهُ وَيَشَاهِدَ فِعَالَهُ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَدِينَةَ سَأَلَ أَهْلَهَا
وَقَالَ أَيْنَ مَلِكِكُمْ فَقَالُوا: مَالَنَا مَلِكٌ بَلْ لَنَا أَمِيرٌ قَدْ خَرَجَ إِلَى
ظَاهِرِ الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ الرَّسُولُ فِي طَلَبِهِ فَرَأَاهُ نَائِمًا فِي الشَّمْسِ
عَلَى الْأَرْضِ فَوْقَ الرَّمْلِ الْحَارِّ وَقَدْ وَضَعَ دُرَّتَهُ كَالْوِ سَادَةِ
وَالْعَرَقُ يَسْقُطُ مِنْ جَبِينِهِ إِلَى أَنْ بَلَ الْأَرْضَ فَلَمَّا رَأَاهُ عَلَى هَذِهِ
الْحَالَةِ وَقَعَ الْخُشُوعُ فِي قَلْبِهِ وَقَالَ رَجُلٌ يَكُونُ جَمِيعُ الْمُلُوكِ
لَا يَقْرَأُ لَهُمْ قَرَارٌ فِي هَيْبَتِهِ وَتَكُونُ هَذَا حَالَهُ وَلَكِنَّكَ يَا عَمْرُؤَ عَدَلْتَ
فَأَمْنَتْ فَنِمْتَ وَمَلِكُنَا يَجُورُ فَلَا جُرْمَ أَنَّهُ لَا يَزَالُ سَاهِرًا
خَائِفًا (للغزالي)

حل لغات: - رَسُوْلٌ - قَاوِد، اِيْلِي - مَلِكٌ - بَادِشَاه - ظَاهِرٌ - بَاهِرٌ -

الرَّمْلُ - بالو - ریت الخَاڑ - گرم - دُرَّةٌ - چہرہ کا مضبوط تسمہ جس سے گنہگار کو حد شرعی ماری جاتی ہے - الْوَسَادَةُ تکیہ - جَبِينٌ پیشانی - بَلٌّ - باب نَصَرَ سے فعل ماضی واحد مذکر - اس کا مصدر بَلَّ - ترکنا - لَا يَقْرُبُ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع اس کا مصدر قَدَّارًا - فرار پکڑنا - ثابت رہنا - هَيَبَةٌ - ڈر - خوف - عَدَلْتُ باب ضَرَبَ فعل ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر - اس کا مصدر عَدَلَّ - انصاف کرنا - اَمِنْتُ - باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر - اس کا مصدر اَمَّنَا وَاَمَّنَا - مطمئن ہونا - محفوظ رہنا - نَمَتٌ - باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر - اس کا مصدر نَوَّمْنَا - اونگھنا یا سونا - يَجُورُ - باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر جَوَّرًا - ظلم کرنا - الْجُرْمُ - گناہ - سَاهَرُ - ساری رات بیدار رہنے والا - خَائِفٌ - خوفزدہ

ترجمہ :- (۱۷۹) قیصر کا قاصد اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ - قیصر نے (جو روم کا بادشاہ تھا) حضرت عمر کے پاس ایک قاصد بھیجا - تاکہ ان کے احوال کو دیکھے اور ان کے کاموں کا مشاہدہ کر لے - تو جب وہ مدینہ شریف میں داخل ہوا - تو وہاں کے لوگوں سے پوچھا - اور کہا تمہارے بادشاہ کہاں ہیں؟ اس پر لوگوں نے کہا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے بلکہ ہمارے ایک امیر ہیں - جو مدینہ سے باہر گئے ہوئے ہیں - چنانچہ قاصد ان کی تلاش میں نکلا تو اس نے ان کو (یعنی حضرت عمر کو) دھوپ میں زمین پر گرم ریت کے اوپر سوتا ہوا دیکھا - اور اپنا درہ (یعنی کورا) کو تکیہ کی طرح رکھے ہوئے ہیں - اور پسینہ ان کی پیشانی سے بہ رہا ہے یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی - جب اس نے ان کو اس حالت میں دیکھا - تو اس کے دل میں عاجزی پیدا ہوگئی - اور اس نے (یعنی قاصد نے) کہا ایک شخص جس کی دہشت و خوف سے تمام بادشاہ کو اطمینان و چین نہیں ہے - اور ان کی یہ حالت ہے - (بے تحاشہ اس کی یہ بات نکلی) لیکن اے عمر رضی اللہ عنہ

آپ نے انصاف کیا تو محفوظ ہو کر سو رہے ہیں - اور ہمارا بادشاہ ظلم کرتا ہے تو لامحالہ ہمیشہ وہ فکر مند اور خوفزدہ رہتا ہے - (یعنی بے چین رہتا ہے) (غزالی)

عفوز یاد

(۱۸۰) امرز یاد بضرب عنق رجل فقال أيها الأميران
لى بك حرمة قال وماهى قال ان ابى جارك بالبصرة قال ومن
ابوك قال يامولائى انى نسيت اسم نفسى فيكف لانسى اسم
ابى فرداً زيادكّمه على فميه وضحك وعفاعة - (لابشيهي)
(۱۸۱) روى ان ملكامن الملوك بنى قصرا و قال
انظرو امن عاب منه شيافا صلحوه واعطوه درهمين فاتاه
رجل فقال ان فى هذا القصر عيبين قال وما هما قال يموت
الملك و يخرب القصر قال صدقت ثم اقبل على نفسه وترك
الدنيا - (للطروشى)

حل لغات :- عُنُقٌ - گردن - گلا - حُرْمَةٌ - عزت، لِحَاظٌ -
نَسِيْتُ - باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر نَسِيَانًا
نَسِيَانًا - بھولنا - اَلْكُمُّ - آستین - اس کی جمع اَلْكُمَامُ - كِمَمَةٌ - قم - منہ -
عَابٌ - باب ضَرَبَ فعل ماضی اس کا مصدر عَيَّبًا - عیب دار بنانا - بَنِي باب
ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَنِيًا - بِنَاءٌ - تعمیر کرنا - اَصْلِحُوا - باب
افعال سے فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر اس کا مصدر اِلْصْلَاحُ -
درست کرنا - اَعْطُوا باب افعال سے فعل امر حاضر صیغہ جمع مذکر - اس کا مصدر
اَلْاَعْطَاءُ - عطا کرنا - دینا - اَلْقَصْرُ - محل - بالا خانہ - يَخْرَبُ باب سَمِعَ سے
فعل مضارع اس کا مصدر خَرَبًا خَرَابًا - اجاڑ ہونا - برباد ہونا - صَدَقْتُ -

باب نَصَرَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر صَدَقُوا صِدْقًا۔ بچ بولنا۔ تَرَكَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَرَكَ تَرَكَ جھوڑنا۔

ترجمہ :- (۱۸۰) امیر زیاد کے معاف کرنے کا واقعہ۔ امیر زیاد نے ایک شخص کی گردن مارنے کا حکم دیا تو اس نے کہا اے امیر! میرے لئے آپ کی طرف سے ایک لحاظ ہے۔ امیر نے کہا وہ کیا ہے۔ اس شخص نے کہا میرا باپ بصرہ میں آپ کا پڑوسی ہے۔ زیاد نے پوچھا تیرا باپ کون ہے۔ اے میرے آقا میں تو اپنا نام بھول گیا ہوں تو اپنے باپ کا نام کیسے نہ بھولوں؟ (یہ سن کر) زیاد اپنے منہ پر اپنا آستین رکھا اور ہنسا اور اسے معاف کر دیا۔

(۱۸۱) بیان کیا گیا ہے کہ بادشاہ ہوں میں سے ایک بادشاہ نے (ایک بار) ایک محل بنایا اور کہا دیکھتے رہو کوئی اس کی کمی بتائے تو اسے درست کر لو اور اسے دو درہم دے دو۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور کہا میں اس میں دو کمیاں دیکھتا ہوں۔ اس نے پوچھا وہ دونوں کیا ہیں؟ اس شخص نے کہا (۱) بادشاہ مرجائے گا (۲) اور محل برباد ہو جائے گا۔ بادشاہ نے (اس سے) کہا تو نے سچ کہا پھر بادشاہ اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور دنیا چھوڑ دیا۔ (طرطوشی)

عفو عبدالمک

(۱۸۲) تَغَيَّبَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَلَى رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَئِنِ امْكَنَنْيُ اللَّهُ مِنْهُ لَأَفْعَلَنَّ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا صَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهُ رَجَاءُ بْنُ حَيَوَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَدْ صَنَعَ اللَّهُ مَا أَحْبَبْتَ فَاصْنَعْ مَا أَحَبَّ اللَّهُ فَعَفَاعَنَّهُ وَأَمْرًا بِصَلَةِ

حل لغات :- تَغَيَّبَ۔ باب تَفَعَّلُ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَغَيَّبًا۔ غضبناک ہونا۔ امْكَنَنْيُ باب افعال سے فعل ماضی اور ن وقایہ کی "ی"

ضمیر مفعول بہ، اس کا مصدر اَلْإِمْكَانُ۔ قدرت دینا۔ لَأَفْعَلَنَّ لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل۔ ضرور ضرور میں کروں گا۔ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ سامنے قَدْ صَنَعَ۔ باب فَتَحَ سے ماضی قریب اس کا مصدر صَنَعًا۔ بنانا۔ عَفَا۔ باب ضَرَبَ فعل ماضی اس کا مصدر عَفُوًّا۔ معاف کرنا۔ صَلَةً۔ بدلہ

ترجمہ :- (۱۸۲) عبدالملک کے معاف کرنے کا واقعہ۔ خلیفہ عبدالملک بن مروان، رجا بن حیوۃ پر سخت ناراض ہوا۔ تو اس نے کہا۔ بخدا اگر اللہ تعالیٰ مجھے اس کی طاقت دے تو ضرور بالضرور اس کے ساتھ میں ایسا ایسا کروں گا۔ تو جب رجا بن حیوۃ ان کے سامنے ہوا۔ تو انھوں نے خلیفہ سے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ نے وہ کر دیا جو تجھے پسند تھا۔ تو اب آپ وہ کریں جو اللہ کو پسند ہے چنانچہ خلیفہ نے اسے معاف کر دیا اور انعام دینے کا حکم دیا۔

جعفرو غلامہ

(۱۸۳) حُكِيَ عَن جَعْفَرِ بْنِ الصَّادِقِ أَنَّ غَلَامًا لَمْ يَقِفْ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى يَدَيْهِ فَوَقَعَ الْإِبْرِيْقُ مِنْ يَدِ الْغُلَامِ فِي الطَّسْتِ فَطَارَ الرَّشَاشُ فِي وَجْهِهِ فَنظَرَ جَعْفَرُ إِلَيْهِ نَظْرًا مَغْضَبًا فَقَالَ يَا مَوْلَائِي اللَّهُ يَا مُرْبِكْظِمَ الْغَيْظِ قَالَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ قَالَ وَاللَّهِ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ قَالَ أَذْهَبُ فَإِنَّتِ حُرٌّ لَوْجِهِ اللَّهُ تَعَالَى (للأبشيهي)

حل لغات :- الْإِبْرِيْقُ۔ لوٹا۔ طَارَ۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر طَوَّرًا قریب ہونا۔ اس کا مادہ طأ اور راء۔ الرَّشَاشُ۔ چھینٹ۔ وَجْهٌ۔ چہرہ۔ مُغْضَبٌ غَضَبٌ۔ كَظْمٌ۔ نگلنا۔ پي جانا۔ الْغَيْظُ۔ غصہ۔ الْمُحْسِنِينَ۔ احسان کرنے والے۔

ترجمہ:- (۱۸۳) حضرت جعفر صادق کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کا ایک غلام تھا۔ جو کھڑا ہو کر ان کے ہاتھ پر پانی ڈال رہا تھا۔ اتنے میں غلام کے ہاتھ سے لوٹا (چھوٹ کر) طشت میں گرا۔ اور پھینٹیں ان کے چہرے پر پڑیں۔ تو جعفر نے اس کی طرف غصہ کی نظر سے دیکھا۔ تو غلام نے کہا اے میرے آقا! اللہ تعالیٰ غصہ پی جانے کا حکم دیتا ہے۔ حضرت جعفر نے کہا: میں نے تجھے معاف کر دیا۔ غلام نے کہا اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ اس پر حضرت جعفر نے کہا جا! خدا کی رضا کے لیے تو آزاد ہے۔ (اشہبی)

المهدی و ابو العتاهية

(۱۸۴) لَمَّا حَبَسَ الْمَهْدِيُّ أَبَا الْعَتَاهِيَةَ تَكَلَّمَ فِيهِ يَزِيدُ بْنُ مَنصُورِ الْحَمِيرِيِّ حَتَّى أَطْلَقَهُ فَقَالَ فِيهِ أَبُو الْعَتَاهِيَةَ مَا قُلْتُ فِي فَضْلِهِ شَيْئًا لَمْ دَخَلْهُ - إِلَّا وَفَضْلُ يَزِيدٍ فَوْقَ مَا قُلْتُ مَا زِلْتُ مِنْ رَيْبٍ دَهْرِيٍّ خَائِفًا وَجَلًّا - فَقَدْ كَفَانِي بَعْدَ اللَّهِ مَا خِفْتُ. (للصّبّاني)

حل لغات:- حَبَسَ باب ضَرَبَ فعل ماضی اس کا مصدر حَبَسًا۔ روکنا۔ قید کرنا۔ تَكَلَّمَ باب تَفَعَّلُ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَكَلَّمًا۔ بات کرنا۔ أَطْلَقُ باب اَفْعَالُ سے فعل ماضی اس کا مصدر اِطْلَاقُ۔ قید سے آزاد کرنا۔ لَمْ دَخَلْهُ باب فَتَحَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر مَدَخَلًا۔ تعریف کرنا۔ اس میں لام برائے تَعْلِيلُ ہے۔ مَا زِلْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی منفی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر زَوَّلًا۔ جاتا رہنا۔ مَا زِلْتُ میں جاتا نہیں رہا میں ہمیشہ رہا۔ رَيْبٌ - خوف۔ دَهْرٌ - زمانہ۔ فَقَدْ كَفَانِي - باب ضَرَبَ سے فعل ماضی قریب ”ن“ وقایہ کی ”ی“ ضمیر مفعول بہ اس کا مصدر كَفَايَةً۔ کافی ہونا۔

خِفْتُ باب سَمِعَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر خَوْفًا۔ ڈرنا۔
ترجمہ:- (۱۸۴) خلیفہ مہدی اور ابو العتاہیہ کا واقعہ۔ جب خلیفہ مہدی نے ابو العتاہیہ کو قید کر لیا۔ تو اس بارے میں یزید بن منصور حمیری نے بات کی یہاں تک کہ اس کو چھڑا لیا۔ چنانچہ اس بارے میں ابو العتاہیہ نے کہا۔ میں اس کے فضل و کمال میں جو کچھ کہا تا کہ اس کی تعریف کروں مگر یزید کے فضل و کمال اس سے اوپر ہے جو کچھ میں نے کہی۔ میں ہمیشہ زمانے کی (گردش) سے خوف و اندیشہ میں رہا۔ پس میری کفایت کی وہ چیز جس سے میں خدا کے بعد ڈر رہا تھا۔

المؤبذ و انوشروان

(۱۸۵) سَمِعَ الْمُؤَبْذُ فِي مَجْلِسِ اَنُوشِرْوَانَ ضَحَكَ الْخَدَمُ فَقَالَ اَمَّا يَهَابُ هُوَ لَاءِ الْعِلْمَانُ فَقَالَ اَنُوشِرْوَانُ اِنَّمَا يَهَابُنَا اَعْدَاؤُنَا. (للثعالبي)

حل لغات:- الْمُؤَبْذُ دانشمند۔ آتش پرستوں کا حاکم۔ اَلْخَدَمُ - یہ لفظ اسم جمع ہے خادم کا۔ نوکر چاگر۔ يَهَابُ باب فَتَحَ سے فعل مضارع اس کا مادہ ہامی اور باء ہے اس کا مصدر هَيَّبًا۔ خوف کرنا۔ چوکنار ہونا۔ اَعْدَاءُ - جمع ہے عَدُوُّ کی دشمن۔

ترجمہ:- (۱۸۵) مؤبذ اور نوشیروان کا واقعہ۔ مؤبذ (دانشمند) نوشیروان کی مجلس میں غلاموں کو ہنستے ہوئے سنا۔ تو کہا (کیا بات ہے) یہ غلام ڈرتے نہیں ہیں۔ اس پر نوشیروان نے کہا۔ ہم سے تو صرف ہمارے دشمن ڈرتے ہیں۔ (ثعالبی)

الايثار

۱۸۶۔ مِنْ عَجَائِبِ مَا ذَكَرَ فِي الْإِيثَارِ مَا حَكَاهُ أَبُو
 مُحَمَّدٍ الزُّدِّي قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْمَسْجِدُ بِمَرَوْ ظَنَّ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ
 النَّصَارَى أَحْرَقُوهُ فَأَحْرَقُوا خَائِنَاتِهِمْ فَكَبِضَ السُّلْطَانُ عَلَيَّ
 جَمَاعَةً مِنَ الَّذِينَ أَحْرَقُوا الْخَائِنَاتِ وَكَتَبَ رِقَاعًا فِيهَا الْقَطْعُ
 وَالْجَلْدُ وَالْقَتْلُ وَنَثَرَهَا عَلَيْهِمْ فَمَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ رُقْعَةٌ فَعَلَ بِهِ مَا
 فِيهَا فَوَقَعْتُ رُقْعَةً فِيهَا الْقَتْلُ بِيَدِ جُلِّ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَبَالِي
 لَوْلَا أُمَّ لِي وَكَانَ بَحْنِيهِ بَعْضُ الْفَتَيَانِ فَقَالَ لَهُ فِي رُقْعَتِي الْجَلْدُ
 وَلَيْسَ لِي أُمَّ فَحَذَانَتْ رُقْعَتِي وَأَعْطِنِي رُقْعَتَكَ ففَعَلَ ففَعَلَ ذَلِكَ
 الْفَتَى وَتَخَلَّصَ هَذَا الرَّجُلُ (للطرطوشي)

حل لغات :- الْإِيثَارُ - ہمدردی کرنا۔ دوسرے کا مطلب اپنے
 مطلب پر مقدم کرنا۔ احْتَرَقَ - باب افتعال سے فعل ماضی اس کا مصدر
 الْإِحْتِرَاقُ - جلا۔ ظَنَّ باب نصر سے فعل ماضی اس کا مصدر ظَنَّ۔ گمان کرنا
 - أَحْرَقُوا - باب انفعال سے فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر الْإِحْرَاقُ
 حُرَاقُ - جلانا۔ خَائِنَاتُ جمع ہے خَائِنُ کی۔ دکان۔ سرائے رِقَاعُ جمع ہے
 رُقْعَةُ کی، پرچہ۔ الْقَطْعُ - کاٹنا۔ الْجَلْدُ - کوڑا۔ الْقَتْلُ - مار ڈالنا۔ نَثَرَ
 باب نصر سے فعل ماضی اس کا مصدر نَثَرًا بکھیرنا۔ الْفَتَيَانُ - جوان لوگ۔
 تَخَلَّصَ - باب تَفَعُّلُ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَخَلَّصًا - نجات پانا۔

ترجمہ :- ۱۸۶۔ ہمدردی کا ایک واقعہ۔ عجیب و غریب واقعہ میں سے
 جو ہمدردی کے بارے میں بیان کیا گیا۔ وہ واقعہ بھی ہے جسے ابو محمد ازدی نے
 بیان کیا۔ انھوں نے کہا جب ”مرو“ شہر میں مسجد جل گئی۔ تو مسلمانوں کو گمان ہوا
 کہ عیسائیوں نے اسے جلایا ہے تو مسلمانوں نے ان کی دکانیں سرائے جلادیں
 ۔ تو بادشاہ نے ان لوگوں کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا جنھوں نے دکانیں جلائی

تھیں۔ اور اس نے پرچے لکھے جس میں ہاتھ کاٹنے اور کوڑا مارنے اور قتل کے
 احکام تھے۔ اور انھیں ان لوگوں پر بکھیر دیئے۔ پس جس پر جو پرچہ گرا اس کے
 ساتھ وہی کیا گیا جو اس میں (لکھا) تھا۔ تو ایک پرچہ جس میں قتل کا حکم لکھا تھا
 ایک شخص کے ہاتھ میں پڑا۔ تو اس نے کہا نجرا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں تھا اگر میری
 ماں نہیں ہوتی۔ اس کے پہلو میں ایک نوجوان تھا جس نے اس سے کہا میرا پرچہ
 میں کوڑا مارنے کا حکم ہے اور میرے لئے ماں کا مسئلہ بھی نہیں ہے۔ تو تم میرا پرچہ
 یلو اور مجھے اپنا پرچہ دے دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ تو وہ نوجوان قتل کر دیا گیا اور یہ
 شخص چھوڑ دیا گیا۔ (طرطوشی)

الاعرابی والجراد

(۱۸۷) قَالَ الْأَصْمَعِيُّ حَضَرْتُ الْبَادِيَةَ فَاذَا أَعْرَابِيٌّ
 رَزَعَ بُرَّالَهُ فَلَمَّا قَامَ عَلَى سُوقِهِ وَجَادَ سُنْبُلَهُ أَتَتْ عَلَيْهِ رَجُلٌ
 جَرَادٌ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا يَدْرِي كَيْفَ الْحِيلَةَ فِيهِ فَنَاشَدَ
 يَقُولُ :

مَرَّ الْجَرَادُ عَلَى رَزْعِي فَقُلْتُ لَهُ - أَلْزَمُ طَرِيْقَكَ لَا تَوَلَّعْ بِأَفْسَادِ
 فِقَامَ مِنْهُمْ خَطِيْبُ فَوْقَ سُنْبُلَةٍ - أَنَا عَلَى سَفَرٍ لَا بَدَّ مِنْ رَادٍ -
 (للدميري)

(۱۸۸) قِيلَ لِبَعْضِ السَّلَا طِيْنٍ لِمَ لَا تُغْلِقُ الْبَابَ وَ
 تَقْعُدُ عَلَيْهِ الْجَبَابَ فَقَالَ إِنَّمَا يَنْبَغِي أَنْ أَحْفَظَ أَنَا رَعِيَّتِي لِأَنْ
 يَحْفَظُونِي - (للثعالبي)

حل لغات :- الْبَادِيَةُ - جنگل۔ رَزَعَ باب فتح سے فعل ماضی
 اس کا مصدر رَزَعًا - بیچ ڈالنا۔ الْبُرُّ - گہبوں۔ سُوقٌ - تنہ۔ جَادَ باب

نَصَرَ سے فعل ماضی اسکا مادہ جیم، واو اور میم دال ہے۔ اس کا مصدر جَوَدَةٌ۔ عمدہ ہونا۔ سُنْبُلَةٌ۔ بالی۔ جَزَادٌ۔ ٹڈی۔ زَرْعٌ۔ کھیتی۔ لَا تَوَلَّعَ باب سَمِعَ سے فعل نہیں حاضر معروف اس کا مصدر وَلَعَاوُ وَلُوَعَا۔ (ب) بھڑکانا۔ زَادٌ۔ توشہ۔ لَا تُغْلِقُ باب افعال سے فعل مضارع منفی اس کا مصدر الْإِغْلَاقُ۔ بند کرنا۔ رَجُلٌ۔ ٹڈی دل، ٹیم۔ کہا جاتا ہے جَاءَتْ رَجُلٌ دِفَاعٍ۔ یعنی بہت بڑا لشکر آیا۔ تَقَعَّدَ۔ باب تَفَعَّلُ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَقَعَّدُوا انتظام کرنا۔ يَنْبَغِي باب اتفعال سے فعل مضارع اس کا مصدر الْإِنْبِغَاءُ۔ سہل ہونا۔ مناسب ہونا۔ رَعِيَّةٌ۔ رعایا۔ قوم۔

ترجمہ: بدو اور ٹڈی کا واقعہ۔ ۱۸۷۔ اصحیحی نے بیان کیا کہ ایک بار میں جنگل میں گیا تو ایک دیہاتی کو دیکھا وہ اپنا گیسو بویا ہے۔ تو جب گیسو اپنے تنے پر کھڑا ہوا۔ اور اس کی بالیاں عمدہ ہوئیں۔ اس پر ٹڈی کی ایک ٹیم آئی۔ آدمی اس کی طرف دیکھنے لگا۔ سوچ نہیں پاتا کہ اس کے بارے میں کیا تدبیر کرے۔ تو وہ شعر کہنے لگا۔

میرے کھیت پر ٹڈی آئی تو میں نے اس سے کہا۔ اپنا راستہ پکڑو فساد نہ مچاؤ۔ تو ان میں سے ایک مقرر بالی پر کھڑا ہو کر کہا۔ ہم مسافر ہیں تو توشہ تو ضروری ہے۔ (دمیری)

۱۸۸۔ ایک بادشاہ سے پوچھا گیا کہ آپ دروازہ کیوں نہیں بند کرتے ہیں؟ حالاں کہ اس پر پردہ کا انتظام کرتے ہیں؟ اس پر بادشاہ نے کہا مناسب یہ ہے کہ میں اپنی رعایا کی حفاظت کروں نہ کہ وہ میری حفاظت کرے (ثعالبی)

عبدالرحمن بن عوف و عمر بن الخطاب

۱۸۹۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ دَعَانِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَالَ قَدْ نَزَلَ بِيَابَ الْمَدِينَةِ قَافِلَةً وَأَخَافُ عَلَيْهِمْ إِذْ أَنَا مُوَأَّنٌ يُسْرِقُ شَيْءٌ مِنْ مَتَا عِهِمْ فَمَضَيْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَصَلْنَا قَالَ لِي نَمَ أَنْتَ ثُمَّ أَنَّهُ جَعَلَ يَحْرُسُ الْقَافِلَةَ طَوَّلَ لَيْلَتِهِ۔ (للغزالی)

حل لغات: أَخَافُ۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر حَوَفًا۔ ڈرنا۔ نَامُوا۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی، صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر نَوْمًا۔ اونگھنا، سونا۔ يُسْرِقُ باب ضَرَبَ فعل مضارع اس کا سَرَقًا۔ چوری کرنا۔ چرانا۔ مَتَاعٌ۔ سامان۔ مَضَيْتُ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر مَضِيًّا گذرنا۔ وَصَلْنَا باب ضَرَبَ سے فعل ماضی صیغہ جمع متکلم اس کا مصدر وَصَلًا پہنچنا۔ نَمَ باب سَمِعَ سے امر حاضر معروف۔ اصل میں اِنْوَمَ تھا۔ واو متحرک اس کا ما قبل حرف صحیح ساکن اس واو کی حرکت کو ما قبل کو دے دیا۔ واو پہلے متحرک تھا اور اب اس کا ما قبل مفتوح اس واو کو الف سے بدل دیا۔ اب الف اور میم کے درمیان اجتماع ساکنین ہو واو گر گیا۔ اِنَّمُ ہوا۔ ہمزہ ابتدا بالسکون کی وجہ سے آیا تھا گر گیا۔ نَمَ ہوا۔ يَحْرُسُ۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع اس کا مصدر حَرَسًا۔ حفاظت کرنا۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ۔ ۱۸۹۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ ایک رات حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) نے مجھے بلایا۔ اور کہا مدینہ کے دروازہ پر ایک قافلہ اتر ہے۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ جب وہ لوگ سو جائیں تو ان کے سامان میں سے کچھ چوری نہ ہو جائے۔ تو میں ان کے ساتھ چلا۔ چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا تم سو جاؤ اور خود پوری رات قافلہ کی حفاظت کرتے رہے۔ (امام غزالی)

رَاكِبُ الْبَغْلِ

۱۹۰۔ حَدَّثَ شُبَيْبُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَوْقِفِ
وَاقِفًا عَلَى بَابِ الرَّشِيدِ فَإِذَا رَجُلٌ بَشَعَ الْهَيْئَةَ عَلَى بَغْلٍ قَدْ جَاءَ
فَوْقَهُ وَجَعَلَ النَّاسُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَيَسْتَلُونَ وَيُضَا جِوْنَهُ ثُمَّ
وَقَفَ فِي الْمَوْقِفِ فَأَقْبَلَ النَّاسُ يَشْكُونَ أحوَالَهُمْ فَوَاحِدٌ يَقُولُ
كُنْتُ مُنْقَطِعًا إِلَى فَلَانٍ فَلَمْ يَصْنَعْ بِي خَيْرًا وَيَقُولُ آخَرًا مَلْتُ
فَلَانًا فَخَابَ أَمْلِي وَفَعَلَ بِي وَيَشْكُوا خَرُّ مِنْ حَالِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ
فَتَشَّتْ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِهَا أَحَدٌ أَرَاهُ لِأَخَرٍ حَامِدٌ حَتَّى كَانَ
النَّاسُ كُلُّهُمْ قَدْ أفرغُوا فِي قَالِبٍ وَاحِدٍ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ
هُوَ أَبُو الْعَتَا هَيْتَ. (للا صبهانی)

حل لغات :- رَاكِبٌ - سوار۔ الْبَغْلُ - نچر۔ حَدَّثَ - باب تفعیل سے فعل ماضی اس کا مصدر تَحَدَّثَ - بیان کرنا۔ الْمَوْقِفُ - ٹھہرنے کی جگہ۔
بَشَعَ - باب سَمِعَ سے فعل ماضی اس کا مصدر بَشَعًا بدصوت ہونا۔ يُضَا جِوْنَهُ
جِوْنٌ باب مُفَاعَلَةٍ سے فعل مضارع صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر
مُضَاكَكُهُ ہنسی، مذاق کرنا۔ اَمَلْتُ - باب تفعیل سے فعل ماضی صیغہ واحد متکلم
- مادہ الف، میم اور لام ہے اس کا مصدر تَأْمِنًا - امید کرنا۔ خَابَ باب
ضَرَبَ سے فعل ماضی اس کا مصدر خَابَةً - محروم ہونا۔ تَشَّتْ باب تَفَعَّلَ سے
فعل ماضی مادہ شین اور ڈبل "تا" ہے اس کا مصدر تَشَّتٌ متفرق ہونا۔ پھرنا۔
أفرغُوا باب افعال سے فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب اس کا مصدر الإفراغ۔
ڈھالنا۔ اٹھیلنا۔ قَالِبٌ - سانچہ۔

ترجمہ :- ایک نچر سوار کا واقعہ۔ ۱۹۰۔ شبیب بن منصور بیان کیا

(کہ ایک دن) میں رشید کے دروازہ پر موقف میں کھڑا تھا۔ اچانک ایک شخص
بدصورت ہو کر اور نچر سوار آیا اور رُکا۔ لوگ اسے سلام کرنے لگے اور اسے پوچھتے
ہوئے ہنسی مذاق کرنے لگے۔ پھر وہ موقف میں کھڑا ہوا۔ تو لوگ (اس کی طرف
(متوجہ ہوئے اور اپنے احوال کی شکایت کرنے لگے۔ تو ایک شخص کہہ رہا تھا میں
فلاں کے لیے لٹ گیا لیکن اس نے میرے ساتھ کچھ بھی بھلائی نہیں کی۔ اور دوسرا
کہہ رہا تھا۔ میں نے فلاں سے امید رکھی لیکن میری امید نا کام رہی اور میرے
ساتھ (زیادتی) کی گئی۔ اور اسی طرح لوگ اپنی حالات کی شکایت کرتے رہے۔
چنانچہ اس شخص نے کہا۔ میں نے دنیا میں گھوما تو اس میں کوئی شخص ایسا نہ دیکھا جو
دوسرے کی تعریف کرے۔ یہاں تک تمام لوگ ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہیں۔
اس پر میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا کہ وہ ابوالعتا ہیہ ہے۔
(اصہانی)

یحییٰ و ابو جعفر

۱۹۱۔ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ خَفِيفَ الْحَالِ فَاسْتَقْضَاهُ
أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمْ يَتَغَيَّرْ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: مَنْ كَانَتْ نَفْسُهُ
وَاحِدَةً لَمْ
يُغَيِّرْهُ الْمَالُ (للثعالبي)

عمر و السكران

۱۹۲۔ رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى سَكَرَانَ فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَهُ لِيُعَزِّرَهُ فَشَتَمَهُ
السُّكَرَانُ فَرَجَعَ عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لِمَا شَتَمَكَ تَرَكَتَهُ
قَالَ إِنَّمَا تَرَكَتَهُ لِأَنَّهُ أَغْضَبَنِي فَلَوْ عَزَّرْتُكَ لَكُنْتُ قَدْ أَنْتَصَرْتُ
لِنَفْسِي فَلَا أَحِبُّ أَنْ أَضْرِبَ مُسْلِمًا لِحَمِيَّةِ نَفْسِي. (للشرايشي)

حل لغات :- خَفِيفُ الْحَالِ - غریب - استقصا - باب استفعال سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر - اس کا مصدر الْأَسْتَقْصَاءُ - قاضی بنانا - لَمْ يَتَغَيَّرَ - باب تَفَعَّلَ سے نفی جہد بلم اس کا مصدر تَغَيَّرًا - بدلنا - لَمْ يُغَيَّرْ - باب تَفَعَّلَ سے نفی جہد بلم اس کا مصدر تَغَيَّرًا - بدلانا - لِيُعَدَّرَ - لام برائے تغلیل - يُعَدَّرُ باب تَفَعَّلَ سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر اس کا مصدر تَعْدِيرًا سزا دینا - شَتَمَ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر شَتَمًا - گالی دینا - الْأَسْكَرَانُ - نشیلا - بدمست رَجَعَ - باب ضَرَبَ سے فعل ماضی، اس کا مصدر رُجُوعًا - لوٹنا - رجوع کرنا - تَرَكْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی اس کا مصدر تَرَكًَا - چھوڑنا - أَغْضَبَ - باب اَفْعَالَ سے فعل ماضی اس کا مصدر الْأِغْضَابُ غصہ دلانا - لَكُنْتُ - میں لام برائے تاکید ہے كُنْتُ باب نَصَرَ سے فعل ماضی - اس کا مصدر كَوْنًا - ہونا قَدْ اِنْتَصَرْتُ - باب اَفْعَالَ سے فعل ماضی قریب صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر اَلْاِنْتِصَارُ کامیاب ہونا - مدد کرنے میں غالب ہونا - اَلْحَمِيَّةُ - مروت - غیرت -

ترجمہ :- یحییٰ اور ابو جعفر کا واقعہ - ۱۹۱ - یحییٰ بن سعید ایک غریب آدمی تھا تو ابو جعفر نے اسے قاضی بنا دیا - (پھر بھی) وہ بدلا نہیں - تو اس بارے میں ان سے پوچھا گیا - تو وہ جواب دیا کہ جس کا نفس ایک ہو اس کی (حالت) کو مال نہیں بدل سکتا -

۱۹۲ - حضرت عمر اور ایک نشیلا کا واقعہ - بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نشیلا آدمی کو دیکھا تو اسے گرفتار کرنا چاہتا کہ سزا دیں - اتنے میں اس نشیلا آدمی نے آپ کو گالی دے دی تو آپ اسے (گرفتار کرنے سے) لوٹ گئے - آپ سے پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین! جب اس نے آپ کو گالی دی تو آپ نے اسے چھوڑ دیا - آپ نے فرمایا میں نے اسے چھوڑ دیا اس لیے کہ اس نے مجھے غصہ دلا دیا تھا - تو

اگر میں اس کو سزا دیتا تو ضرور میں اپنے نفس کے لیے کامیاب ہوتا - اور میں یہ پسند نہیں کرتا ہوں کہ اپنے نفس کی مروت کے لیے کسی مسلمان کو ماروں - (شریٹی)

عروة و عبد الملك

۱۹۳ - دخل عروة بن الزبير مع عبد الملك بن مروان

الیٰ بستان وكان عروة معرضاً عن الدينا فحين رأى فى البستان مازاً قال ما احسن هذا البستان فقال له عبد الملك انت والله احسن منه لانه يوتى اكله كل عام وانت توتى اكلك كل يوم - (للشريشى)

حل لغات :- بُسْتَانٌ - باغ - مُعْرَضًا - باب اَفْعَالَ سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے - اس کا مصدر اَلْمُعْرَاضُ (عن) روگردانی کرنا - بے رغبت ہونا - مَا أَحْسَنُ - کتنا اچھا - يُوتَى - باب اَفْعَالَ سے فعل مضارع، مادہ ہمزہ تا، اور یا ہے - اس کا مصدر اَلْاِئْتَالُ - دینا - اُكْلُ - میوہ، پھل - اَكْلُ - کھانا -

ترجمہ :- عروہ اور عبد الملک کا واقعہ - ۱۹۳ - حضرت عروہ بن زبیر عبد الملک بن مروان کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوئے - اور حضرت عروہ دنیا سے بے رغبت تھے - تو جس وقت انھوں نے باغ میں وہ دیکھا جو دیکھا (یعنی قابل دید منظر) تو فرمایا کتنا اچھا ہے یہ باغ (یہ سن کر) عبد الملک نے ان سے کہا خجدا آپ اس سے بھی بہتر ہیں - کیونکہ باغ ہر سال ایک بار اپنا پھل دیتا ہے - اور آپ تو ہر دن اپنا کھانا (مخلوق) کو دیتے ہیں - (شریٹی)

ختم بالخیر

محمد عبدالعزیز کلیمی مائیک چک مالده

بتاریخ ۲۱ شعبان ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰ جون ۲۰۱۴ء بروز جمعہ مبارک - صبح ۲ بجے -